انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن

اپنے ان مہربان اصحاب کی فہرست مرتب کر رہی ہے جو اس بات کی عام اجازت دیدیں کہ آئندہ جو کتاب انجمن سے شائع ہو وہ بغیر ان سے دوبارہ دریافت کئے، تیار ہوتے ہی ان کی خدمت میں بذریعہ وی پی روانہ کردی جایا کرے۔ ہمیں امید ہے کہ قدر دانان زبان اردو ہمیں عام طور پر اس کی اجازت دیدیں گے کہ ان کے اسمائے گرامی اس فہرست میں درج کرلئے جائیں اور انجمن سے جو نئی کتاب شائع ہو، فوراً بغیر دریافت کئے روانہ کردی جایا کرے۔ یہ انجمن کو بہت بڑی مدد ہوگی اور آئندہ اسے نئی نئی کتابوں کے طبع کرنے میں بڑی سہولت ہوجائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے وہ معاونین جو اردو کی ترقی کے دل سے بہی خواہ ہیں، اس اعانت کے دینے میں دریغ نہ فرمائیں گے —

ایسے اصحاب انجمن کے رکن سمجھے جائیں گے اور ان کی خدمت میں کل کتابیں جو آئندہ شائع ہوں گی وقتاً فوقتاً چوتھائی قیمت کم کرکے روانہ ہوں گی —

•

المشتہر

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۱۳	یکھادی	یکھادے
۱۱۰	۱۷	ڈکرتے	ڈکرکرے
۱۱۳	۴	تو	دو
۱۱۳	۴	پہاے	پارے
۱۱۶	۲۳	چھو	اچھو
۱۲۰	۱۱	کرن	کون
۱۲۱	۵	کھتی	کھتّے
۱۲۱	۲۲	حیو	جیوکا
۱۲۶	۹	وناتوت	وویانوت
۱۲۶	۱۳	نال	اتال
۱۲۷	۱۶	کھیلیں	کھیلیا
۱۲۹	۲	سلک	سلگ
۱۳۰	۱۳	بھکتا	بھگتا
۱۳۲	۱۵	سلگا	سلا
۱۳۵	۲۱	بالاڈور	بالاڈور
۱۳۶	۲۳	اچھی	اچھے
۱۳۶	۸	سمحان	سعمان
۱۳۶	۱۴	وراز	واز
۱۳۶	۲۱	ھاں‌کی	ھاں‌سیں‌کی
۱۳۸	۸	ہی	لے
۱۴۴	۱۶	کے	کی
۱۴۴	۱۷	بھری	بھری
۱۴۴	۱۹	لالدکا	لالدکا
۱۴۵	۹	تقلیہ	تقلیھی
۱۴۵	۱۳	پاتی	پالی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۴۵	۲۲	انی	اپنے
۱۴۶	۱۹	لہوا	لہوا
۱۴۶	۲۱	حمار	جھا
۱۴۷	۹	دولی	دولی
۱۴۸	۹	لہوا	اہوا
۱۴۹	۱۵	الاساوۃ	الاسارۃ
۱۴۹	۱۹	دولھی	دراھی
۱۵۰	۵	کوں	کوٹ
۱۵۳	۱۵	ونو	ووتو
۱۵۵	۵	اچھکر	احبکر
۱۵۶	۲۳	کا	سیں
۱۵۸	۲	سا	ها
۱۵۹	۸	سودا	سواہ
۱۶۶	۱۰	دن	وون
۱۶۹	۱۲	چڑیوں	چڑیورے
۱۶۹	۱۳	سله	سقدر
۱۶۹	۲۰	کی	کے
۱۷۰	۴	حاتی	جاتے
۱۷۵	۳	حیا	حیا
۱۷۷	۳	سومعه	صومعه
۱۷۷	۱۳	لوزیا	لہلوزیاء
۱۷۷	۲۱	پھرائے	پھرائے
۱۷۷	۲۱	پھر	پھر
۱۸۱	۹	ھمت‌کی	ھمتکے
۱۸۲	۱۵	ہاری	ہارے

غلط نامہ سب رس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۵	چھندان	چھنداں
۱۹	۲۳	دیلاڑ	ڈیلاڑ
۲۷	۴	عالم‌پاہ	عالم‌پناہ
۲۷	۱۸	سگھرول	سگھڑدل
۲۸	۲۱	سوں	سو
۳۵	۳	روایت	رویت
۳۶	۸	سبھاں	سبحان
۴۱	۱۱	بھائی	بڈھائی
۴۲	۱۹	ڈالچہ	ڈالیچہ
۴۳	۴	حوش	حوشی
۴۳	۲۰	دو	وو
۴۵	۲۰	کے	کی
۵۰	۱۲	سچھانے	پچھانے
۵۰	۱۸	حیعے	حیفی
۵۰	۲۲	کر	کو
۵۷	۲	بیرت	پیرت
۵۸	۴	تھ ؤں	نہاؤں
۶۲	۱۳	تکوئی	حکوئی
۶۳	۱۴	سر	شرم
۶۳	۲۱	کرد	گرد
۶۴	۵	آتے	آئے
۶۹	۴	سمکسار	سکسار
۶۹	۷	بے ہورا	بے بہرا
۷۰	۱	سبکسار	سگسار
۷۱	۸	سبکسار	سکسار
۷۲	۴	میں	ہوں
۷۵	۱	وچاوے	وچارے
۷۷	۹	کے	کی
۷۷	۱۹	آسے	آسی
۸۸	۱۷	تونے	تونے سیں
۹۱	۲۳	لکر	لیکر
۹۳	۱۲	سدہ	سودہ
۹۵	۱۴	حالے	جالی
۹۵	۱۵	تھالے	تھالی
۹۸	۲۳	کے	کی
۱۰۱	۱۹	مرا	مرتا
۱۰۱	۲۰	سبھان	سجان
۱۰۳	۱۲	سوں	سو
۱۰۵	۱۶	×	ساریانیں
۱۰۷	۲۰	قور	نوراً

نھنواد بھیھ ' للھابھہ
نہں ہں بچاں
نہیچ نہیں
نہٹ استقلال دوست
نیم انقا ' مذہبی پابندی
نیم دھرم اصول ' ایمان
نیں نہیں

و

واڈی داڑ ڈھلک
واز بیزار ' تنگ پریشان
واقا واقعہ مصیبت
وچارنا سوچنا
ورزور زبردست
وزا وضع
وھیچ وہی

ھ

ھاکاں مارنا زور زور سے چلانا
ھوڑ شرط ' بازی
ھیرنا گھیرنا (تلاش کرنا ' نگاہ کرنا)
ھیڑا گوشت
ھالک مارنا آواز دینا
ھب (گجراتی) اب
ھتھ ہاتھ
ھتھ جوڑنا ہاتھ مل
کف افسوس ملنا
ھتی ہاتھی
ھٹک ھٹک ناز و انداز
ھیچ احمق
ھڈ ھڈی
ھڈاں ھڈیاں
ھلاسی ھلے گا
ھلیا ھلا
ھم ھمت حوصلہ ' مقابلہ
ھم بھرے گا مقابلہ کرے گا
برابری کرے گا
ھملا ھمیں
ھلڈی ھالڈی ' ھلدیا
ھلکارنا ھالکنا ' للکارنا
ھمولت ھلوماں
ھو ھاں
ھور اور
ھوڑ جاھل ' ناداں

ی

یکاڈے (یا) نکھاڈے ایک
آدھہ
یکس ایک
یکیلی اکیلی

مستفید مستعد
مکری مکار
منا منع
منائی مناھی، ممانعت
منگنا مانگنا، چاھنا،
منے میں
موپ ساماں، نقسہ،
موٹ چوسا
موتھی مٹھی
مورک ناداں
موڑ کھانا سکست کھانا
موں منہ
مونڈی سر
مُہارت کہاوت، مثل
میانے درمیان
میرا میل
میکا سرگ کی ایک پری کانام

ن

نانڈنا سلیقہ یا سگھڑپے سے رھنا
نانڈنا زندگی بسر کرنا
ناری عورت
ناقدری ناقدردان
ناقدرشناس
ناؤں نام
ناؤں جگاونا نام روشن کرنا
نباڑنا نبیڑنا
نبتر بدتر
نپجانا پیدا کرنا
نروالا الگ، علحدہ، نرالا
نرڑي (نرڑا) نرخرہ
نزیک نزدیک
نسدن رات دن، ھمیسہ
نفا - نفع
نفرای ، نوکری ، خدمتگاری
نقساں چننا عیب چینی کرنا
نکامی نکمی
نکو نہیں،
نکیں نہ کہیں
نگہداشتی نگہداشت، نگرانی
نماشام سرشام
نمک نرحرامی نمکحرامی
ندکانا دوب اوتنا
نوا نیا
نوان تھلان
نواں نوتی بالکل نیا یا تازہ
نوانیچہ نیچے کی طرف
نوی نئی
نھاتنا بھاگ جانا
نھاسنا . بھاگنا

کھٹ مضبوط
گھرکھالو گھر برباد کرنے والا
خانماں برباد کرنے والا (دوسروں
کے گھر بار پر تباہی لانے والا)
گھرے گھر گھر گھر
گھن‌بن گن‌سن سرگوشی
گھنگت گھونگٹ

ل

لاتنا ذلیل کرنا
لاچلام کو لاچاری کو
لانڈا بھیڑیا
لانا لگانا (جیسےجی‌لانا یعنی
دل لگانا)
لڑنا کاٹنا ڈسنا
لکھن چال رویہ
لوڑ خواہش مرضی
لگ تک
لگی تک
لوڑنا طلب کرنا چاہنا
لوگ ہنسائی جگ ہنسائی
لہوا تلوار
لہوار لہار
لٹی بہت

م

ماتا مست ، مدہوش
ماتے (واحد ماتا) مست
مالے (واحد مالا) ماڑی
بالا خانہ
مان عزت حرمت، فخر، غ
مانک موتی ، جواہر کی اِ
قسم
مبالغہ زیادہ سے زیادہ
متا مجال طاقت
متا متے مشورہ کیا
(متنا) (۱) مست ہو
(۲) لہو ہو کرنا
مثلا مثل ، کہاوت
مدبیک کچھ مدت
مدمانا مخمور مست
مرشولنا چھپانا
مرونا ، اکڑکر چلنا ناز سے چلن
مروتی ہے اکڑتی یا غرور
کرتی ہے
مروڑتی بل کھاتی ہوئی

کیف مستی
کیکا متی رام چندر جی کی
سوتیلی ماں جس نے رام چندر جی
کو بن باس دلایا
کیلی کنجی
کیلیاں (واحد کیلی) کنجیاں
کیوں کیوں کر

کھ

کہل کہاں
کہاں کہانا
کھساٹیاں کھوست ، دتھی
عورتیں
کہلکا دھیندسا
کھورے کھو

گ

گاروڑی شعبدہ باز - بازیگر
گاندا گنا
گت . سلیقہ ، موزونیت ،
مناسبت ، ترکیب ، تدبیر
گجگجنا جگمگانا
گد ، گودا

گدگڑا گدا
گڑ دینا میٹھی میٹھی باتیں
کرنا
گُڑگا پاجامہ
گگن آسمان
گل گلا
گلانا گھلانا
گلنا پگھلنا
گمت گدبد
گہنا بسر کرنا
گن کار گن والا
گنبھیری گہرائی ،
بھاری بھر کم پنا
گمبھیر گہرا - متین ،
گندکر (گودنا اصل معنے
بندنا) سوچ بچار کر
گوی شیر کے رہنے کی جگہ ،
کھو وغیرہ

گھ

گھادرا گھبرایا ہوا ، پریشان
گھالنا . ڈالنا
گھاگراگھول پریشان

ق

قبول صورتی — قبول صورتی
قصہ خاں — قصہ خواں

ک

کاچ — کانچ
کاڑنا — نکالنا
کاکلوت — حرص، لالچ
کالونیاں (واحد کالوا) — نالہ
ندی
کاند — دیوار
کاندان (واحد کاند) — دیوار
کبل — مشکل، بہت ہب
کتا — کتنا
کتیک — کئی، ایک، بہت، متعدد
کچ — کچھ
کچاٹ — فساد، جھگڑا ٹنٹا، بے مزگی خرابی، میل کچیل
کچوانا — کچپانا
کس — طاقت
کلا — چیخ پکار
کلاں — جھگڑا کرنا، لڑنا
کلا کیتاں — مکاریاں
کلف — قفل
کلکلانا — شور غل مچانا
کلکلاٹ — بے قراری
کلھیے — کاہے
کلے (کلا) — کہلے (کہلا)
کلا — کہلا
کلکی — کلکر
کو — کون، کس نے
کوا : کلوا
کوتی (سونٹ) — کوٹھ
کوتیاں (کو) — کتوں (کو)
کوڑ — بے وقوف، بد نفس
کولگ — کب تک
کولیاں (کولا) — گیدڑ
کوں — کو
کولنا — بلند کرنا
کووے — کوے — کلوئیں
کوئی لیک — کوئی ایک
کی — کیوں
کیا واسطہ کہ — اس لئے کہ

سم درابر
سنچرنا آجانا ، داخل ہونا ،
پیدا ہونا
سنکھارنا ہانک دینا ، نکال
دینا
سنگنا سونگھنا
سنگھاتی ساتھی
سنمکھ سامنے ، رو برو
سنا سونا (زر)
سنے سونے (زر)
سورات حود غرضی ، غرض ،
مطلب ، حرص
سور سورج
سوسنا برداشت کرنا
سوکیا (سوکنا) سوکھا (سوکھنا)
سوں سے
سہانا سزاوار ہونا ، زیب
دینا
سہی صحیح
سیا (سینا) سہا (سہنا)
سیدے سیدھے
سیر سر
سیک سیکھہ

ش

شاپاں (واحد شاپ) شہاب
سرزا سیر ببر

ص

صبا صبح
صبور کرو صبر کرو ، ٹھیرو ،
توقف کرو

ض

ضرور ضرورت
ضمان ضامن

غ

غدری غدار ، بے وفا
غلبلا بے تابی ، جوش حروش
غلغال غلغلہ ، شور و ہنگامہ

ف

فام فہم
فتوا فساد
فرمودہ حکم

رنبھا آسمان کی ایک پری
یا اپسرا کا نام
رن کھام میدان جنگ کا
ستون (استعارتاً) بہت بڑا بہادر
روں رواں
رویش روش
رہم خواہش ولولہ
رل مل ریل میل

ز

زبان کرنا بولنا، کہنا
زرینا زیور
زیادہ سری عقل و دانش
زیاست زیادہ

س

سادھنا حاصل کرنا انجام دینا
سار مانند
سارنا (عداوت سارنا) عمل
میں لانا کرنا
سالنا تیار کرنا، جوڑنا
سالنی دیوانہ
ساودھ ہوشیار، خبردار،
چوکس
سمٹنا ہاتھ میں آنا، گرفت
میں آنا
سمے سمے، پہر
سمی لانا بہتان لگانا
ستّنا ڈالنا، گرانا
سچیں سچیں سچ مچ
سندرا سندر، خوبصورت
سر نیہوڑانا سرجھکانا
سرجنہار پیدا کرنے والا،
خالق
سرتیسوں ابتدا سے
سرس زیادہ، اچھا، بہتر
سرگ بہشت
سرنگ خوش رنگ
سرنا ختم ہونا، پورا ہونا
سریا (سرنا) ختم ہوا
سسا خرگوش
سکال ارزانی، اچھی فصل
سگھڑول سگھڑ یا سلیقہ
سل درہ
سلگ دینا منہ لگانا بے
تکلفی پیدا کرنا

دسنا دکھائی دینا، نظر آنا
دک حد، سمت
دکد دقت
دکھ بسانا دکھ مول لینا
دگدایا (درگدادا) ڈگمگایا
دل فوج
دل پر آنا اکھرنا، کھلنا
دندی دشمن
دورائی آقائی، خداوندی
دوکال برا وقت
ڈونگر چٹان، پہاڑ
دیس دن
دیس انتر (دیسانتر غیر ملک)
دیسانتر دینا جلا وطن کرنا
دیوا دیا، چراغ

دھ

دھات۔ طرح، قسم
دھاڑ مصیبت، آفت
دھاوں عزم، ارادہ، ڈھنگ
دھانا دوڑنا، لپک کے چلنا
دھتیارے دھوکے باز، دغا باز
دھرک دیر، ڈھلائی
دھمگانا ہنگامہ، چہل پہل
دھیر صبر، استقلال
دھیں دھی

ڈ

ڈٹ زور، شدت
ڈونگی گہری (ڈونگا گہرا)

ڈھ

ڈھیگ ڈھیر، انبار

ر

راسک راس ٹھیک ٹھیک
راک راکھ
رانے (واحد رانا) رانده
راوں طوطا
رتی ریت، قول
رح جوش، جذبہ، عیش پرستی
رُج غیرت
رسری رسی
رفوم نام شہرت

چلگیاں (واحد چلگی)
چلکاریاں
چوز نقصان خسارہ
چوسا راں (واحد چوسار)
صاحب فہم ہوشیار
چولا چولہا
چوندھر چاروں طرف
چیلنا (کانداں چ لنا) چلنا
(دیواریں چلنا)

چھ

چھلے (واحد چھلا) چھالے
چھلکّا چھلکا
چھلداں (واحد چھلد) فریب
مکر

ح

حرکت خلل، خرابی، کوئی
برا فعل
حیفی کہانا تاسف کرنا
پشیمان ہونا

خ

خاطر لئے واسطے

خاطر داستی خاطر مدارات
خالصی خاں صاحب
خرچنا خرچ کرنا
خلا (۔یلہ خلا ہونا) دم
گھٹنا
خماری خمار
خواست خواہش
خوبامی خوبی

د

دات سخت، گہلا
داتیاں (داتی کی جمع)
ٹالٹ ڈپٹ
دالاں دان دانے دانے ٹکڑے
ٹکڑے
دانے جمع دانا عقلمند
درا (ملنگو) آنا
درس درشن، دیدار
درسلی درسن کرنے والا
پجاری
دڑی مارنا چپ چاپ چھپ
کے بیٹھ رہنا سکڑا ہی جانا

جس شہرت قدرت

جکچھ جو کچھ

جناور جانور

جنم عمر، زندگی

جنوں جنہوں نے

جوہی جو ہی

جیو دان جان کی قربانی

جھ

جھاڑ درخت

جھال جوش، غضب

جھالاں چھلانگیں

جھانپ چھلانگ

جھرے (جھرا سوت) سوتیں

جھڑتی مواخذہ ـ

جھڑتی دینا اپنی ذمہ داری
کا حساب دینا

جھڑتی لینا محاسبہ لینا ۔
تلاشی لینا

جھل حسد، رشک

جھونٹے کاٹی چونڈا کاٹی ۔
بال منڈی (گالی)

چ

چاتراں (واحد چاتر) ۔ ہوشیا

چاڑ صدمہ، تکلیف، چڑ

چاڑی چغلی

چاڑی خور چغلی خور

چالا چال، حیلہ

چالے (واحد چالا) چال، مکر
حیلہ، چالبازی

چپ خواہ مخواہ، بلا وجہ،
یونہیں

چترنا ۔ تصویر کھینچنا، نقشہ
کشی کرنا

چٹ چاٹ

چر پھرنا بیتاب و بے قرار
ہونا

چڑ پڑے چالاک، چاق چوبند

چڑنا چڑھنا

چڑے چڑھے

چکلیا (چکلانا) بھینچا، زور
سے دبایا (بھینچنا)

چلنت چال

چمٹی ۔ چیونٹی

تکبکی   بے قراری   بے چینی
تکبک تکبک   پریشاں، اُلجھن
تھاسکہار   تماشہ بین
تھتھات   چہل پہل   ہنگامہ
تلا خوری   ملہا خوری
ٹوکا ٹوبھہ   حوض کا موں
تلار   تلے، نیچے
ٹلاسنا   تلاش کرنا   ڈھونڈنا
تلملے (تلملا)   ململاے
ٹلیں   تلے، نیچے
توانے   توانا کی جمع
تولگی   تب تک
تے   سے
تیرالو   تیراک
تیزی   تازی، عربی گھوڑا

تھ

بھلبھنا   ٹھوکنا پیٹنا

ٹ

ٹٹوری   ٹیٹری
ٹٹنا   ٹوٹنا
ٹٹیا   ٹوٹا
ٹک   ذرا
ٹوملی   کچوکا، ضرب   ٹھوکر
ایڑ
ٹونا   جادو
ٹولیاں (جمع ٹولا)   جادو

ٹھ

ٹھار   جگہ ٹھکانا
ٹھاوں ٹھاوں   جگہ جگہ
(ٹھیلنا)   ٹالنا

ج

جالتا (مصدر جالنا)   جلاتا
(جلانا)
جالے (جمع جالا)   جال
جالیا (مصدر جالنا)   جلایا
جان بازی   جان باز
جالتا   جالنے والا
جپنا   یاد کرنا   ذکر کرنا*
حفاظت کرنا
جترب   شعار، شیوہ ؟
جرونا   پچنا   ہضم ہونا

پرس مرد

پرس خوش، راضی

پرکم مغتام، مجبور

پرکنا پرکھنا

پرکٹ ظاہر، آشکار

پرکم متفکر، متردد

پریشانگی پریشانی

پڑے۔ (پڑنا) پڑھے۔ (پڑھنا)

پگ قدم

پلس ناپاک

پرمیس۔ پرمیسور، ایشور

پنچی۔ (پنچنا) مارا۔ (مارنا پیٹنا)

پنوانا : برا بھلا کہنا

پوج پوچھ

پھرائے (پھرانا) پہنایا۔ (پہنانا)

پیرت محبت

پیکاں (واحد پیکا) پیسے، زر و دولت

پیکھنا تماشہ

پیکے پیسے

پیلاڑ : پرے، دور، اُدھر

پیدنا۔ پہننا

پھ

پھاندا پھندا

پھٹے (پھٹنا) : پھوٹنا، منتشر ہوا (پھوٹنا۔ منتشر ہونا)

پھکٹ مفت

پھکڑیاں۔ پنکھڑیاں

پھنکھڑیاں پنکھڑیاں

ت

تاتنا چرچا

تتا گرم۔ تلخ (استعارۃً)

تر پھرے (تر پھرنا)۔ بے تاب ہوئے، بے تاب ہونا

ترنگ گھوڑا

تغادا۔ تقاضا

تغادیاں (تغادے کی جمع) تقاضے

تفاس تپاس۔ تلاش،

تقوا۔ اطمینان، ڈھارس

تقوا دینا : ڈھارس دینا، تسلی دینا

بے خبراگی بے خبری
بیسنا بیٹھنا
بےکٹو سخت، سنگدل
بیگ جلد

بھ

بھار باہر
بھاسیں پڑیں گے، ڈالیں گے
بھاگ بھروسا ڈھارس،
اطمینان
بھان سورج
بھان بہن
بھانا ڈالنا پڑنا
بھڑکی دھوکا مغالطہ
بھڑکی شعلہ
بھشت برا، ناپاک
بھکنا سیر ہونا خوش ہونا
بھلنا خوش ہونا،
بھوگلی بہت گن والا
بھیدنا پسند آنا
بھیا ر بیاہ
بھیں زمین

پ

پاح (مکڑی کا پاح) جالا
پام ایک قسم کا ھدرا (زمرہ)
پاچے آسمانی پری کا نام
پاڑنا ڈالنا واقع کرنا
پاڑے ھیں (ناڑنا) پیدا کئے
ھیں (وقوع میں لانا)
پال کنگرہ سملہ
پالتی جاسوس، مخبر
پایک قاصد، کسی کے آنے کی
خبر دینے والا
پت عرب
پت جوڑی نت جوڑ
پتیارا بھروسہ، اعتماد
پتھیں پیٹھ
پختکار پختہ کار •
پران جان
پرت محبت
پرتے بساط سکھ رب
پرڈال غیر کی قوم

ایکتل ایک ابھدہ ، ذرا

ایکس ایک

ایلاڑ ورے ، اِدھر

ب

بابی بٹی

بات رستہ

باج بغیر

بار دیر

بارا ھوا (پانی)

بارا بات ٹکڑے ٹکڑے ، معدوم ، مفقود

بالیں بال بال بال

بادے بندا ھوا (بانے موتی کا بڑا بھرم)

باول باولا ، بے وقوف

بائیں باولی

بلبلیا عاجزی کی ، خوشامد کی

بتری بدتری

بجر پتھر ، سخت

بجی (بجھا) بجی بجھنا

بچار فکر ، سوچ

بچتر مصور

بدل لیے ، واسطے ، خاطر

بدھائی بڑائی

بدھانا بڑھانا

بسب چیز ، سے

بسرات بسرنا ، فراموشی ، بھول

بسلایا بتھایا

بسوار مسالا

بگولا بگلا

بنبی حرص

حلق کرنا

بند بوند

بدلے بودیں

بیچھ بن میں ھی

بول لگانا نام رکھنا

بولاں دھرنا نام دھرنا ، طعن کرنا

بوڑا بہرا

بہوت بہت

بی بھی

بیجنا بونا

(برباد ہونا ، تباہ ہونا)

اڑنا مشکل میں پھنسا ہوا

مبتلائے مصیبت

آزمودا تجربہ

اساس آہ

آسودے بے فکر

اسیجتے اسی سے

اعتباری : اعتبار

(اک) لانا اک لگانا

اگلا : بڑھ کر ، افضل ، سرخم

اگلا زیادہ ، بڑھا ہوا

اگلے (اگلا) بڑھ کر افضل

الا اعلیٰ

الاسا دلاسا

الالے جوش ، ولولے

البتہ البتہ ضرور ضرور

التھانا الٹانا

السں ھمت ، حوصلہ

انا چتی انجان پہلے سے

بے خبری میں

انپڑنا پہنچنا

انتر فرق ، اندر

ان جانتا انجان نہ جاننے والا

انجھو آنسو

اندھارا : اندھیرا

اندھلے اندھے

انکڑی اکڑی (ہوئی)

انوہ سمند

آنکھے آگے

آنگے آگے

انو انہوں نے

ان ھارے آنے والے

انکھیاں انکھیں

اندیشیا (اندیشا) اندیشہ

کیا (اندیشہ کرنا ، سوچنا)

اندیشوان اندیشہ مند

اوا سوا اپرا غیرا

اوتار اعلیٰ درجہ کا

اودھرم بے دھرم بےایمان

او انکھن بد رویگی ، بدچلنی

برے کرم

اولالے چھل ، کلیل ، جوش

اولالیاں ترنگ جوش

اھ ہے

فرہنگ الفاظ

الف

اُبری (اُبرنا) باقی رہنا،
باقی بچا رکھنا۔ ابھرنا

ابلوہم۔ مصری

ابیالے چھلانگیں

آپ بیاوتا خود پسند،

آپ خودی: سرکشی، ضد

اپچھری پری، اپسرا۔

اپروپ نادر، سادہ، اعلیٰ
درجے کا

آپستا خود سر

اُپکار احسان

اپے اپ، خود

اِتا اب

اُترائی بدلہ، احسان کا بدلہ

اتارو اُتارنے والا

اُتارے گیا (اتارا جانا)
قتل ہوا

اتال اب، فی الحال

اتاول۔ جلدی، عجلت

اتہا تھا

آتا آت: سخت مشکل، آفت

اجنوں: اب تک

اجہوں۔ ابھی

اچاٹ: بیزاری، اداسی

اچانا بلند کرنا، اٹھانا

اچھیگا (اچھنا=ہونا، رہنا)
ہوگا

ادبدری: معلق۔

ادھار بھروسہ، دار و مدار

ادھر ہونٹ

آدی (آدنا) شروع کرنا

ارتکاب کرنا

اُردسی آسمان کی ایک پری
کا نام

آرزومند آرزو مند

اُڑو (اُڑنا) برباد ہو جیو

بہت اس میں عقل جہت اس میں فام ' سب کام سخن تمام
حاں تو اچھ واں دلگیری نا آوے ' صحبت اس کی سب کوں
پیارے - بات اس کی جوں شکر جوں نا بات جو لگی دنیا
تو لگن اسے حیات بارے جس وقت تھا ایک ہزار و چہل و پنج
اس وقت ظہور پکڑنا یو گلمع جو کوئی صاحب سخن اچھیگا '
جو کوئی صاحب فن اچھیگا ' اسے تو سخن اور فن کا سب
بے خبر کرے گا اپنا کرے گا اپنی ادہر کرے گا و و بچھانیگا
و و اس بات کی قدر جانیگا ھملنا داد کرے گا اپنا دل شاد
کریگا دل بر تے جانیگا فکر ' اسے ہماری لگے گی ذکر
ہماری بات کی لطافت کے پیالے کا اور جوڑیگا ' ہزار اعتقاد
سوں بدل و جان ہماری سلامتی کی فاتحہ پڑیگا عجب مرد
تھا کہیگا ' عجب صاحب درد تھا کہیگا عجب کامل تھا کہیگا '
عجب واصل تھا کہیگا ہادی ہے کہیگا ملاوی ہے کہیگا ہزار
شکر کہ بارے الحمد للہ کتاب تمام ہوا ' مقصود حاصل ہوں
سب کام ہوا زور سوں نہیں آتا فام' سمج سوں آلکتا کام
آتال جوں جس ہور دل اپنی مراد کوں پنترے ' اپنے
کہال اعتقاد کوں اگترے ' تموں پادشاہ ہور پادشاہ کے
دوستاں پادشاہ کے عزیزاں بادشاہ کے خویشاں قرابتاں
پادشاہ کے پیاریاں پیارے ماننے ملنگیارے پادشاہ کے
خدمت گاراں دولت خواہاں ' دعا گویاں امید واراں سب
اپنی مراد کوں انپڑو ' او کوں غیب کی نعمت سایڑو
رزق فراخ اچھو ' ہمیشہ بعیش عشرت اچھو ' ہمدرراز اچھو
دائم بدولت اچھو ' عاقبت بخیر اچھو ' ایمان سلامت اچھو
آمین یا رب العالمین

~~~ (‡ —— ‡) ~~~
~~~

تیو نچہ دور کر اس پیر کی قدم بوسی کیا، ادب سوں نزدیک بیٹھیا اس پیر کی دعا لیا، جو دل کے دل میں راز کا خیال آیا، حضر نے نی انکھیاں سوں و ونچہ اشارت دیکھلایا ۔ دل ہور انکھیاں سوں بات ہوئی ولے وو بات دونو کے سات ہوئی ۔ حضر تے فیض د ل کوں انپڑیا اپنی مراد کی منزل کوں انپڑیا ۔ دل نے خاطر قرار کیا، گھردار کیا روزگار کیا ۔ دل کوں فرزنداں ہوئے فرزنداں خرد منداں ہوئے ۔ اس فرزنداں میں کا بڑا فرزند سو یو کتاب، لایق قابل مستعد ہر باب ۔ اپنے وقت کا لقماں افلاطوں، اپنے وقت کا خسرو فرہاد مجنوں ۔ اپنے وقت کا خاقانی انوری سعدی اپنے وقت کا ظہیر کمال سلیماں اپنے وقت کا ہر ایک بات کا ہادی ۔ کلام کا صاحب، فام کا صاحب، الہام کا صاحب، ہر یک کام کا صاحب ۔ روسن ضمیر صاحب تدبیر ۔ ہر فن میں ماہر، چھپیا سب اس کے آنگے ظاہر ۔ خدا کا واصل صاحب دل عاشقاں کا رہنما صاحب حال صاحب حاصل ۔ ہاتف غیب کا آواز، محرم اسرار محرم راز ۔ راز داراں کا آدھار عاشقاں کے دیواں کا یار ۔ مجلس کا سنگار، دل کے داغ کا بہار سر تے پانوں لگ گلزار ۔ پادساہاں کی مجلس میں بھرے موتیاں کے دریا میں ترے ۔ عاشقاں کا دل بہلاتا معسوقاں کوں تپاتا، سب کے دل کوں بھاتا ۔ بہت خوش سکل بہت خوش رو پادساہاں کوں اس کے دیکھنے کی آرزو ۔ ہزار قصے ہزار سخن ہزار لطیفے یاد، جس کے نزدیک بیٹھے اس کا دل ہوے ساد ۔ سب کے دلاں کا آرام سب کوں اس سوں کام ۔

بلدہ یک دل سوں جو امید کیا، خدا اسے البتہ وو امید
دیا بارے آخر دل کی محنت سے فراغت ہوئی،
مشقت راحت ہوئی جفا وفا ہو آیا، غم نشاط کا بار
لیایا رونا ہنسی کا پیلا لہلی دل گیری خوش حالی
ہو رہی پاس دشمنی دوستی ہوائی کھٹائی میں میٹھائی
بھاہی پریشانی جمعیت کا کی کام، نا مرادی مراد ہوئی
تمام حسن ہور دل انو دونو کا بھیاؤ ہوا الو دونو
کے عشق کا نیاؤ ہوا پچھیں یک دس دل ہور ہمت ہور
نظر، تینو سراب پئے تینو مست بے خبر تماشا دیکھتے
دیکھتے رخسار کے گلزار میں آئے، دھی آب حیات
کا چشمہ پائے وہاں دیکھتے ہیں یک پیر سبز
پوش کلاہ زرنا بلا گوش صاحب ہوش۔ اس
چشمے پر کھڑا تلتا ہے، جو کوئی آیے دیکھتا وو
بھلتا ہے وو پیر سو مگر یکا اچ بہت خوب واہ واہ
بہت الا چاروں طرف ہڑے نور کا اُجالا دیکھتیچہ جیو
جاتا بھی آتا جو دیکھنا عاشق کوں بہت بھاتا اگر
جو آبحیات یوں جیوتا کرے گا تو ایک بار کیا کہ عاشق
ہر روز ہزار ہزار بار مرے گا آب حیات کا سدا
ہر دم، اتال عاشق کوں مرنے کا کیا غم ہوساں سوں
مرنے آیا، ہزار ہزار کچھ فکرلی کرتے اتا ہمت بولیا
دل کوں کہ اے دل یہاں کچھ ہت دھر، اس پیر سوں
روشن ضمیر سوں قدم بوسی کر کہ یو پیر خضر پیغمبر ہے،
آبحیات کے چشمے پر ہے دل نے جوں ہمت بولیا تھا

چالیاں تے تماشا دکھلاے۔ اطافت ذوق میں آئی' دیدیاں کوں بہت ودیائی خوش بہائی۔ مروت چلدانے لگی' محبت آنکھیداں میں کھیلنے لگی۔ ہنگڑیاں سور کیاں گھنگرو غل اُچائیے' کھوتے رر کمر کھلیاں هاراں سینے پر دندلاے۔ پھولاں خوسے میں بھگے تو کا تویھد کھلاے۔ خوسدوئی کی توری چھتی چوندھو داس کی مہکار آئی۔ دو چار پیالے شراب کے پیپے' دنیا میں جو کچھ کرتے سو کئے۔ غمزے کرے ہلا کرے' بہت علیلا کرے۔ عنچہ کھلنا پھول هوا سنتی' سیج شوئی گلاں کا چمن۔ الماس سوں کھودے یاقوت کا کیں' بیار نکل آے لعل رتن۔ یاقوت کے ریریاں کی طلدای پیتی' دھن هانک ساری چلچلا کر آتی۔ دل بادشاہ چتر جوہری بہت شاہا' دیندھیا اں دیندھا موتی کا داذا۔ حسن نار کري رولے کے بہانے' دل اگیا گلے لالا سمجھانے۔ روتی تھی سو یکایک هنس پڑی' ہی اپس میں وو دونھ گلے لگنے لگی گھڑی تھی' وو هی محبت وو هی پیار' ایکس پر ایک صدقے ایکس پر ایک بلھار —

الحمدالله دونو کوں هوا وصال' اپنا دل خوش تو سب عالم خوش حال۔ دل کوں ملیا جیو کا جانی' یو وصال مبارک یو خوشی ارزانی۔ ایتی جفا دل پڑی' تو میسر هوئی یو وصال کي گھڑی۔ مرداں نے مسقت سوں امید کے دروازے کھولے هیں، من طلب سیاً وجد فوجدا کر دولے هیں۔ یعنی جو کوئی جس کام جے دھر با' اں نے وو کام کریا۔

تو کام اندیشے ھیں سو کرنا اس کام کوں سب قرار دئے
بیاہ کا کام مانڈے ڈیرے تیاریں تہار ہوئے گہر سنوارے
جا کا جاکا نقش نگارے ' صدر بچھائے پانچے رنگیا اُرسی
میکا پاتراں اکر ناچے تیاریں تیار آرائش کئے دل
سورج کا حسن چاند سوں جلوہ دے ناز غمزا عشوا
لطافت مہر چوبلہ یو چلہ تیار ساریاں ' اس سورج پر
اس چاند پر تارے واریاں عالم سب ہوا شہ مات
دیس نے روشن ہوئی رات مشتری تماشا دیکھنے آئی '
زہرہ نے جلوہ گائی حسن ہور دل کا عقد کئے ' سب مل
مبارک بادی دئے آتاں غم بسرنے خاطر . عشرت کی خاوت
کرنے خاطر ' پھولاں سوں سیج سنوارے ' جیہر پلنگ کا
پردہ اتارے دونو دل کھول لئے ' گذرا قصہ بول لئے
ایکس کوں ایک گلے لاتے ایکس پر ایک قربان جاتے انکس
کی خاطر ایک تر بہرتے انکس کے ایک پانوں پڑتے ایکس
کوں انک شرطاں کرتے ' آہ مارتے اُساس بھرتے ایکس
کوں ایک دیکھتے نیند اُڑ گئی نہیں سوتے اتاں کی خوشی
یاد آئی تو ھنستے اول کا دکھ یاد آیا تو روتے اپس
میں اپے جیوں جانے نیوں بہت سواد سوں سب رات گذرانے
دانوں میں پانوں سینے سوں سینہ ادھر پر ادھر ھات
میں ھات دو نو مل یوں سوتے جانو ایک وجود ایک ذات
نازاں نے گھونگھٹ کھولے غمزاں نے باتاں بولے نخریاں
کا ھجوم چڑیا عشواں نے سد اُڑیا چھنداں نے ھزلے

وو بہت بری ھے ' شکر کی چھری ھے - جان جائے گی ' وان بلا بسائے گی - ھمت نے عشق پاد شاہ عالم پناہ صاحب سپاہ کوں سلام کیا ' مدعا سب فام کیا - ھمراں کے کوت کوں چلیا ' دو پارا نواں میں تھلیا - وھاں جاکر لڑ کر جھگڑ کر کوت لیا ' جھگڑا فتح کیا - دل کوں اس کوت میں تے بھار لیا یا ' دل کے پانوں میں کا بند کاڑ کر اس رقیب بے نصیب کے پانوں میں ڈھا با - ھور غیر کوں بی پرانے گھر میں سیطاناں کے گزر میں چھوڑ یا ، چاروں طرف تے کا نداں چینیا ' دروازاں کے پاتاں جوڑیا ' که دسری بار ایسی شیطانگی نکرے ، دو دیس ادب پاوے تک تڑے - غیر حاطر بی جیو تلملتا ' ولے کیا کرنا دنیا کا کام ھے ادب کئے باج نہیں چلتا - کیا نہنی عقل آئی ' غیر نے جیسا کری ویسا پائی - پچھیں ھمت نے دل کوں عاشق کامل کوں واصل کوں بہت یاری سوں بہت دوست داری سوں عسق پاد ساہ عالم پناہ صاحب سپاہ کے حضور لیایا ' دل کوں ھور عقل کوں ھور عسق کوں ایک جاگا ملایا - دوست دوں سگیے ' ایکس کی ایک گلے لگے - کیا عداوت ھورھت دور ھوا سب کوڑ کپٹ دور ھور - فتوا توٹیا حرکت بھاگی ، دشمنی سٹی دوستی جاگی - آخر عقل ھور عسق ھور ھمت مل اندیسے که دل کا حسن سوں عقد کرنا ' اس کام پر حد دھرنا - که دل نے حسن حاطر بہت جفا دیکھیا ھے ' بہت سو سیا ھے - سب ملے سب ھوے حوش حال کہے ایتال دل کوں نا بسرنا '

عهدا عمل هے یو عهدا عمل کیا آساں هے برا خلل هے
جنو کوں کچهه نهیں دئے هیں، اپنی مشقت کر یک ٹکرا
کهاتے هیں اُن بچاریاں دو بی هزار هزار تقصیراں
هزار هزار جفایاں، هزار هزار معاصے ایاتے هیں، دو خدا
کا کارخانه هے، پچهیں کسے نوازنے پرآے تو وهاں نک
بہانه هے ۔ اپنا جیو خوش تو زمین آسماں خوش، اپنا
جیو خوش تو سب جہان خوش ۔ دنیا میں ایک هور اپنا
نام هے اپنا جیو خوش رکهنا بڑا کام هے ۔ جسے پادشاهی
کتے سو وو پادشاهی جدا هے، اقبال ملنے تجه جیسا وزیر
ملیا هے خدا هے ۔ مدد رب هوا هے بارے اقبال کچهه
سبب هوا هے ۔ خدا سبب ساز، خدا بندے کوں خوش کرتا نواز

القصه بارے آخر جس وقت که عشق پادشاه عالم پناه
ظل الله صاحب سپاه کی عقل کو وزیری مقرر هوئی،
امیری مقرر هوی عشق پاد شاه عالم پناه همت کوں فرمایا
که دل کوں هجراں کے کوٹ میں رقیب نے دلد سوں بند
کیا هے، بہت خوار کر آزار دیا هے ۔ توں جاکر، جا طر لیا
کر دل کوں، عاشق کامل کوں اس واصل کا مل
کوں وهاں تے معرے حضور لیا، هور اس کے پانوں میں
کا بند کاڑ کر اس رقیب بے نصیب کے پانوں میں بہا هور غیر
کو اس کی دفتر هے، بد اختر هے، ساحر هے، تو نے میں بہت ماهر
هے، ایسے بی جو ب قلب جاگے میں قید کر کرا ۔ جو وهاں
تے کئی نکل نا جاوے، وو کئی جہا نکلنے کی فرصت نا پاوے،

سخاوت ' پادشاہاں کے حق سوں دعاے حلق پادشاہاں
کا عمر دراز۔ پک نیت عدل انصاف ہور سخاوت ' یو پادشاہاں
کی عبادت۔ وضو کر کر چار سجدے کرے ہر کوئی
سکتا ہے ' ولے عدل ہور انصاف ہور سخاوت کی قدرت
کوں رکیتا ہے۔ پادشاہاں اپنی عبادت نا کر درویشاں کی
عبادت کرتے ' اپنی عبادت جو عرش پر سجدہ
قبول پڑتا ہے سو سرتے۔ پادشاہاں کوں اگر عدل ہور
انصاف ہور سخاوت پر نا اچھے دل ' تو ہات موں
دھو کر چار سجدے کرنے تے کیا حاصل۔ یو عبادت
مسکیناں غریباں فقیراں کرنا ' عاجزاں نامراداں بےکساں
حقیراں کرنا۔ نہ کہ پادشاہاں اِتیچہ پر اپنی عبادت
نارنا ' باقی کاماں تے ہات چھاڑنا۔ اپنی خوشی کوں سجدے
کریں گے تو کرو ' ولے عبادت کرتے ہیں کر دل پر خیال
دکو نہ شرو۔ جو اول مذکور ہوا کہ پادشاہاں کی عبادت
یہی عدل انصاف ہور سخاوت۔ پادشاہاں مظہر اعظم
ہیں ' دنیا میں بہت مکرم ہیں۔ انو کی عبادت انو کی
ایسی اچھنا ' نہ کہ بعضی حلق جیسی اچھنا۔ یہاں دول
کسی پر کیا دھرنا ہے ' اپنا انصاف اپیچہ کرنا ہے۔ یو
عبادت چار سجدے کر حلق کوں دکھلانا ہے ' خدا ہور
رسول کوں پھسلانا ہے۔ ولے انو پھسلائے کیوں جاتے ہیں '
ذرے ذرے کے حساب پر آئے ہیں۔ جو کوئی یتا دیوے گا '
سو حساب لکھہ نا لیوے گا۔ یو پادشاہی بی خدا کا ایک

خلق با خدا بادشاہ اپنا دھولتا دھولتاکر اپنا حق خلق پاس تے
لےکر مال جوڑےگا، اگر کہیں چوکیا تو خلق بی برا بولےگا خلق
کیا چھوڑےگا اُس تے کہیں ہیں کہ عدل انصاف کچھ خوب ہے
ہر ایک کام صاف کچھ خوب ہے حق نر جو کچھ اُتے وو سواد
ہے، وو ظلم نہوں ہمیں داد ہے خلیفہ یعنی خدا کی جاگا کا بیٹھیں
ہار ہر ایک بات کوں حق سوں کرنا پوچ بچار جانتے نولے
ہور اوڑے کا ملاحظہ میانے میاں اپنا پچھیں اس کوں کہنا خدا کا
سایا جانتے بادشاہ نے خدا کوں چھوڑ دسرے کوں ڈریا بادشاہی
کا سواد بی گنوایا اپنا کام بی ضایع کریا بادشاہ ہور دسرے
کا ڈر نزدیک کے لوگاں کوں جتو کا صرر بادشاہ جو اپنی
بات پر قایم اچھے نزدیک کے لوگاں کوں بی عزت قایم اچھے گر
کوئی کس پر تہمت رچے کوئی کس پر سعی بہانا، اس وقت خدا
کوں میانے میاں لانا البتہ دل مہروان ہوےگا، خلق پر کام اساں
ہوےگا جو خدا کا خلیفہ سامنے آئے گا، اس کا چلانت بی خدا
کوں بہائے گا، بادشاہاں جو ایک عہدہ کسی کوں دیتے
ہیں، تو ہزار ہزار جاس سوں اس کی خبر لیتے ہیں خدا
جو بادشاہاں کوں بادشاہی دیتا ہے خلق کوں کیوں
پالنے کر خبر نہیں لیتا ہے جو بادشاہاں کوں یہاں اپنے
عہدے داراں پاس تے حساب لینا ہے دوں وہاں بی
الو پر پوچ بچارے یک یک جواب دینا ہے یہاں حق
چلنا حق پر دل دھرنا ہے بادشاہی کرنا خدائی کرنا ہے بادشاہی
بہت بڑا عمل ہے، سب عملاں میں اول ہے پاک نوبت
بادشاہاں کا کعبہ عدل و انصاف بادشاہاں کا روزہ نماز

جاوے ہور غم آوے ناہ ' دو دحت پر بیٹھی کا کدا سواد۔
ایدھر کی ھانک ادھر کا پکار ' ملک میں غوغا تھاریں
تیار - یو مصر حالی کرتا ہے ، یو اوتاں کی حھالی کرتا ہے۔
تحت پر بیٹھے تو کیا بادشاھی آئی عیس و عسرت کی ناوں
ہے بادشاہی ـ حلس حلس کی حمراں لیاتے ھیں تحت پر
بیٹھے ھیں ہور عالم عالم غم کیاتے ھیں - غم کہا کر بہت بیرے
ایتال دوسی کوں کرے۔ تو دیس کی دنیا بادساھاں کے گھر میں
دایم دھاکا اچھا ' دایم ھلسنا کھیلنا لینا دینا پینا کیانا اچھنا '
گانا بجانا اچھنا ـ گھر ایک جاترا ایک ھاٹ ھو رھنا '
رات دیس نعمتاں ہورھنا۔ ایک بات ہے فام ' اول دوسی بعد از
ھر ایک کام - بادشاہ کا گھر بادساہ کے جیسا ہ سنا ' شمس
کا پر تو قمر جیسا دسنا ۔ بادشاہ کے گھر میں کوئی
آئے تو یوں اچھا جانو میز بانی کوں آیا ہے ' غم کوں
بسر جاوے جانو شادمانی کوں آیا ہے ' دنیا کی دہست ہے
پادساہ کا گھر ' نہ کہ پادشاہ کے گھر میں آئے دی دردسر دل
مکدر۔ نیم ہور دھرم کی ناؤں پادشاہی ہے ' تحسس ہور کرم
کی ناؤں بادشاہی ہے - بادشاہی آتی ولے بادشاہی کر جاننا
بہت مشکل ہے ' بادشاہ ھو کر اپس پچھاننا بہت مسکل ہے - یو
جوں لسکری لشکری پنے کی جیرتی دیتا تیوں بادشاہ دی بادساھی
کی جیرتی دینا ہے ' یعنی عدل ہور انصاف کرنا ہے ' حلق کوں
آسودہ رکھنا ہے ' حلق کوں مراد کوں اپہڑانا ہے ' حلق کی دعا
لینا ہے - حلق تے دعا نہیں ہے جدا ' کہیچہ ھیں کہ دعا با حلق

سوں ملاقات کریں اپنے جمو کے بارے بات کریں پیلاز حوں
اچھے گی قصا تیوں حدا کی رضا مہر سر لشکر کے سلکات عقل
بیدلختیا رھو کر راتس راسعشق کے حصور آیا ، دیدے دیدار
سوں لایا دعا دیا دست بوسی کیا عشق کوں بی بہت
بھایا عشق نے بی عقل کوں گلے لایا دلاسا دیا بہت
بہت سمجھایا کہا اال میں پادشاہ توں وزیر ، تیرے
ھات میں دیا اپنا ملک اہلی سب تدبیر تجے بھائے
سو کر ، تعری عقل میں ائے سوکر ۔ میں مست هوں
لاوبالی ھوں معری نگھبانی میں اچھ ، میں بی بے پروا
حیالی ھوں معری فکر زندگانی میں اچھ میں ھور شراب
راگ ھور محبوب ، میں عشق ھوں ملجے نو چه حوب
باتی کا دردسر توں جانے ، یو درد سر مجے لگ لکو دے
آنے ملکتا ھوں اس دنیا میں دو دیس بے غم ہو
اچھوں ، حوں پادشاہ عالم ھوں تیوں پادشاہ عالم ہو اچھوں
کو لگ اس دنیا میں گرفتار ھو اچھنا اپنے دل کی
خوشی تے بے زار ھو اچھنا صبا اُٹھہ کر یو لوکاں
کا کہات ، دل واز آیا ہے بہت پکڑیا ہے اُجات کس کس
سوں حلگ کس کس سوں آشتی کروں ، کیتاں کوں سمجاؤں
کیتاں کی دل داشتی کروں حلم یولنہہ کیا ہر باد ، نا دل
کی خوشی نا خدا کا یاد یتی آرزو سوں دنیا میں انا
ھور تخت پر بیٹھہ ادھر اُدھر کا غم کھانا ہو خوشی

اسکر ٹوٹیا، بادشاھی کا ہند چھوٹیا - پھر لڑنے کا
سکت نہیں، تدبیر کوں بی کمک نہیں- خاق پریشان
بے دل یکس سوں ایک نہیں رہتی مل، کام بہو تبچہ ہوا ھے
مشکل - ملک سب پھوٹیا اسکر کا اتفاق توٹیا- ملک ھوا
پراگندہ، صاحب ھوکر دیٹھیا ھر یک بندہ - گھر گھر امیر
گھر گھیر راحوت گھیر گھیر تدبیر - ھر کوئی سر حوت*، کوئی
نہیں سنتا کسی کی بد - حسے دیکھتا ھوں وو دل میں
بد نیت دھرتا، روراں سوں پکڑ دینے کی فکر کرتا،
عشق پادشاہ سوں بہت ڈرتا - لوکاں نے ایمان بدلائے، دل
پر بے ایمانی لائے، حرام خوری پر آئے، ذوق آج لگن
حرام کیاے - کس مسلمان میں مسلمانی پنا نہیں رھیا
حب بے ایماں ھوے ایمانی پنا نیں رھیا - دیو دینے
کتے تے جو کام پڑے، وو دوست سب دشمن ھوکر کھڑے-
ستارے نے امداد چھوڑ یا، فلک نے یاری توڑیا - اقبال پھر
پڑے دخت، اقبال کاں کی پادشاھی کاں کا تخت - عشق
سوں مالمیچہ میں نتا ھے، نہیں تو ایک اپے کیا کہ سارے
عالم پر جھا ھے - عشق کوں چھوڑے تو کتیں ٹھار نہیں
عشق کوں چھوڑے تو آخر بھلی بار نہیں - کہیا بہت
خوب اے والدہ، بسم اللہ - ھمیں دونوں مل جاویں، کیا
کریں ضرور ھے عشق کیا فرماتا سو خاطر لیاویں - عشق

---

* سر جوت —

عشق بادشاہ عالم پناہ ظل‌اللہ صاحب سپاہ نے اپنے
مہر خورشید چہر سر لشکر کوں، دلاور نر کوں فرمایا
کہ شہر بدن کوں بیگ جا ہور عقل کوں بہت دلاسا
دیکر، بہت دل ہات لے کر عزت سوں حرمت سوں مہر
سوں محبت سوں مروت سوں سمجا کر ملنج رنگ لے کر
آ ہور کہہ کہ دل آزردہ نکو کر وقت پر انظار دھر
لے دنیا کدھیں زیر کدھیں زبر کدھیں تلے کدھیں اُپر
کدھیں پیش کدھیں پس کدھیں رس کدھیں بکس ایتال
ہملا پتیانا گلی باٹ کا دغدغا دل پر نا لیانا توں
ہمیں بھائی ہے ہملا تملا مں کیا جدائی ہے ہماری
وزیری تیری پادشاہی تے کچھ کم نہیں، دل خوش رکھ
کچھ غم نہیں اس وزیری میں بی عالم عالم ہے دنیا
کا جینا ایک دم ہے میرا ایک حکم ہے میاد، باقی دوات
توں جانے عذر ہرگز نا کرنا، بیگ اِدھر رخ دھرنا
توجہ دھرنا مہر یو بات سن عشق کوں سجود تسلیم کر
شہر بدن کوں روانہ ہوا بہت رنگ بیگ چلیا بہت
بیگھچ جانا ہوا عقل سوں ملاقات کیا جو عشق کہیا
تھا سو بات کیا عقل نے دل کا پوچھیا احوال، مہر نے
کیا دل بی ہے خوش حال، تیرا بی بلند ہوا اقبال،
کچھ غم نکو کر، الم نکو کر اب اللہ ہتھائی تری
مقصود حاصل ہوگی مراد بر آئی عقل اندیش دیکھیا کہ

عسق و ھمت یو دو ملے حس تھار
کام کرتا تمام واں کر تار

پچھیں عشق نے اسے یک رات حلوت میں دلایا ، ھمت
نے لئی باتاں ادھر ادھر کیاں جدھر تدھر کیاں سنایا ۔
اُس باتاں میں عقل ھور دل کی دی دات لیایا ، ھور
اس وضا سوں حاطر نساں کیا ھور یوں سمجایا ، کہ عشق
نہب حوش ھو کر راضی ھوا عسق کوں بہت حوش آیا ۔
آخر قرار یوں ھوا مھار یوں ھوا ۔ کہ عشق پادساہ عالم پناہ
طل اللہ صادب سپاہ کے گھر کی عقل کوں وزیری دینا سب
پر امیری دینا ۔ عسق جیسے پادساہ کوں عقل جیسا وزیر
ھونا ، اس آفتاب کوں ایسا بدر منیر ھونا ، ایسا صاحب
ضمیر ھونا ، ایسا صاحب تدبیر ھونا ۔ دلاور لوکاں کی
صحبت نہیں بھائی بادساھی جا کر وزیری آئی ۔ وھم
نے ھانکاں مار سار دکھلایا راہ ، عقل نہیں چلیا وھم کا
کیا گناہ ، جاں بادساھی ھے واں دلاور لوگاں بہت درکار
ھیں ، دلاور لوگ ایک وقت کے یار ھیں ۔ یاری سوں آخر
حوں تیوں ھمت نے کام کیا ، عقل کی قدرت عقل کی عقل
فام کیا ، خیر سوں گدرانیا اپنا اپنا نام کیا ۔ اگر اسے
دعوا نا جانا تو کیا جانے عقل پر کیا دکھ آتا ۔ جیو نے
پاتا یا نپاتا ۔۔۔

فرد کام کر نبن سکیا عقل کا پھیر
عشق آخر کیا عقل کوں زیر

بھائی ہے - بیت —

عشق سوں کچھ ملاح چاتا نہیں
عشق سوں ملم باح چلتا نہیں

عشق حاکتا ، ہرگز نئی سوتا ، عشق صاحب قدرت عشق تے سب کچھ ہوتا ہمت کہیا جو کوئی مرد ہے و لڑنہار اچھ ہے دشمن پر حا کر پڑنہار اچھ ہے - لڑ نیچھ پر آیا تو کیا پیچھیں حاتا ہے ، ولے قامت کا اندیشہ مجھے بہت بہاتا ہے - قامت بہت عقل مند ہے ، قامت کتے بہت عقل کا بلد ہے جو کچھ قامت کہیا سب و و پلد ہے - قامت ہمت کا بھائی ، قامت کی نصیحت ہمت کی خاطر آگی - ہمت لشکر سب اپنا قامت کلے چھوڑیا قامت کے کہے نو عشق سوں جوڑیا - ہمت دانش منی ا کر ، دنیا کا عالم حاطر لیا کر عشق سوں ملیا جاکر - دل کا کپٹ دور کیا ہت دور کیا - عشق کوں بڑا ہے کر جانیا عشق کی بڑائی مانیا - عشق پر اعتقاد لیایا عشق کوں بہت بھایا عشق نے ہمت کو گلے لایا - عشق کوں ہمت پر بہت مہر آگی سچی بات سب کسے بھائی - رھنے کو محالت نادر ایک حاکا دیا بہت تواضع بہت تعظیم کیا - ہاں کے سالڈکی چڑی تھی سو اس کا اتار ہوا ، ہمت کا دل جمع خاطر قرار ہوا - فرد

ادھر ہوتا ہے۔ و و بات جدا ہے، پچھیں جدا ہے۔ سب میں ہمت رگڑ کر سول اٹھانا، عاقل ہور یو کام کیا مانا۔ عقل ہور ہمت دونوں مل کر کچھ کام کرتا ہے، جاں یکلے ہمت ہچ ہے عقل نہیں واں مرتا ہے۔ حافظ کتا ہے فرد:—

حسب باتفاق ملاحت جہاں گرفت
آرے باتفاق جہاں می تواں گرفت

ایتال تدبیر اس کی یو ہے کہ عسقیچہ سوں عسق لانا، عسقیچہ کوں سمجھانا، عسقیچہ کوں اپنا کرنا، عسقیچہ کوں منانا۔ عسق کوں اپس سوں راضی کرلینا، اپنی پیس بازی کر لینا۔ اگر عسق کئے یوں التجا لیائے گا، عسق بہت بڑا بادشاہ تیری مراد کوں تجھے انپڑائے گا، توں اپنی مراد پائے گا۔ عسق کوں بہت بھائے گا بہت خوش آئے گا۔ دوستی سوں پیس آنا کچھ عیب نہیں ہے، خویساں سوں خویس آنا کچھ عیب نہیں ہے۔ دنیا میں آشنائی ہور مروت ہی اچھتی ہے، مہر اور محبت ہی اچھتی ہے۔ اگر کوئی بڑے کی ادب رکھیا تو نہنا نہیں ہوتا، نیں رکھیا تو کوئی کسی کے کام میں منا نہیں ہوتا۔ بڑیاں کی ادب رکھنا اپنی بڑائی ہے، یو بڑائی بڑیاں تے آئی ہے، یو بڑائی نہناں کوں بڑیاں کوں سب کوں

تدبیر نا چلے تو جھگڑنا - خدا نے عقل دیا ہے قام' جو کچھ عقل میں درست آتا و خوب ہے کام - تو عقل تھا اُسے کیوں ہایا' غیر مستعدی سوں عشق نر چل کر آیا - ایتا عادل تھا' ولے خوب لوکاں ملانے تے غافل تھا اگر خوب لوکاں ملاتا تو کچھ تو بھی آسودگی ہوتی اتنا جدا نا پاتا توں بی لڑنے ملکتا ہے ہمت ہے لڑے کا دلاور ہے تو ہے ولے اس لڑنے تے نا لڑے تو بہتر ہے - یکایک جھگڑنے کی لکو کر قام' شاید جھگڑنے ے صلح سوں بہتر ہوے کا کام لڑے کوں لکو کر بہت اضطراب ہوتاں کا ہوے کا گھر خراب - توں ایک جیو تیرا تو سہل ہے ایدا عالم نر بلا ہوتا جھل ہے - عشق کا لشکر بہت بے نہایت جدھر دیکھیں کے اُدھر اس کی ولایت - فرد —

عقل کرتی ہے سب آتا یو بچار
لڑکے مرنے کوں کیا ہے کیتی ہار

اپلے اپلے کو لڑنے کی چٹ خوب نہیں بھوتیچھ آپ خودی بھوتیچھ ہٹ خوب نہیں - بڑے تونگر نر اٹھا تونگر بڑے بہتر ہے بہتر خدا ہوگے نہلا تونگر بالو ہو کر سب جھڑے - مدری باب توں قام کر توں تو ہمت ہے ولے ھلر سوں کچھ کام کر - لا علاجی نر کیا نہنا کنا بڑا' واں خدا سب جا کا حاضر کھڑا - وقت پر خدا تھوڑیاں کے اُدھر ہوتا ہے' اعتقاد حوڑیاں کے

پورا نا پڑے گا۔ عسق سوں مل چلے تو چہ نعا ہے،
نہیں تو بہت حفا ہے۔ عشق تے لڑ کر کیا کیا، جھگڑ
کر کیا کیا ۔ اپس کوں حراب کیا، اپنا لسکر خراب کیا،
اپنا گھر حراب کیا۔ لڑ کر کیا پایا، اپنا بھرم گنوایا ۔
شرم کوں بول لایا، حدا کی حلق کوں دکھایا، بہت آحر
پچتایا ۔ ضرور کوں لڑنا کہیں کہے ہیں، ضرور کوں
جھگڑنا کہیں کہے ہیں۔ بیت ــ

عقل سوں لڑ اول عقل سوں بچار
عقل جاں نا چلے وہاں تروار

عاقلاں نے دی یوں کہے، کہ آحر الدوا الکے۔ یعنی حو
درد دارو تے حوب نہیں ہوتا اُسے داغ دیدا، یو بات
استے کہے کہ اس بات تے کوئی کچھہ پند لیدا۔ ایک
بات ہے میری فام کر، جتنا سکے گا اُتنا دوستی سوں کام
کر۔ عسق بہت بڑا پادساہ زور آور، سمج سوں لڑ عقل
تے نکو پڑ، تک ملاحطہ کر ۔ فارسی میں کتا ہے فرد ــ

ہر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد
چناں افتد کہ ہر گز بر نخیزد

ضرور کوں جیو پر آئے تو کوئی لہوے پر ہات بہانا،
چپیچہ لہوے پر ہات بہانا، نیں سو بلا جیو پر لیانا ۔
یو کیا فام ہے، یو کیا کام ہے۔ توں لڑے گا ہمت ہے،
ولے اس کام میں بہت زحمت ہے ۔ اس فام میں نکو
پڑ، نکو لڑ، نکو جھگڑ۔ صلح سوں کام نا ہوے تو لڑنا،

تھر کے دریا کی موجاں سہر دیدار کی طرف چلنا ، صبا لے
گلزار طرف چلیا ، جانو تونگر ہلیا ، تھاریں تیار خلق کھلبلیا
کتیک دیساں کوں قامت کے بوستاں میں ایا ، بھائی کوں
عقل ہور دل کا احوال بوچھیا گلے لایا فرد —

بعضے یاراں تے جو ہے بے زار
وقت پر آکھڑا رھیا سو یار

قامت بولیا کہ اے ہمت ، تو خوب یو پوچھیا تجھ پر
ہزار رحمت ، آدمی کی ذات میں آتلی اچھنا اصالت
نس تو اصیل ہور کم ذات میں کیا فرق ، بھلے ہور برے
کی بات میں کیا فرق ، بے وفا ہور وفادار کوں کیوں کر جاننا ،
یار ہور اغیار کو کیونکر جاننا انسان کا آدمی ہ ر بے ایمان
کا آدمی پہانچہ دستا ہے نشان کا ادمی ہور بے نشاں
کا آدمی پہانچہ دستا ہے عقل بادشاہ نے ایتیلی کوں
لیا ، دیا کھلایا ملایا ، ولے اس وقت اُسے پوچھلے تجھ
بعیر یہاں کون ایلہ جوں اس کی خاطر تمرا دل جلیا ، تنوں
دوسرے کا دل نہیں جلیا — جوں اس کی خاطر توں
تلملیا ، تنوں دسرا نہیں تلملیا — ایتال کیا پوچھنا اس
کا حال آج یک سال ہے ، کہ دل ہمراں کے کوٹ میں
بہت بد حال ہے — ہور عقل نی شہر بدن کوں کیا ہے ،
اپنے قدیم وطن کوں گیا ہے — عشق کا بہت لشکر ہے ،
عشق بہت زور آور ہے — عشق سوں جیتا کوئی لڑے کا ،

اما جیتے اس معاملے مدں رھتے ھیں ' اس قصے میں یوں کتے ھس - کہ عقل پادشاہ حو شکست کھا یا ' پھر کر شہر بدن میں ایا ' حدا حانے کدھر حاموں چھپایا - دل ڈیر کھا اڑیا ' حھگڑے مبں گھوڑے پر تے پڑیا - ھور صبر کہ عقل کا سر اسکر تھا ' بہت دلاور تھا ' حوعسق کے اسکر تے موڑ کھایا' سہر ھدایت کوں آیا - ھمت کوں بوایا کہ دل تو زحمی ھوکر پڑیا ' حسن کے ھات چڑدا - عقل سکست کھا کر تائب ھوا ' حدا حانے کدھر غائب ھوا - چو کچھ قضاتھی سو ھوئی ' حدا کی رضا بھی سو ھوئی - ھمت نے ' پر معرفت نے ' سر دھن کر کہیا کہ عقل کا منبج بر حق بہت ھے ' مطلق بہت ھے - سرط یاری یوں ھے ' رویس دوست داری یوں ھے - کہ اس وقت عقل ھور دل کی حبر اپنا انوں کوں دقوا دینا - بیت -

حس پو حو کوئی پیار رکھتا ھے

حق یاری وو یار رکھتا ھے

کیا جانے انو کا کیا حال ھے ' ادھوں کون کوں ان کے دنبال ھے - بارے اس وقت کچھہ یاری کریں ' مددگاری کریں - کچھہ نیک ود ھوا اچھے گا نو ' کام رد ھرا اچھے گا مو ' معاملہ رد ھوا اچھے گا نو ' عسق کے لسکر سوں ہی پھر کر حھگڑا کریں ' رگڑا کریں ' یک ناتوں کریں ماریں یا موریں - ھمت یو بات کر اپوا ھات کر ' اپنا لسکر مستعد کیا حضور تے ایک ایک کی گنتی لیا ' چاروں طرف تے اُٹھیاں فوجاں ، جانو

کرنے تے دور اندیشی ہوتی ہے' ادھر اُدھر کہالی حکایتاں
کرنے تے دور اندیشی ہوتی ہے عشق ایلی عورتاں یوں
کتیاں کہ جیلا بہت مشکل کہ جوں جیتے' جلوں کوں
عاقل کتے' ویسے عاقلاں اس دریا میں غوطے کھاے ہیں'
کوی موتی پاے ہیں کوئی خالی ہات آے ہیں عورت
کی ذات ہرار اس کوں بلوائیے تو کیا ہوا بھولے ہوکے
یک آدھی بات آئی تو کیا ہوا گھر کی رہی ہاری'
گھر کا خبر اسے معلوم بہار کے کا ماں کیا جانتی بچاری
معشوب کی بات' پھول کا پات کہلاتے بار نئیں' باس
نکل جاتے بار نہیں باؤ بارا' اس باؤ بارے پر کیوں
کرنا پتیارا دانش مند ہو کچھ اپے جانتا سو جانتا'
یوبی معشوب ہے' معشوب کی ہی ایک بات سنتا تو
گلدرانتا عورت خوب عورتاں میں جس کی رقوم' وو
تو النادر کا لمعدوم جس کوں خدا دیا ماں' جس کوں
خدا کا دھیاں' جس کوں خدا کی پچھاں جس کا روشن
ایماں' جس کا بڑا گیاں چتر سگھڑ سجاں نارے دل
کھیا تھا عجب کھڑیا جور پر سور پریا توں اگر اس
وصال کے چھجے پر آکے سوتی' تو اس غمر کوں فرصت
کہاں تے ہوتی ہوشیاری سوں ہلاتی' تو اس عمر کے
ہات تے کی دغا کہاتی نرہ۔

کسے کیا ہو للا کسے کیا خام
اپنی بد سوں کئے سو توں یو کام

بھری چال کی سوں ' تیرے گھنگر والے بال کی سوں - تیری قبول صورتی کی سوں ' تیری مدن مورتی کی سوں - تیری وفا کی سوں ' تیری جفا کی سوں - کہ جو میں یو رقعہ پڑیا ' تو سو حصہ اگلا منجے محبت کا اثر چڑیا - کہ یہاں نہ گناہ تیرا ہے ' نہ کچھ تقصیر میرا ہے - بیت —

دو جنیاں میں جو کوئی جدائی بھائے
اس اوپر بھی جدائی کیوں نا آئے

اتنا کری سو یو غیر ' اتاں جان دی یو بیر - جوں ہمیں اپنی محبت میں ازی تھی تیوں وو ازو ' ہماری جدائی کا یوں کلکلات اس پر پڑو - اتاں خدا جانتا ہے کہ میرا دل تیرے ساتھ بہت ہے صاف ' میرے دل میں تیرے ساتھ نہیں کچھ خلاف - اگر سچ پوچھے گی تو اے من موہن پری ' اتنا سب تونچہ کری - اگر توں خیال ہور نظر وفا ہور تبسم کوں کہکر منجے دارو ئے بے ہوشی نا پلاتی ' تو منج پر ہور تجپر ایتی بلا کی آتی - توں کرنے گئی چھند ' غیر نے وہاں اپس کوں کری بند - اسیچہ تے کتے ہیں کہ عورت ناقص عقل ہے یو قدیم نقل ہے - جیتا عقل مند ہوئی تو بی عورت کی ذات ' کیا اعتبار ہے عورت کی بات - عورت اپنے گھردار کوں خوب ہے ' عورت ساگ سبزی سوار کوں خوب ہے - گھر کا دھندا اس کا کام ہے ' بعض دھندے کا اسے کیا کام ہے - چار باتاں

دل صاف کرتا ہے ' ایسی چھنال کوں گناہ معاف کرتا ہے ۔ دل نے عاقل نے کامل نے واصل نے ' حسن دھنی سی موھن حک جیوں کوں لکھیا کہ تیری خوبی کی سوں تیری محبوبی کی سوں ' تیری مطلوبی کی سوں ۔ تیرے مکھ مقبول کی سوں ' تیرے سیس پھول کی سوں تیری لٹ کی سوں تیرے ست کی سوں تیری متوالی انکھ کی سوں ' قبول صورت ناک کی سوں ۔ تیرے اس نازک نرم لعل ھونٹاں کی سوں ' تیرے ھاتاں کی مہندی لائی سو اس رنگیلے بوٹاں کی سوں ۔ تیرے نباتاں ویسے دانتاں کی سوں ' تیری ابلوچ وسی باتاں کی سوں تیرے پھولاں ویسے ھاتاں کی سوں تیری زلفاں کے تاراں کی سوں ' تیرے گلے کے ھاراں کی سوں ' تیرے چاند ویسے جوس کی سوں تیرے چندنی سار کے جھلکتے تن کی سوں تیری شرزی ویسی کمر کی سوں ' تیری اژدھا ویسی زر کمر کی سوں۔ تیری راناں کی سوں ' تیری ساق کی سوں تیرے شوق ھور اشتیاں کی سوں تیرے پالوں کی سوں توں چلتی ہے سو اس تیرے پالوں تلے کے تھالوں کی سوں فرد ۔

عشق اب مرتبہ اوپر آیا

کس لطافت سوں دل نے سوں کھایا

تیرے کلنک کی سوں ' تیرے (کلنک) سال کی سوں تیری ٹھڈی کی سوں تیرے گال کی سوں ' تیری نازاں

جلنے کی سوں، تیرے تلملنے کی سوں، تیرے وصال کی امیدواری کی سوں، تیری یاری سوں، تیرے آفتاب جیسے موں کی سوں، تیرے کرناں جیسے روں کی سوں، تیرے بادل جیسے بالاں کی سوں، تیرے چاند جیسے گالاں کی سوں، تیرے تارے ویسے نیناں کی سوں، تیری شکر ویسی بتیاں کی سوں، تیری ادھر کی سوں، تیری کمر کی سوں، دھن کی سوں، تیرے بدن کی سوں، تیرے نانوں کی سوں، تیری چھاتوں کی سوں کہ توں تحقیق جان اے یار میرا گلہ کچھ نہیں اس تہار کہ یو بلا غیر نے دسائی یو آگ غیر نے سلگائی۔ میں عاشق تھی کیا کروں کہیا گیا منہہ تے نہیں رہیا گیا منجے بی جہل آئی یو بلا محبت میں اپس پر اپے لیائی۔ توں بی عاشق ہے جانتا ہے عشق کی اوکل جاں محبت ہے واں کیا بلا کرتی ہے جہل۔ خدا نہ جھلکا وے جہل کا جھلکار، اپس کوں مار لیتے نہیں آتی عار، اتال دوسرے کوں مارتی کیتی بار۔ عسق کی بری اوکل جتنی محبت اُتنی جہل۔ جس محبت کو جیل نہیں اُس محبت کوں بل نہیں۔ جہل تے معشوق بہت آتی یاد، جہل سوں باندے ہیں عشق کی بنیاد۔ محبت جہاڑ جہل پھول، پھول بغیر جہاڑ کیا دسے گا مقبول۔ جاں محبت ہے واں جہل آتی، جاں محبت نہیں وہاں جہل کاں جاتی۔ فرد۔

یاد آتیاں ملے سو وو راتاں
دل کوں سمجھانے کیاں کری باتاں

ایسے نقش نگار سوں، بہت پیار سوں، کتابت انے

ز نا محرم چه غم داری حذر از یار محرم کن
باکه اس حد لگی بهت –

راز دل را بہ دل خویش کہ پنہاں کردم
بلکہ آہستہ بشوہ گفتم و لعصان کردم

حاں مشورت نا کرنا وهاں مشورت کرنے گئے تو کچھہ
کا کچھہ هوتا، رح کا کام سب بے رح هوتا کیتیاں باتاں
هیں جو کسی پاس کھلنیچھ کیاں نہیں، اپلیچھ دل میں
رهتیاں دسرے کے پاس رهلیچھ کیاں نہیں معی اپیچھ هور
اپنا خداچھ جانتا، دسرے کے خیال کوں وهاں گذر نہیں
دسرا وو بات نہیں پچھانتا –

بارے القصہ حسن عقل میں سوهن کہی کہ دہ هاں تے
جو کوئی دنیا میں آیا ادمی کا، عجب هے جو کوئی ایسا
دغا کھا یا اچھی کا داوصل اپے عورت کی ذات، مرداں دغا کھاتے
هیں عورت دغا کھائے تو کیا بری باتہ فرد

چھلہ بھری تو عجب هے سی بھاتی
دل دکھا کر بھی دل کوں بھلاتی

حسن نار نے دل کے سنگار نے دیدیاں کے آدھار نے بھی دل
کلیے هزار هزار اشتیاں هرار هرار فراق سوں کتابت لکھی،
اپلے احوال کی حکایت لکھی —
دونو نے دونو کا دیکھے سا یا بھی سواں کہانی کا وقت آیا
اس کتابت کا مضمون یو تھا کہ خدا کی خدائی
کی سوں، تیری جدائی کی سوں، تیرے فراق کی سوں،
تیری مروت کی سوں، تیری محبت کی سوں، تیرے

دل کا اِلاتا اُدھر وو حسن کلکلاتی، کیا جانے بھی کدھر کی بلا کدھر آئی۔ غیر کا اتریا رس، کتیک وقت لگی بولتی افسوس افسوس۔ خاطر قرار کر، اپس میں کچھہ بچار کر، حسن دھن من موھن جگ جیون کنے یک رقعہ لکھہ بھیجی اس مضمون سوں، ہزار ہزار چرا ہزار ہزار چوں میں، اگر توں منج پر غصہ کری ھے تو میرا گناہ ھے، غصے کا تہار ھے، ولے دل بے گنہ ھے پاک ھے دل تے توں کیوں یوں بیزار ھے۔ فرد:-

ذیب تے ذمر کوں مہر آئی

دل کوں دیکھہ ترس دل اپر آئی

میں تیری صورت ہو کر کھڑی، تو دل کوں بھرکی پڑی۔ تو دل اس بے ھوشی میں ھوا راضی، دل کیا جانتا میری دغا بازی۔ دل بے ھوش تھا، اپس تے اپے فراموش تھا۔ مست پر گا لازم کرنا درست نہیں ھے، مست پر اپنا کپت دھرنا درست نہیں ھے۔ جاں دل صاف ھے، واں مست ھور سوتے کا گناہ معاف ھے۔ دل عاشق صادق ھے یوں بدنام ھرگز نا ہوتا، وو اگر ہوشیار اچھتا تو یو کلم ھرگز نا ہوا۔ اپے اپس کے پردے کوں کیولی؛ اپے اپنا گناہ سب آپ بولی۔ مست جو نو سوتا، مست کیا جانے کیا ہوتا۔ دل کی غرض تجہ سوں ھے، دل کے دل میں توں ھچ ھے۔ اوی پکڑیا تھا خاموشی، پیا تھا دارو‌ئے بے ھوشی۔ دل تھا بیچارا بے خبر، یو

لعتقاد ھنرتے ولیاں تمام حاو دایم خدا سے مل رہتے،
جلو کوں معراج ھوی تھے حیوں خدیجہ کمری ھرر حیسی
کی ماں مریم، جلوں سوں خدا ھمراز ھلو سوں خدا
ھمام واھب ھے خرباں کی ھوای کلل، دنیا میں نیک
مرداں کہے ھوں یا نیک زناں دوں بی بی رابعہ بصری،
کوئی ولی نہیں ھوا انو کے برابر انو کا ھم عصری ۔
جس ولی کوں خدا کی سمجھ میں پڑا خلل، توحید
کا نقطہ انو پاس آکر ا حل بایزید شبلی، جنید ھم ادھم،
انو کے حضور کوئی نہیں اچتے تھے دم سب ولی ھوتے
تھے حیران، جو انو کرتے توحید کا بیان جیتے خدا کے
دوست خدا کوں پچھانتے ھیں، سب بی بی رابعہ کوں
بڑے دیں کرتے ھیں دنیا میں ایسیاں بی بیاں بی
ھویاں ھیں، انو آجلوں بی جیتیاں ھیں نہیں مویاں
ھیں جوں فاطمہ نبی سوں ھم م، خدا کے راز میں محرم،
کون مرد انو کے مراتب کوں آیا، کوئی مرد انو کا مراتب
پایا سب ھوگے مات، اتال کیا ھے یاں بات ۔ حقیقت
ھے دور دراز، اھی میانے میاں آیا مجاز ـــ

تازے القلمہ و وغیرہ، من من تے کاڑ پھر دل
کی پرخواری، بیزاری، تلملا، مو جلتا دیکھ کیا جانے
کیا دل میں لیای، دل پر بہت مہر آگی، اپنے کام تے
آپے پچتاں، حیلی کھای کہ دل تے بچھڑای دل کی
محبوب، تو کام اپے کچھ نہیں کری خرب ۔ ادھر ہی

عورتاں ہوکر آئیاں ہیں ، یو عورتاں نہیں خدا کیا ن بلایاں ہیں - گھر میں اچھکر اپتا غلبلا کرتیاں ، اگر یو بھار نکلتیاں تو کیا بلا کرتیاں - اسیچہ تے خدا انو کوں چھپایا ، گھر میں تے بھار نکو نکلنے دیو کر فرمایا - اگر گھر میں تے انو کا پانوں بھار پڑے خدا جانے بچارے مرداں پر کیا کیا واقعہ کھڑے - گھر میں انو کوں یوں چھپا تے ، جوں شیطاناں کوں سیسے میں بھاتے - انو کی عقل کا دیکھو پھیر ، چار ہاتاں سوں لھوا مارتا اچھے گا جو مرد وو بی انو کا زیر - جانتیاں عقل ادھریچہ ہے اپے ہیں جدھر ، اپنی عقل کے آنگے دسرے کی عقل کدھر - فرد -

کتا ناداں کوں کوئی بات سمجھائی
جسے نیں فام کیوں وو فام تے پائے

دعوا بڑا عقل نہنی ، سر سیتیچہ انو کی یوں تنی - ایتاں کیا کوئی عقل پاوے گی ، ہے سوکیا طبعیت کاں جاوے گی - قصہ یونچہ ہے ، انو کا وضا یو نچہ ہے - فرد —

انکھیاں کوں مینچہ لے دن رات کرتیاں
عقل نیں ہور عقل کی بات کرتیاں

ولے جو عورتاں عقل پر قادر ہیں ، وو بہت نادر ہیں - جوں دیکھہ ہزاراں میں ایک نیک زناں ، انوچہ کوں کتے ہیں گن ونت دھنیاں - انوچہ کوں کتے ہیں بھی استریاں ہیں ، جنو دنیا میں ناؤں کریاں ہیں ، نہیں تو وبسیاں عورتاں بھریاں ہیں - جو فاطمہ سام ، جنو پر

کی دھن ہے تماشے کا اس کا من ہے نہیں جانتا ہوں کہ
کیا کیا فاسی، جو یکا یک کری ایسی خاسی - وو مہر و
پیار کیا ہوا، وو ناز وو نخرا وو بات وو گفتار کیا ہوا
وو دل داشتی وو دلداری کیا ہوئی وو آشتی وو یاری
کیا ہوئی فرد -

ہوئی بیگانگی یو آشنائی کیا ملنا نزیں آکر جدائی

وو جینا کیا ہوا وو ترسنا وو تپلنا کیا ہوا وو
یاری ہور نو بیزاری جوں وجھی صاحب درد، اپنے زمانے
کا فرد، کہتا ہے کہ

ہر ک را من یار کردم او ہمی اغیار گشت
کیست ہمچو دوست کو آخر ہمی دشمن نشد

مجھے بہت لگتا ہے اس تھار عجب، عجب عجب ہزار
عجب عورت عجب ہے شکر، ولے اس شکر میں تمام
بھرے ہیں مکر بولے ہیں کہ شر شیطان تے مکر زناں تے
خدا اپنی پناہ میں رکھے، یو دونوں بلایاں ہیں اس بلایاں
کوں کون جیت سکے انو کوں سمجھانے کس عاقل کوں
نہیں بل، نادان ذات انو کوں تلوے میں عقل سمجکر
نہیں کرتیاں کام، کھول بولے بی نہیں ہوتا فام یو قوم
بہت جاہل، کم عقلی انوکوں ہوئی ہے جایل انو گھر میں
اچھہ اپنی عقل دھرنا، آناں بچارے مرداں چار مرداں میں
پھرتے انو کیا کرنا اپنی عقل میں کتیں جاتیاں نہیں
مرداں کوں خاطر میں لیاتیاں نہیں یو کیا دنیا میں

نا گہانی بلا منبج پر بہائی - منبج تے تو کچھہ حطا نہیں هوا ' میں تو اُسیچھ کے کہے میں تھا ' آپستا نہیں ھوا - ھر یک بات تفحص کرنا خاطر لیانا ' گناہ ایکس کے آنگ لانا - حدا تے بی نہیں ڈوی ' دل میں آیا سوکری - پوچھنا بچارنا ' ایکس کے کہے سنے پر کیا نا حق یکس کوں جیووں مارنا - دشمن کوئی کچھہ بولتا تو کیا اس کی بات کوں سند ھے ' دشمن عداوت کوں بولتا ھے اُس کی بات رد ھے - جو کوئی منصفی پر آتا ھے ' داعی مدعی کی بات حاطر لیاتا ھے و و صاحب انصاف ھے اس کے پاس باتھ کا سب حد ھے ' خاطر نا لیا کر ھر ایک پر گناہ لازم کرنا بہت بد ھے - دنیا دو دیس کی یہاں کس تے کیا اینا ھے ' آحر خدا کو حواب دینا ھے - دشمن اپنے مقصود کوں یوں کرتا ھے تقریر' حاذو ذرہ نہیں ھے اس کا تقصیر- ناپاکی میں دو یا بالین بال ' ھور پاک دستایوں جانو ماں کے پیت میں تے نکلتا ایتال- برای بغل میں خوبائی ھات میں' کیا بھلی بار اچھےگی ایسے کی بات میں- ایسی جاگا خبط ناکھانا ایسی جاگا کچھہ دل میں نالیانا- ایسے ناپاک کی بات کوں ناپتیانا- نعوذباللہ کستے نا ترے' گھڑی میں یکس کوں حراب کرے- کافر خدا نا ترس' اِس بی ایمانی سوں دنیا میں جیوے گا کتے برس بیت

تقصیر کیا ھے پکڑی منجے کس نشان سوں
غصة ایتا کری سو بی نا حق گہان سوں
جاں گہان وھاں کہاں ایماں - حسن بی عجب تھا شے

دوں کا بیان ' اس معں یک کوٹ تھا اس کوٹ کا ناوں
هجران ' اس کوٹ میں دل کوں بھایا ' دل بہت جلا پایا '
اپلے جیوں تے بیزار ہو آیا ' یو عاشقی کر بہت پچھتایا '
باپ پند نصیحت کرتا تھا سو وو پند و نصیحت دلتے
دل پر لیایا جن نے نہیں سنیا بڑیاں کی بات ' اس کوں
کیوں ہونا نصاف برا کیا جو باپ کی بات پر عمل نہیں
کیا ' یو فکر اول نہیں کیا برائی کوں خوبی کر پچھانتے
بڑیاں کی بات نہلواہ کیا جانتے نہلواہ سو نہلواہ بڑے
سو بڑے ہیں ' الواپس کوں آزمائے ہیں الو پر یے قصہ گھڑے
ہیں بڑیاں کے پند ہمیں نہیں مانے ' فائدے کوں نقصان
کر جانے دل کوں وو دل سخت ملکتا تھا عذاب دے دے
مارے ' لس بد بخت کوں خدا فرصت نہیں دیا بارے
دل بے دل ہوا ' دل پر کام مشکل ہوا اودھر معشوق تے
وو مشقت پڑی ' اودھر رقیب تے سر پر یو مصلت کھڑی
دل کوں اودھر کا بی عذاب اِدھر کا بی عذاب دل بے چارا
غم تے بے ہوش ہوا ہور بے تاب سا ملا عصب کھڑیا دل
کوں خدا سوں پڑیا کہیا الٰہی میں حسن خاطر ایتا مصلت
سو سیا ' ایتا دکھ دیکھیا ایتا مشقت سو سیا بیت

کی غصہ یو رکھے ہے چپ دل پر
کڑوی کی ہوئی ہے یو میٹھی شکر

حسن کیا سبب سلم پر ایتا غصہ کری ' کیا میرا گناہ
دیکھی کی دیوانی ہوئی وو پری ، کیا سلم تے چوک آئی

حیو لایا' زلیخا تھی فرہاد تھا مجنوں تھا کس میں یو وفا اجلوں نہ تھیا اِن دل نے عشق میں اپس کوں یوں پٹوایا' ہور عیں حاکا پریوں دغا کیا یا گنوایا- میں اس کی خاطر سارے عالم میں بدنام' یوبے وفا سوا ایسا کیا کام- ترتی ہوں میں پروردگار تے نیں تو اُسے مارتی یا اپس کوں مارتی' اس کام کوں ہرگزنا ہارتی- دل ہور حس میں پڑی دوئی' ایسی بات ہوئی- ولے کتے ہیں حس وقت غیر ایسی کری کاری' انو دونو میں جدائی پاڑی - شہر دیدار تے حو شہر سبکسار کوں گئی' حس ہور دل کا قصہ سب رقیب بے نصیب کوں کئی -

فرد :- بات کاں لاکہ کیا کرے ہے یو
چار حیباں کی استری ہے یو

ادھر حس ہور دل کوں دغا دی' اُدھر رقیب کوں لادی - رقیب گمراہ' روسیاہ' بدکار نا برخوردار کے دل میں دہڑ کا اٹھیا' سینہ پھوٹیا' بیتی تے باپ کوں زیا ست اٹھی جیل' اپس میں اپے حل حل' ہلاک ہوتا درخاک ہوتا' سینہ تے چاک ہونا- شہر دیدار کوں آیا' گھرے گھرمکر زنایاں بھایا' دھنڈتے دھنڈ تے حس کے غضب کے بندی خانے دل کوں پایا- سحر میں نادر تھا' تونے پر قادر تھا- خیال ہور تبسم ہور نظر پر کچھ منتر ستیا ڈالے' یو تینو ہوے دیوانے- اول تے مست یو تینوں یار' انوکوں دیوانے ہوتے کیتی بار- اس ناپاک نے فرصت پایا' حس کے غضب کے بندی خانے میں تے دل بھار لیایا بیت -

باپ جیسا ہے بیتی بی ویسی وو قہر یوا ہے بلا جیسی

جھل تے بہت جلیا' دل کوں شہر سبکسار کوں لے چلیا -

نالایق ہوکر نکلیا کئیں لہاب جاوے کا سہلیا لو ، اسے
ہمارے غصے کے بندی خانے میں گھالو اس داغ میں
یہی نکو دیو آنے اگر کئیں نکل جاوے کا تو تہیں
جانے تہیں تیں چلیچہ نظراں جاروں کدہیں رکھو ،
ہوشیار اچھو اسی حتی رکھو اتال کاں کا عشق کاں کی
یاری کاں کا دل کاں کی دلداری کاں کا غمزاں کاں
کا ناز سوں دیکھلے تے ہوتی ہزار وار ـ فرد —

راحت ہوئی تمام اب خواری
یاری ہے سو ہوتی ہے بے زاری

بات کہنا خوش نہیں آتا سوں دیکھنا نہیں بھاتا
جہل آگ جل بھباک کوں سنبال سکتا جہل کی اگ
و و تو عورت تہی کم بد تہی کم ذات تہی ، اپنا جیو
دکھلائی ، یو تو مرد تھا دل تیا دل سنبھالتا تھا اسے دہاں کیوں
حرص آئی کیوں اس کی صحبت بہائی صحبت میں
کفر ہے ایسا کام ، صحبت میں تو کام ہے حرام ہور
ہر دل دھرنا درست نہیں ہے ، ایک کوں چھوڑ دوسرے
پر نظر دھرنا درست نہیں ہے وو کیسے عاشق
کہ دوسرے کوں خیال میں نہیں گزر اتنے ، دوسرا دلنا
میں نہیلنہہ کر جاتے ایکس کوں چھوڑ دوسرے پر
دل دھرنا عاشق کی جاسی ہے ، عشق کے کام
میں نا سہاسی ہے کس عاشق تے یو کام ہو آیا کوں
عاشق یوں جیو دکھلایا ، کوں عاشق یکس کوں چھوڑ دوسرے سوں

تکپک تکپک ، ایسداں کچھہ باتاں کہکر ، اپس میں اپے حیراں رہ کر ، بھی کہی اِذاں یہاں رہنا خوب نہیں ، یو بات کسے پاس کہنا خوب نہیں - ساحر بھی حتنک دنیاں میں ماہر تھی - تونے تاس کا بہت زور ' دیس اپنا پھرائی ' بھی صورت پکڑی ہور - حسن کی دتار تلیں تے اپس کوں چھپائی ' وصال کے چھجے پرتے اُتر تلیں آئی - اپے دل کوں جو کچھہ بھایا سوکری ' بھی سہر سبک سار کے اُدھر قدم دھری - حسن دش من موھن جگ حیوں کوں دل کا یو روش نہیں بھایا ' دل پر بہت عصہ آیا - یو چاند سورج کی جائی حس پر حتم ھوئی ریبائی ' خیال ہور نطر ہور تبسم کوں فرمائی ' کہ اس دل کوں ' اس لایعقل کوں ' اس جاھل کوں ' اس کاھل کوں ' اس نا قابل کوں اس باغ میں تے باھر کاڑو ' اس کي دوستی کا ورق پھاڑو - بیگ اس باغ میں تے اسے بھار لے جاؤ ' چار عاسقاں مل ھھارا اس کا کریں گے نیاؤ - یو اپني محبت میں حطا کھایا ' ایکس کوں چھوڑ دسریاں سوں جیولایا - اس پیسانی کوں بد نامي کاٹیکا لاوو ' سب عاشقاں میں بھراوو ' یو اپنی محبت میں ثابت نہیں اسی کیا حاطر ایتا چاوو - یو گل یو گلزار ' اس نالایق کوں باغ میں تھار - عالم اس باغ کے تماسے کا مشتاق میں سو اس باغ میں اسے دی وثاق - عسق میں محکم ھے کر جانتی تھي ' عاشق ثابت قدم ھے کر جانتی تھی - یو اپنی حد چھوڑ پر حد چکلیا

لکھی وقتی گی بھری ' اس کے هات موں دیتا اختیار جو
کچھ وو کری سوکری مرد انا هوا تو اپنا چہ سب کہر '
دل اپلا لینا هی بہت بڑا ہے هلر مرد صداًس کچھ میوہ '
عورت وو حس مس عورت کا شیوہ نرہ ـ

عورتاں کوں بہیچھ نلہ دینا مرد اوں آپے' رحما لنا

عورت جیتی قبول صورت اچھے بی اپلی قبول صورتی پر اپنے ناز
پرناحق نامرد نیچے خنا اس کی خدمت سوں جیو لانا اُس کا مہر اچھے کا
تو ناز سہا وے کا' سب کوں وو ناز پیارے کا نازکوں لکھی چڑھیگا
روپ آوے گا جس عورت کوں ملگیا گھر کا دھنی اس کے دیوے
کوں کیوں نا هو سی روشنای قبول صورتی تو خوب ہے جو
گھر کے دھنی کا پیارا اچھے ، قبول صورتی که خوب ہے جو گھر
کا دھنی قربانی بلہار اچھے اُس کے دیدیاں کا مطلب اُس کا
دیدار اچھے ' اس کی نظراں میں وو حھب تہاریں تہار
اچھے دل نا دیکھے تو قرار نا پکڑے ' پاؤں بیوں کو نا لگے
تہار نا پکڑے - عورت کی صورت بھیو کس کی صورت نه
بھاوے ' عورت کی صورت مرد کے دل مس لکھی جاوے
غرض عورت رهیچھ هور اسکا چہ قبول پڑیا جنا جلے
رحمانے کر مرد کوں کرے انا ـ جو مرد هوا انا تو وو عورت
وو ناز خوب دستا ' سب کسوت ساز خوب دستا
دیں دنیا حاصل ، جاں قرار ایمان قرار ایک جاگا دل

بارے القصد حس نے اس تپاک سوں ایتا اچھه کہی ،
لا علاج غیر نے سب سہی اپنے دل مس کیمک وقت لگ

حاطر دیا ہے' نہ کہ مرد تے چھدانے خاطر دیا ہے - عورت
صفت مرد تے چھپا کر کسے دکھلائیگی چھپائیے گی تو
صفت اسے کیا کام آئے گی ' کسے دکھلائے گی - ایسی عو
یا دیوانی ہے یا نادان ' جو عاقل اچھے گی سو اپنا
اپے لے گی پچھان - اس کا دل اسے گواہی دیتا ہے موں پرنہیں
تو کیا ہوا ' دروںا کھلتا ہے موں نہیں کھولے تو کیا ہ
جو کوئی ہے چتر عورت کی ذات ' اُسے بہا تدبچ ہے گی یو س
کی بات - اگر موں تو چپ رہے گی ' - دل میں تو شاباش کہے
عورت اگر سگھڑ اچھی تو مرد کا دل ہات لینا کیتا کام ہے '
یو چھند کس عورت کوں کام ہے - مرد اول تے بھلیا '
آدمی بھلے کو بھلاے تو بیگ بھلتا ' اپنا ہوتا دل
کھلتا - اپنا رام ہوتا ' کام ہوتا - مرد کی بہت دھل ذا ک
مرد کوں بہت وار نا لیا نا - بہت پاک ہو چلے تو م
پیار کرتا ' پاوں خاک ہو چلے تو مرد پیار کرتا -
گھرداری دھندا کچھ کام ہے ' تو مرد کا دل ہات لینا بہ
برا کام ہے - خدا نے کہیا ہے مرد کوں نبھے خدا '
کی بات تے کیوں ہونا جدا ' اس کی بات تے جدا ہوے
کیوں راضی اچھے گا خدا - جو کوئی عورت چونسار ہے ہ
چتور' و و یوں جانتی ہے جو مرد اپے اس کا ہوتا شرم حضو
گھردار اپنا دیتا سب اس کے ہات ' اس کے سامنے ب
پھر کے نہیں کرتا بات - اسیچہ جانتا ہے گھر کی استر

گلے لگنا اپے گر ڈیتا ایسی محبت کی الاماں تے عورت مرد کوں خوش لگتی اس کوں گوڑی گوڑی ساوار مرد کوں دکھلانا اپنے دل میں کا کچہ پیار مرد کوں دکھلانا سیج پر سلگرلم کے وقت کام کی عورت نے مرد کی بہت منت کرنا پاوں پر ھت سٹنا الابلا لینا سیلے سوں سینہ چکلنا ھاتہا گر دیتا خو شبوئی میں تمام مہک رھنا ' اپنے دل کی بات کھول کہنا - توبی سوں تن دل سوں دل ملنے کی دا کا ھے اس کوں کای کر نا اچھلا دو دول ھو کر کھلنے کی جاتا ھے - مرد بھنور ھے پھول کا رس لینے آیا ھے ' عورت بر عاشق ھوا ھے دل کی ھوس لینے ایا ھے - مرد سوں ایک چپ ایک دل اچھلا دوں مرد کا دل ملگتا تئوں مرد سوں مل اچھلا ناز اسے کتے ھیں ' چونسار اُسے کتے ھیں ' خوب عورت اُسے کتے ھیں معبوب عورت اُسے کتے ھیں - ایسیاں عورتاں خاطر جھول دیتے ھیں مرداں ایسیں عورتاں خاطر ھزار ھزار سوتے سردرداں - جس عورت نے دو چیلد نہیں پائی ' کیا کام آتی روکڑی قبول صورتاگی - قبول صورتی اور اُس میں دو چیلد بہوتیچہ خوب سنا ھور سگندھ عورت کی صفت کنا ھے ناز' غمزا' شیوہ چالا نازکی' نرمی ' دل ھات پکڑنا دلس بات بولنا ملنا ملا لینا ھور محبت کی گرمی - عورت میں جتنی صفت ھے آتلی صفت مرد کوں دکھلانا ' مرد تے دو صفتاں نا جیوا نا مرد کوں بھلانا - عورت کوں دو صفت خدا نے مرد کوں بہلا نے

دل میں کپٹ پکڑتا - ایسی عقل دھرتی اچھے گی حو نا ر '
وو کیوں نا ھوئیگی خوار ' مرد اس تے کیوں نا ھوے گا
بیزار - اگر اپس میں کچھ خوبی ھے ' محبوبی ھے تو یو نے
تابی کیا خاطر ' مرد اپیچھ نزدیک آتا ھے اپیچھ منگتا
ھے ستادی کیا خاطر -- آپس کوں حول کے ھات نا دینا '
اپس کوں اپے خراب نا کر لینا - جس سوں رستے
جیو پر آتا ' اس سوں رسیا کیوں ھاتا - چھوریاں
چھاریاں ادھوں کچھہ تن پر پڑیا نہیں ' اھلا دوا
کچھ سر پر کھڑیا نہیں - مرد کا دل ھات لینا کیا جانتیاں
کیا فائدہ مرد کوں گنوالے کر پچھیں پچھا نتیاں - ایسے
تھنگاں تے سوداں ھوتے واز ' انو کے دلاں میں کہ ھیں
کرتیاں ھیں ناز - عورت اُسے کتے ھیں جو مرد کے
دل کوں بھلاوے ' نہ مرد کا دل عورت تے واز ھو جاوے '
پیار آتا ھے سوں نہ آوے - گھسائیاں کا نار ' توبہ استغفرالله
ایسے نازاں تے جیو واز - عورت نے مرد کا جیو پکڑے
تو آسودہ گی نا دیکھنا اپنے تن کی ' خاطر رکھنا مرد
کے من کی - عورت میں مہر و محبت پیار اچھنا ' عورت
چتر چو نسار اچھنا ' عورت میں بات گفتار اچھنا -
سواہ سمجھنہاری عورت کاں ھے ' سب گں میں ساری
عورت -- کاں ھے جو یوں عورت دل تے کھلے تو مرد کیوں نہ بھلے
عورتیچھ دل میں رکھے کپٹ پچھیں مرد کوں کیوں لگتا چٹ-
ادا حرکت چالیاں تے ' عورت مرد کوں خوش لگتی ' اپے

میں نے جھونٹے مارئی ۔ اتال میں بایں کڑوں کے کووا ٗ
مہاں کتے تھے سو ہوا ۔ فیر ٗ دل میں رکھتی تھی بیر ۔
جو حسن کا سلی آواز سمجھی کہ یو حسلیچھ ہے جو
کری ہے اتنا ناز ۔ یار کوں بیار دکھلاتی ہے ٗ
اپنا اعتبار دکھلاتی ہے ۔ بار بار بولتی، ستمیں
پکار پکار بولتی ۔ عورت کی ذات کوں اتنا کلا
توبہ استغفر اللہ تو کیا بلا ۔ گھڑی یک آہ مارتی ٗ
گھڑی یک اساس بھرتی ٗ غمزے کرنے منصور نہیں کرتی ۔
چالی بہت نخرناں بھری یتے غمرے اس میں ہے تو اُن
نے دل کوں یوں ہلاک کری ۔ مرد بھنور ہزار پھول کی
لیوے باسُ ٗ تو کیتا پکارتی پھرے گی آس پاس ۔ مرد کوں
کوی رکھوال رکھ سکیا ہے ٗ مرد کوں کوں سانبھال رکھ
سکیا ہے مرد آپ بھاوتا مرد آپستا ٗ ہے مرد کتیں عورت
کی قید میں رہتا ہے مرد ہزار جاکا جاے کا ٗ اسے کاں کا جھل
آگے کا ۔ یوں جھل کھاتے پھرےتو لوکاں دیوانے کہیں گے ٗ کما
لوکاں چپ رہیں گے خوب معقول جلس سوں آتا تھا ٗ اپنے
مرد کوں لے جاتا تھا ایتا کرنا کیا ہوس تھا ملنے میں
شرم اچھے تو اتناچھ بس تھا جن عورت نے اتنی جھل کھائی
ان نے آخر مرد کوں گنوائی اپتی جتر اپتی چوسار ٗ لڑجھگڑ
کر کوی ملگتی ہے پیار لڑنے جھگڑنے تے کیا پیار آتا ہے ٗ
بلکہ پیار ہے سوُ بی جاتا ہے وو عورت عجب ہے گنوار ٗ
جو مرد کئے لڑکر ملگتی ہے پیار ہتلری مرد ہٹ پکڑتا ٗ

فرد گوھر پاک ببایذ کہ شود قابل فیض
ورنہ ھر سنگ و گلے لو او و مرجاں نشود

بھلا بھلائیچہ جانتا بھلا برائی کیا جانے' برا برائیچہ
پہچانتا برا بھلائی کیا پہچانے - جو کوئی بھلائی سمجتا
چہ نہیں اس سوں بھلائی کرنا نہ کرنا برابر ھے' برے
سوں بھلائی کرنا' دشمن سوں سگائی کرنا' ناداننگی سراسر
ھے - سعدی کتا ھے دور اندیش جہاں گرد' صاحب تجربہ
صاحب درد - بیت —

نکوئی با بداں کردن چنا نست
کہ بد کردن بجاے نیک مرداں

یو کام عبث ھے' سجن ھارے کوں یو بات بس ھے -
القصہ حسن کوں لگی دکبگی' غیر کوں گالیاں
دینے لگی فرد -

دل کوں اپنے اُچاٹ خوب نہیں
گھر میں دایم کچاٹ خوب نہیں

موں پہاتی جیونتی کاتی - میرا بس ہوے تو اسے بہت
ٹھوکوں' میرا بس ہوے تو اُسے چھریاں سوں بھوکوں -
دوبیا کروں' قیما قیما کروں - بہت سر چڑی ھے' ٹھگڑ
کوں لے پڑی ھے - بہت آپس کوں مروتی ھے' دل اُسے ھوئیگا
کُتّے کو کھیر جروتی ھے - اجھوں ہوی جیو نہیں بھکیا'
ٹھگڑ بہت میٹھا لگیا - یو چھنال جدا تے نہیں ڈری' کیا
بلا کری - جھگڑا لا نہاری' ٹھنڈ کاری - چیل ھوکر ھات

کیا اناں کیا کرتا آستین میں کی آگ گھر میں کا دشمن ، آدمی کوں آدمی پچھانتا کیا جانے کوئی کس کے لگوں ، کیہ کڈھنگ اولکھوں ، بد اچھا برے آدمی کوں کیتا کرتا حتی سدا کس دیکھے بغیر معلوم نہیں ہوتا ، آدمی بس دیکھے بغیر معلوم نہیں ہوتا ہمنچہ لیں سمجھے کس کا کیا کرتا گلہ کہ پیغمبر کہے ہیں کہ الدوء علمنا المعاملہ یعنی کام بڑے بغیر آدمی جالیا نہیں جاتا ، کچھ مشکل کھرے بغیر پچھا ایا نہیں جاتا سدا ہور پیتل دولو کا ایک رنگ ہے ، ولے اس کا اور ڈھنگ ہے اُس کا اور ڈھنگ ہے پیتل ہی پیلا دسیا تو کیا ہوا پیتل ہی چھبیلا دسنا تو کیا ہوا ولے جو بازار میں بیچلے گئے دو بیتل مول میں کم جاتا ، سلے کے مول پر نہیں آتا ہزار پیلا ہوا تو کیا ہوا اس پولے میں ہزار خلل ، اخر سدا سو سدا پیتل سو پیتل اپنے دیس خوباں کی صحبت رہی ولے صحبت اُسے اثر نہیں کری بد ذات حرام خور چور مکر بیری خوب اچھے تو خوب کی اس میں خوب اثر بھرے گی ، بروں کوں خوب کی صحبت کیا کرے گی آفتاب سب پر پر تو سٹتا ، ولے حس میں جوہر ہے و وجہ جوہر ہوتا سینوں کے بلہ لے پڑتے ہیں ولے جس میں کچھ جوہر ہے و وجہ کو ہر ہوتا حولکہ حافظ کتا ہے

دھرتی ' اس وقت جیو نہیں دیتی سوای کرتی - رات دن بس جھگڑا کسے بھاتا ' گھر میں تے نہاٹ جانے کا وقت آتا ـــ

القصہ حسن دھن سن موھن جگ جیون اس غیر کے رشک تے انچل ووکائی انکھیاں کے اشک تے جلتی تلملتی کپڑے پھاڑ لیتی ' سنگار تن کا کاڑ لیتی , گالیاں دیتی ' روتی حیران ھوتی - جھل کے جہال سوں ' اس حال سوں ' جیفی کھائی ' وصال کے چھجے پر آئی - غیر کوں دیکھی تخت پر مست ' دل اس سوں ھم دست - موں سوں موں ملاے ھے ' سینے سوں سینہ لائے ھے - سد کھو رھی ھے ' سورھی ھے - حسن نادر سندری ' بہت نخرے بھری اوتار استری پکار اتھی ' آہ مار اتھی - کہ آہ یو کیا ھوا ' واہ یو کیا ھوا - ان چھنال نے مجھے جیووں ماری ' ان چھنال نے اپناداند ساری - ان چھنال نے میرا گھر گھالی , ان چھنال نے مجھے دیس انتر دی - اُسے اور جاگا نا تھا جو یہاں جیال کری گرم ' اتنا تو بی میری آشنائی کا نہیں رکھی شرم - کچھہ اُسے ملاحظہ نہیں آیا ' یو کام اُسے کیوں بھایا - اُسے ٹھار کئیں نہ تھی , کیا اپنے جنم میں کس سوں یاری کی نہ تھی - بھار بی خدا کا عالم ھے کیا کم ھے ' ایسیچہ کا مان پر آئے تو پچھیں کیا غم ھے - اس کی چوری کی جاگا دیکھو اس کی حرام خوری کی جاگا دیکھو - دنیا تے تروا , نزدیک کا آدمی یوں

سوں جوڑنا ۔ حول تے دونو سینا چاک ، دو بچارا میانے میلی
ہلاک ۔ ایک بولے دل ہور کہے ایک یار، ایک جیو کوں لاگئے کا
دو تھار اِدھر یو لڑتے اُدھر و و جھگڑتی ۔ صبا اُبھ
کر گھر میں کہاں تک ، آسودگی بارا باٹ آسودگی کی
اُسے تو وقت بڑا ہور ایکس حضور ، ایکس کے دیکھنے
کا جوڑ ضرور کوں ایکس کنے سوتا ، دل دسری پر
ہوتا ۔ ایکس کوں کنا پیار تو جانو دسری کوں دیا
زہار ایکس کوں پان کھلایا تو دسرے کوں جانو اگ
لایا ایکس کوں پھول دکھایا ، تو دسرے کوں جانو انگاریاں
میں بہایا ۔ ایکس سوں بات کیا تو جانو دسرے کے جیو
پر گھات کیا ایک لڑایک سوتی ، تو دسری روتی مرنے
پر راضی ہوتی ، کلکلاتی تلملاتی کڈس کا کئیں نہیں
سو جھگڑا کارتی، دو نو کی خوشی میں خاک پاڑتی
یعنی اپی جل جل مرتی سوکن کیوں خوشی کرتی سوکی
نہ سووے ، نہ سونے دیوے اپنا دعوا نا چھوڑے اپنا ہر
لیوے یو بچارا نا اِدھر کا نا اُدھر کا کیا جانے کدھر
کا دو ایکس سوں صحبت دھرتا دسری کنا کتے اچھے گی
کر دل میں فکر کرتا دسرے کی فکر دل میں جڑی
آتاں لذت کاں کی لذت میانے میاں تے اڑی ۔ یہاں کھانا
کھاتا تو وہاں پانی پیتا ، کہ ہمیں یک چھن نہیں دائم
دو جیتا عشرت ضہوا گھر جھنجھوا انگس کوں پوچھیا بچاریا ،
تو دوسری کوں جانو جیوں ماریا عورت اپنا حھل

کیا گناہ کی تھی اول زمانے ' جو یوں آکر پڑی اس عذاب میانے - سوکن نا سووے نا سونے دیوے ' سوکن جیو پر اُٹھے ' سوکن جیو لیوے - سوکن تے محبت میں فتوا اٹھے ' سوکن تے جریا دل تئے - سوکن آئی دوکھ سے سینہ پھٹیا ' سوکن آئی محبت کا سواد اٹھیا - دایم جھگڑ تیاں جوں املاں اڑتیاں - ادھر تے سالے ادھر تے سالیاں ' چاروں طرف تے رستیاں کالیاں - کوئی کُوا گرتی کوئی بائیں' گھر میں کوبلتیاں جائیں مائیں - یو گھر میں سکھ سوں نہیں سوتا ' میانے میاں لوکاں کا ھنسا ھوتا - جو دیکھے تو کل کل عورت تے زیادت ساس کی جھل - سالا دشمن سالی دشمن بھر کا اس بچارے کا من - کسے کسے سمجاوے کس کس کے تغادیاں تے بھار آوے - بھتا بیٹی ابلیاں ساواں خاطر جدا لڑتے یو جدا تلملتے یو جدا چر پھرتے - بے زار ھوتے باپ کے اسم سوں' یوبی دشمن ھویتھتے ایک قسم سوں - دل سب ھوتا بھنگ سعدی کہتا ھے کہ (بیت) -

بلائے سفر بہ کہ درخانہ جنگ
تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ

سوکن کوں دیکھنے کا کسے تا ب' جس گھر میں سوکن آئی و و گھر خراب - سوکن اَدیکھی سیج کی تقسیم دار یو جھل کوں سوسے توبہ استغفار جن نے آسودگی کوں دسری عورت کیا ' ان نے بتری اپس کوں عذاب میں دیا - کیتی جا کا اپس کوں باندت بھا و سہ' یک دل دو جا کا کیوں لارے - ایک سوں توڑتا ' تو دسرے

دل کی حاطر عجب رکھے رکھوال
پھر جو جو ری کئے تو جاگیا خیال

خیال کا مشکل ہوا حال ڈھنڈتے ڈھنڈتے وہاں کے
چھجے پر جو آیا تو مقصود اپنی پایا دیکھتا ہے جو غیر دل
کی گود میں مست پڑی ہے، دل نے خبر غیر کوں مستی
چڑھی ہے یہاں پوتا محرم محرم ہے یہاں تو کچھ کا کچھ
عالم ہے خیال فی الحال شہر دیدار کوں جاکر اس گلزار کوں جاکر
جوکچھ دیکھیا تھا سو حسن نار کوں دل کے سلگھار کوں دیدیاں
کے اندھار کو خبر بولیا، معاملہ یوں ہے کر بولیا حسن یو
بات سن حیرانی پریشاں سر گردانی نا کھانا نا پانی کڑوی ہوئی
سب رندکانی، آگ کی بھڑکی اٹھی تن میں، آہاں مارنے لگی من
میں سوکن کے جول نعوذ باللہ جیو جاوے نکل اس جول
کوں کون سلبھالے، تن من رنگ و روپ سب جالے امت

جاں تے سوکن جو مرد کن آتی
جھل تو بھتاں کی سو سے نہیں جاتی

اگر مرد اک میں ہزو کیے تو اک میں بھی ہزا بھاے،
ولے سوکن کی جول سوسیا نہ جائے - سوکن اچھے جس تھار
اس مرد تے ہی دل بیزار - عورت جب شرم کوں جب مرد کنے
آوے گی، جاں سوکن میانے ائی وہاں لذت کیا پاوے گی -
جاں سوکن ہوتی، وہاں عورت ضرور کوں بے زار ہو کر
مرد کنے سوتی، نہ من کا سواد، نہ تن کا سواد سیاہ جلتا دل میں
ہر پھڑی، سینے میں آگی ہے جاکر دوزخ میں پڑی - کیا جانے

بال چھندہ ہور چالے ہیں - اگر خوبی کا دعویٰ دھروں گی تو حور پری سوں بات کروں گی - میں ای آرسی میں آپس کوں دیکھتی ہوں ، اپس کوں جانتی ہوں آپس کی خوبی کو خوب پہچانتی ہوں - حسن جاگا پر میرا نام ہے ، وہاں دل دھلانا کیتا کام ہے - فرد -

دل سوں باندھی تھی جیو کی ڈوری آکہ خالی وقت کری چوری

یو مثلہ معلوم ہوا آج ، خالی گھر میں کتیاں کا راج -

بارے یک رات حسن دھن من موہن جگ جیوں

شہر مینڈچہ تھی حسن کا نہیں ہوا آنا ، وقت خالی دیکھی اس حرام خور کوں یوچہ ہوا بہانا - دل سوں ملنے خاطر بہت تڑ پھڑی اس باغ میں اس وصال کے چھجے پر چڑھی سحر ٹونا بہت جانتی تھی وہاں حسن کی صورت پکڑکھڑی - خیال ہور نظر ہور تبسم کوں ہور وفاکوں خوں حسن فرما تی تھی ووفچہ اپے بھی فرمائی ، دارو بے ہوشی دل کوں دلائی پلائی ، ہور زلف کوں بی حسن کے نہینچہ بول کر جیوں تیوں دل کوں اس وصال کے چھجے پرلیائی منگائے گلے لائی سہجائی - فرد :-

ایک ایتیاں کوں آ دغا دی ہے کیا مفتن ہے کیا بلا کی ہے

یو بد اصل شیطان کی نسل حسن کے تخت پر دل سوں لت پت ہوئی ، اس کاہی دل دل سوں لگیا دل پر عاشق نیت ہوئی - ویسے میں خیال جو سوتا تھا جاگیا دل دستا نہیں کدھر پیا ہے کر دھنڈنے لاگیا -

بعضے بولتے الو کا بول پکڑیا ہے مکاں سچ ہور جھوٹ کے
میانے میان ۔ جتا بولیں کے الوجھ سچھ الوکا بول نہ جھوٹ نہ سچھ ۔
آدمی ماہر ہو کر کا کارب تے نوچھلے جا تا ، الوکا بول
نہیں ہو آتا کدھیں لیں ہو آتا ۔ ہات میں رسالے لئے ہیں،
غرض پٹ ببورنے جاکا گئے ہیں ۔ بارے حسن نار ، حتر
چوسار ، حوں دایم حابی تھی وولپھ جا کر اُس جھجے پر
چڑی، یوہی لس حجیے پر جاکر ایک کونے میں ماری دڑی ۔
حسن ہور دل کے چالے سب خاطر لیائی الو دولو کا بہید پائی
ہور کہی حسن جو معے تے تورتے تھی ہوراپناکرتے تھی سویو تھا کام ،
میں توکری تام ۔ عمر کوں بی الو دولو کا چالا دیکھکر عشق
حائل ہوا ، غیر کابی دل دل پر مائل ہوا ۔ غیر کوں بی دل کا
عشق دات پکڑیا ، بہت آحات پکڑیا ۔ دل میں بددست
دھری ، اپس میں ایں یوں فکر کری بیت ۔

دل کوں یوں دیکھ دل کوں بدلائی
حسن کے دل میں شک نہیں لائی

ان کم ذات نے اپنی ذات دکھلائی آخر اپنی ذات
پر آئی ۔ کہ حسن کی چوری سوں لس مہاری پر دڑھتا ،
ہور دل کے وصال کی لذت کوں الوٹنا میں ہی حھیوتے حسن میں
خوب ہوں، دلبربا ہوں معبوب ہوں میں اہی چلبلانے جانتی ہوں
میں ہی دل کوں بھلانے جانتی ہوں کیا ملنے میں ناز ہور غمزا
نہیں ، کیا ملنے منے شیوا ہور عشوا نہیں ۔ معرا موں بوی
پھول کا چمن الکھیاں حوں لالے ہیں ملنے منے بی دالیں

ایک رات ، اُس باغ میں حسن دھن من موہن سنگات ،
دل سوں ملنے جاتی تھی ، یو نا برخوردار دیو اس
کے سنگات چوری سوں لگ پچھیں آتی تھی - بیت -

سیطاں اگر کسے لگے تو کوئی تبی چھڑائے
آدمی کسی کے پے میں پڑے تو خیو یچ جائے

شیطاں کوں سو توی کھل اتلی پڑتی * دئے تو جاتا ھے
آدمی برائی پر آتا تو کلیجا کیا تا ھے - شیطاں کا فکر سہل
ھے شیطاں کا دکر کیا کرنا ، برا آدمی برا بوے آدمی تے
ترنا - شیطاں شیطاں کی صورت سوں اپس کوں دکھلاتا
اس کا علاج کیا جاتا - برا آدمی برا سیطاں فرشتے کا
لباس لے آتا ، بھلا آدمی بچارا کیا جانتا دغا کھا تا -
بھلا جانتا کہ یو بھلا چہ ھے ، سچیں سچیں یو فرشتا چہ
ھے - آدمی بچارا کیتا پچھانے ، غیب کی بات خدا چہ
جانے - غیب کا عالم کسے دکھلایا رو ، وعندہ
مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو - یعنی غیب کے کیلیاں
غیب کے صاحب پاس غیب کے صاحب کوں معلوم ، غیب
کے صاحب نے جسے معلوم کیا اُسے معلوم ھوے یو
غیب کے علوم - منجماں کوں دِی بولے ھیں حضرت
حنو کا دل کعبہ ، یکذبون المنجمون ورب الکعبہ - یعنی غیب کے
پردے انو کیوں کھولتے ، منجم سب جھوٹ بولتے

---

* (ن) بتی

کلے رهتی توی ' ولے بهید ا لنا کہے نہیں کہتی توی ۔
حسن نار دل ... رچتر ... ر ' ... سمجهی که
یو نا معقول بے وصول سردار نابکار شرم نہیں دهرتی '
یکس کی انگے یکس کی بات کرتی ۔ فرد ۔

جسے حیا نہیں کچھ اس تے بہت ڈرنا ہے
فکر ایس کی حیا کی ہی کچھ سو کرنا ہے

کلا کیتاں لاتی ' فتوے اچاتی ... سوں کی بہت هلکی بہت
شوخ فتر ' لزامہ شرم نہیں دهرتی وکس کر شرم کی اُسے
کیا خبر بے حیا بے ایماں ' بد کار بد گمان بے اعتبار کی اعتباری
نہیں ' بات کس کی دل میں جهپان هاری نہیں اُسے
جانتی تهی ' خوب پہچانتی ہوی جو حسن دهن من وهی
باغ میں جاوے ' اُس ناپاک کوں ملکات لالناوے ، جو
کچھ دل سوں ملانے کی فکر کرے اُس حرام خور تے
بہت ڈرے غیر نے سمجهی که حسن دهن من موهن ایس
سوں کیتا پکڑی هے ' اُس سوں هٹ پکڑی هے یہاں
تو کچھ پیار نہیں اتال کچھ بهولی بار نہیں بیت ۔

یو دغا باز تهی وو توں سادی
سادی تهی اس تے یو دغا ادی

جدهر کتی ہوی یکیلی جاتی ' سہاتھ ملکات نس لے
جاتی ' میں اُسے نیں بہائی غیر کر غیرت آئی کوری '
غیر حسن کے دنبال پڑی ' که دیکهوں دو جتے ایس کوں
چهپاتی هے ' یکیلی کدهر جاتی هے یولچھ کرتے کرتے

کر پھسلا تیاں، معض پیکیا ذہہ خا طر آتیاں - جو لگن کچھ اچھ‌تا تو لگں کھا تیاں، ایک گھڑی کچھ نہیں تو نکل جاتیاں - جا نو کد ہیں آئیچہ نہ تھے ، جا نو اشنا ڈیچہ نہ تھے - کھانے میں تے اوڑ پا لوں ، اتال تہمیں کوں ہمیں کوں - یہاں بہوت نکو مرغول ، یہاں جو آیا سو ہوا ڈانواں ڈول - غرض ایسی چھنا لاں کی برے چالے ، ایسی چھنا لاں تے خدا سنبھالے - یو درے چت، یہاں کوں کر سکتا دلکوں نہت - جیتا نیم دھرم ہوئیگا اگر پھتر اچھےگا تو یہا ں نرم ہو ئیگا - جو کوئی اچھتا ہے عسق کے سنگ ، وہی سمجھتا ہے اس عشق کے رنگ —

القصہ وو حور جیسی حسن پری، و دیس دل کوں بے ہوش کر اس وصال کے چھجے پر لیا کر حظ کری - دل کوں بے خبر کر بے ہوش کر مہاڑی پر لیاوے لے جاوے، کسی نا دکھلاوے، کسی نا سناوے - چوری کا کام ، کسی نہیں ہونے دے فام - ویسے میں اس وقت رقیب بے نصیب ، گمراہ رو سیاہ کی ایک بیٹی تھی اس کا نام غیر ، سب سوں اس کا بیر - بحسب ظاہری راضی سوں رہتی تھی ، حسن کی یو دغا بازی سوں رہتی تھی - جاں جاوے دو میں جھگڑے لگا وے ، مایاں کوں بچھڑا وے ، جھو ٹیاں باتاں کتی، کیکا متی - لو تری چاڑی خور ، دل میں کچھ ہور ، موں میں کچھ ہور - زبان دراز، سب اس سوں واز - حسن دھن من موہن جگ جیؤں من ہرن

حاصل اتال عشق ملامتی کلاونتی بازاری نہاں تو ہوتیچہ خواری'
ہوتیچہ دشواری - دایم بدنام دایم رسوائی' نو عشق بازی
کس سے ہو آئی - دائم نجاست دائم فضیحتے 'جیتے کلیکے تیتے
دائم رشکا نے ہلاک دائم جول آتے - ایک جلے سوں عیر تہیں
لاتے سو جلیاں کلے جاتے - ایک گھر میں تو چار بھار یو بہی
عجب تماشے کا ہے تہار - طبیعت بہت نازک بہت نرم' وو
بے حیائی ہور نو شرم - جس کاے گلے اسکیچہ دھن کر
دکھلاتے' ہزار جلس سوں جھولا تے - نار شرم یوں کرتے نانی'
اصیلاں بچاریاں کیا تھماس - جانور ایک تے دوسرے کی چھانوں
نہیں پڑی ایسے کرتے ایسی شرم کی ایسی بڑی - کہ بات منی
تے سوں بھار نہیں کاڑ تے بازار میں کھڑے اچھہ پردے پھاڑتے
ہتک ہتک لوکاں کوں بلاتے ایکس کوں دہلا کر ایکس
کلے جاتے - اُس جا کا کوں جیولانا یو کسے بیانا' یو
نامعقول دیکھیا کیوں جانا یہاں عشق کی تو ہے
گرمی' ولے ہوتیچہ ہے بے شرمی ہزاراں کے' ایتے یاراں
کے' ایسیاں سوں کیا کرنا یاری' ایسیاں تے کیا دھلتا نا
وفاداری نو بیٹوباں ہیں پیکے ملانے' الو صحبت کیا جانے
پیکے حلال صحبت حرام' صحبت سوں الو کوں کیا کام
یو سواہ بازاری' باللہ ایک رات کی یاری کہیں
کیاں دشمن' گھر کے لوکاں کے جیسے کیاں دشمن ایسیاں
کوں کیوں پتیانا' ایسیاں کوں کیوں دینا من' ایکس
پاس من ایکس پاس تن ایسیاں کی کیا آس جیو لا

کو دلیکا آتا وقت۔ عشق انیریا اس تھار اتال جیو جانے کوں
کیا بار، ایسیاں باتاں سن سن، گھر گھر ھوتی گھن پن۔
چاروں طرف ھوتا غل، لوگاں کوں اوتتے پیت میں سل۔
دذیا ھے ھر ایک کوئی دیکس سوں جیو لاتا، یو لوگاں چیکے
پکارتے، اس لوگاں کا کیا جاتا، یو غوغا کئے تو انوکے ھات
میں کیا آتا۔ انوکے سینے پینتے انو کی شرم ایکس کے کھانے اٹھتے۔
نہیں سے سو لوگاں کوں سلاتے کوچے کوچے دھنڈورا
پھراتے۔ جانو اپے ایسے کاماں کیئیچہ نہیں، اپے دسے دل دیئیچہ
نہیں۔ اپے دوستہ بے گناہ پاک، یوچہ بیچارہ گنہگار انو
کرتے ھلاک۔ اوگاں پر نقساں چلے بڑیر رکھتے نہیں، اپنے دل
کی بات تو خدا بہتر جانتا وہ کتے نہیں۔ باتاں بہت بڑیں
بہت محتشم، اللہ موذی کا بڑا بھرم۔ اپنا درد جیسا ھے
دسرے کا درد بھ ویسا ھے۔ آدمی محبت کوں سمجنا
آدمی کے دل میں عشق کا جوش اپنا۔ آدمی خطا بھسنا آدمی
عیب پوش اچھلا۔ خدا ستار العیوب ھے، خدا غفار الذنوب ھے۔
جسے خدا یوے سیچہ اس بات کی سکت ھے، عیب پوشی خدا
کی صفت ھے۔ اپنا عیب چھپ تے، دسریاں کا عیب بھار
بھاتے۔ اُس کے دل میں تو تیا عشق کا کا نتا انوں کرتے
لوگاں میں ھنس ھنس کر تا دتا۔ فراق کوں یہاں
زور، جوں جوں بدنام ھوتا تیوں تیوں محبت ھوتا ھور
غم کا بازار گرم، خوشی کہ کیا بھرم، کام جیو پر آیا اتال۔
کاں کوں شرم۔ پرنیچ کرتے کرتے جیو پر اتا، پکاڑے وقت جیو

ایتا عشق ہلاکتی، کسی کی بہو بیٹی، یو اپنے گھر میں
نکلتا و و اپنے گھر میں لیتی ۔ یو پھرتا گھر کے آس
پاس، اسے گھر میں جا چتی نہ ہور سانس ۔ اس کی
سلکات اس کا مرد سوتا، یو سو رات دیس یاد کر کر
روتا ۔ اسے نہ بیٹھتر قرار نہ بہار، چھپیں چوری سوں
کدھیں مدھیں ہوتا دیدار ۔ یو عاشق دیوانہ ہچہ یہ کام،
بہت میٹھا لگیا چوری کا کام ۔ حلال تے دل کھاتا،
حرام بہت سواد لگتا، آدمی دیو خصلت منا کئے سو کام
بہت سواد لگتا منا کئے سو کام انسان کوں بہت بہایا
ہے، کہ الانسان حریص علی ما منع یوں حدیث بھی آیا ہے
اگر حرام کوں منا نا کرتے تو عجب نہیں جو کوئی حرام
نا کرتا، حرام کوں منا کرنے تے حرام پر جہل آدمی ایتا
لذت پکڑ کر مد دھرتا ۔ اگر حلال کوں بی منع کرتے
تو حلال بی بہت بہاتا، حرام کوں سب سنت دیتے حلال بچہ
خوش آتا ۔ آدمی کا طرفہ طبیعت ہے منا کئے تو جانو
کرو کر فرمائے، نہیں کرنا سو اسے ستھی لعل ہد پر لیائے ۔
منع کرنا ہی یک دکہ ہوا ہے، آدمی بہت بری بلا ہے،
آدمی تے جہ ہوا ہے مکر زنان کوں بہاتا میانے میاں
ملک ملک بھیجتا آنے کھانے سو جھوٹے پان ۔ اس کی
خوں لگی سو الک کی جولی، آنے خوشبوئی لائی سو خوشبوئی ان
نے کھائی سو گولی ہتھیاں لیاتیاں ادھر ادھر کیاں حکایتاں، بہت
سواد کیاں ہوتیاں باتاں عشق دانا سخت، کاندان

مجازی غازی تین صورت ' عاشق کوں اس صورتاں
کا بیان کرنا ہے ضرورت - ایک پھل تے اپتے باس کے
توڑے چڑتے ' ایک حوار کوں اپتےپھا نتے پھتے - اول عشق
سلامتی ' دوئم عسق ہلاکتی ، سوم عسق ملامتی - اما عسق
سلامتی کتے سو اپنا گھر نہ سی کی دھشت نہ کسی کی
وحشت - نہ کسی کا دھک نہ کسی کا ڈر ، کتے ہیں کہ
اپنا گھر حوشی دہائے سو کر - یہاں بادشاہاں کوں نہیں
قدرت کچہ کنے ' بعضے بو حمیع * کس منی - اگر کس کوں
گھر ماں عشق اگ جاوے ' بہت سکھ پاوے - بہت آرام '
اپنی نزدیک اپنا کام ' دائم نظر تایں محبوب ' بہت حوب ،
صفا پکڑے دل ' دیکہ دیکہ رہے نل تل - دائم حو سحال '
دائم وصال - فراق کا اندازا نہیں حو یہاں آوے ، غم کوں قدرت
نہیں' جو یہاں ہات ایاوے - گود میں مراد ' جیونے کا پارے
سواد - حدا رضی رسول راضی ' بہت سواد کی عسق بازی -
ولے عسق کوں بہت زور اچھنا کہ ایسی حاکا چٹک لاوے '
ایسی لذت کے پھاندے میں پھاوے ' یہاں تپاوے یہاں
ترساوے ' سونے ندیوے ' دسرے سوں کچہ ہونے نادیوے ،
جیونا بوگے ' ہور سوں دل نا لگے - محبت ضماں اچھے '
اُسیچ پر دھیاں اچھے یو عشق بہت قادر اس عشق پر کون
ہو سکتا قادر - معسوق نزدیک اچھکر تپنا ترسنا نہنا کام نہیں '
انکھیاں تایں دیدار ہور انجھو برسنا نہنا کام نہیں -
یو عشق زوراں سوں کوئی نہیں بھایا ' جسے خدا دیا اُسے آیا -

* ( ) جیا

کتا ہے کہ تا توانی طالب فعل بدمباش، بہر حالے کہ باشی
با خدا باش۔ مرد اس فکر میں اچھنا کہ روز بروز خدا کی
محبت زیادہ ہوئے، ہر دو جہاں میں کام اپنا راست
ہوئے۔ ہور حدیث بھی یوں ہے کہ عزت الدنیا بالمال،
و عزت الآخرۃ بالاعمال۔ یعنی دنیا کی عزت مال سوں
ہے، ہور آخرت کی عزت اعمال سوں ہے۔ مال تے اعمال
پیدا کرلینا ہے، جو یہاں کی خاطر مال پیدا کرتے
تیں وہاں کی خاطر اعمال پیدا کرلینا ہے۔ مفلسی کسے
نہیں بھاتی، نہ یہاں کام آتی نہ وہاں کام آتی۔ دوست
وو جو بولے ہور دل سوزی کرے، مفلسی خدا دشمن
کوں نہ روزی کرے۔ اگر جانتا ہے کہ جوں یہاں ہے
تیوں وہاں بی کچھ ہے تو نیکی پرچت دھر، نیکی نکو
بسر۔ اگر جانتا ہے کہ یہیچ ہے بھی انگے کچھ نہیں تو خوشی
سے سوکر، دمڑیاں لے تو وں دلے ہور خدر اگر کچھ
سمجیا ہے تو نیکی کر نیکی کر۔ جب نہ چھوڑے کا نہ مار چھڑائے گی
جان تل بھر۔ تیری نیکی تیرے انگے آوے گی۔ سب پوسٹ کر کر اپنا
پیٹ بھریں گے، جان کچھ آتیا تو تجھ انگے کر ملگے
تجھ غفلت میں تے اُٹھ کا تیرا خواب، توں دیکر جوگیکا
تیرا جواب جو کوئی خدا سوں محبت دھرتا ہے،
وو البتہ خوبیچ کام کرتا ہے جاں خدا کی محبت ہے
واں سرفرازی ہے، خدا کی محبت سوں خدا ہی راضی ہے، خدا
سوں محبت کرن ہارے کی دائم بیش باری ہے — عشق

دنیا الا د ' تو مجازی تے حقیقت پر آنا ہے ۔ و اصلاں کی ہے یو مت کہ حدیث ہے المجاز قنطرۃ الحقیقت ۔ یعنی حقیقت کی سیڑی ہے مجاز ' سیڑی پر جاویں گے تو پاویں گے حقیقت کا راز۔ ظاہر تے باطن کوں جانا ' ظاہر تے باطن کوں پانا ۔ کیا واسطا کہ جاں بات کا مایا ہے وہاں یوں آیا ہے ۔ کہ من کان فی ھذاہ اعمی فھوفی آلاخرۃ اعمی ۔ یعنی جو کوئی یہاں اندھلا ہے سو وہاں اندھلا ہے۔یو بات خرافات نہیں ایدھر اودھر کی بات نہیں ۔ جہاں لگن گو الیر کے ہیں گنی ' انو تے ہی یو بات گنی ہے سنی ۔ دوھرہ ۔

جس کوں درس اِت ہی تس کوں درسن اُت

جس کوں درس اِت نہیں تس کوں اِت نہ اُت

عاشق نے کوسش کرنا کہ کہیں عسق کی آگ خوب سلگے ' ظاہر دل کسی کے پھاندے میں خوب لگے ۔ پچھیں اپنی ہمت اپنا کام ' اپنی اپنی طلب اپنا اپنا کام ۔ خدا نے لے کچھہ کریا ہے ' خدا کے عالم میں سب کچھہ بھر یا ہے ۔ سو کا ہے ہریا ہے ' جدھر دیکھیں اُدھر دریا ہے ۔ اس میں تے اول عاشق کوں فرض ہے کہ غواص ہو کر یو بے بہا گوہر چننا ' خدا کوں بہت یاد کرنا ' محبوباں کوں بہت دیکھنا خوشبوے خوش کرنا ' شراب پینا ہور راگ سننا ۔ یہاں سب ہے ' یہاں تماشا عجب ہے ۔ یو خلاصہ ہے ' یو سب تے خاصہ ہے ۔ عشق کا وجود قائم اس چار باتاں سوں ہے ' نہ باقی جکا یقاں سوں ہے ۔ فارسی میں

ایک حدیث هے جو اں کہ الانسان مرات الانسان علی السلی
آدی هے انسان کی ' اس کوں ایی کھلے کے گماں
کی اگر کسے کچھہ خبر هے دو یہاں آرسی اشارت ا گھی ہر
هے انکھ ای سر کی بات کہنا ' تو یعنی عاشق ھو تو کئیں
دیلنا دندان کی بت سر دانوں لگ مت جیو ہوکر معشوق
کے دیو میں حالا ' تو اس کوں دیکھنا تو معشوق کا
پالا جیو ہونا تو جان کوں دیکھنا ' عین ہونا تو امان
کوں دیکھا ولے دو عالم ایک عالم هے ' کہ اس عالم میں
دو عالم میں آتا هے ' یو عالم دورو سرود بغیر کوئی کسے دکھلاتا
هے ظاهر کا عشق اگر کسے ادیے ' تو دوں اوپنا ہ بطن
میں بی آبے و و ایمان ادیے دکھلنا اس پر کہلے تا مشکل
اس پر آسان ادیے عشق حقیقی ایو یا مجازی ' عشق
بازاں نے بوجھہ کیولتے عشق بازی سعی کر تا کہ اپے اس
بات میں ماہر ہووے دو جہاں هے سو اپس پر ظاهر
ہووے عاشقاں ہو دکھلیا ہی حتے ہیں ' بہت کر الوہو چھ
دھندا کئے هیں دو اپس کوں جانتا کی بات هے ' تو خدا
کوں بہت الہی کی بات هے حدیث قدسی میں ' عین بھی هے '
جاں کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الانسان یعنی مجھے
مجھپر پیار آیا تو میں آدم کوں پیدا کیا کہ مجھے سمجھے مجھے
پہچانے مجھے مارے ' میرے اودھر اوے میری قدرت کوں دیکھے
مجھے جانے عشق مجازی وہ سب تماشے کے ہے بازی عشق مجازی
ہو اظہر دکھلانا ہو تو ہرتا ہے حقیقی کا وصال کر تو عاشق دانا

خدا کوں پچھا دیا - مبادا کوئی جانے کہ یو کچھ دوا آج ہوا ہے ؛ اس تہوار حضرت کوں معراج ہوا ہے - غرض عاشق کوں یو خیال ہونا ' خدا دسے تو یوں وصال ہونا - یو بہت نازک بات ہے ' یو بہت مشکل گھات ہے - بعضے کتے ہیں ولی جانے کن کہ حضرت کتے ہیں کہ رایت ربی فی صورت احسن امرد یعنی میں خدا کوں دیکھیا قبول صورت آدم کی صورت میں ' اس سن ہور اس سن موہن مورت میں - دیکونا دکھاتا ہے سو انکھیاں تجھ میں ہے ' یو کچھ ڈھنڈتا پاتا ہے سو انکھیاں تجھ میں ہے - جسے انکھیاں ہیں سو انکھیاں کوں جانے گا ' جسے انکھیاں ہیں سو انکھیاں میں کیا ہے سو پچھانیگا - فارسی میں کتا ہے کہ در دیدہ دوست ' با دیدہ جون اوست - یو دکھلانا کوں دکھلاتا ' اس دیدے کا بھید کوں پاتا - جوکوئی دیدے کوں دیکھیا سو دیدہ ہوا ' حق رسیدہ ہوا ' کام اس کا سیدھا ہوا - علی ولی جاوں کی بات تحقیق کھری سرہ ' او کتے ہیں کہ لم اعبد ربا لم اره - یعنی اگر خدا کوں اُن نے نا دیکھتا تو اس کی عبادت نا کرتا ' یو مشقت یو ریاضت ناکرتا - نہ کچھ شک دل میں دھرتا ہوں ' کتے ہیں خدا کوں دیکھ کر خدا کی عبادت کرتا ہوں - کتے ہیں محمد ہور علی کیاں انکھیاں ہویں تو خدا کوں دیکھیا جائیے ' دیسے پیغمبر ویسے ولی کیاں انکھیاں ہویں تو خدا کوں دیکھیا جاے ' عاشقاں واصلاں کی انکھیا ہویں تو خدا کوں دیکھاں جاے - اس بات کوں یو بھی

بھنور پھول کا رس لیتا ' بن میں لطافت سے دل کا ہوس لیتا ۔
محبوب مثل جوں نازک پھول ' اُسے رگڑ مال نہ کرے تو
بہت خوب ' بہت پاک عشق میں سواد ہے کام گھال ناکرے
تو بہت خوب ۔ شوق زیادہ ست ہوتا ہے تلتل ' دایم تازہ
اچھتا ہے دل دل ہکتا نہیں ' ایک جاگا لگیا تو بھی دسری
جاگا لگتا نہیں ۔ عشق زور پکڑتا ہے ' عشق کا کام رونق
کچھ ہور پکڑتا ہے ۔ حسن شوق تے ذوق پانا اس شوق کوں
نا گنوانا وونوں گیا پچھے ویسا شوق بھی کالتے لیانا '
بھی اس شوق کوں یاد کرکر کیا خاطر بھتا نا عرس جتنا
سکتا اُتنا رکھنا ' اس فکر میں اچھنا جو ایس کوں عشق
کی مستی بہت چڑے ، یو خطرا (قطرا) وجود میں تے کم بہار
پڑے او تخم انسان اس تخم میں لٹی لٹی تماشے ہیں جاں
پچھاں اس خطرے (قطرے) کوں زور سوں کھ لنا ہے انکھیاں
کی بات ' اس خطرے (قطرے) کوں زور سوں چڑنا ہے کھاں
یو خطرا (قطرا) ہیرے وجود کا قوت 'اس خطرے (قطرے)
میں مہر محبت مروت اس خطرے (قطرے) کے زور سوں توں
زور پکڑتا ہے اول نہ کچھ تھا ایتال عالم کچھ ہور پکڑتا
ہے یو تن کا وصال نہیں یو دل کا وصال ہے ' دل کے وصل
پر اکھڑے رہنا کس کا مجال ہے دل سوں دل ملانا
نظر سوں محبوب نظر میں جانا ' یو تھار ایس کوں دیکھنے کا ہے '
اس تھار ایس کوں ایی پانا کوئی توں ای دل بھلنا ، کام
یو ہے جو نظر کھلنا ۔ یومن عرف نفسہ فقد عرف ربہ کا مقام
ہے ، یوکیا ہر کسی کا کام ہے پہلی جو کوئی ایس کوں جانیا ' اپنے

کی ارواح کوں خبر نہیں آئی۔ دل کے دل میں کہ میں دلمیچھ
میں ہوں ، اس گلسنیچھ میں ہوں ۔ دسن دھن جگ دیون
من موھن ، دل پادشاہ عالم پناہ ، صاحب سپاہ کے گلے لگ ،
جوش سوں تلا سی پگ ۔ مکھ چومی ، اپنے سینے پر اُس
کا ہات دھری ، آہ ماری ، اوداس بھری ، تک ہنسی تک
روئی آپس میں آپ کچھ باتاں کری ۔ فرد :—

تماشا ہے عجب کچھ آج اس تہار
کہ عاشق مست ہور معشوق ہسیار

کہی اے دل میں کیا کیا جفا دیکھی تیرے بدل ، تجھ
پر ہی لئی اتی محبت گدری میرے بدل ۔ تیری یاری پر
میں واری تیری احتیاری پر میں واری ۔ جسے مرد کتے
سو تو نچھ ہے ، عاشق صاحب دل کتے سو تو نچھ ہے ۔ یو
نوا ملنا ، یکا یک پھول ہوکر کہوں دہلنا ۔ موں دیکھنے
شرم آتی ، یکا یک کیوں بات بولی جاتی ۔ اس نے دل ور
بے خبر کری کہ دل سوں کچھ حظ پاوے ، ہشیاری میں
آنکھ بھر دیکھتے مبادا لاج آوے ۔ پاکی سوں ہمدست ہوتی
تہی ، پاکی سوں دل کو دیکھ مست ہوتی تہی ۔ وو چتر
پری ، ایسی کچھ فکر کری ، دل بے خبر متوالا ، حسن
کرنی کچھ ہات بازی کچھ اوپر کا چالا ۔ ہور فام د نہ
زیاستی کچھ کام نہ تھا ۔ دل میں عشق غلبلا کرتا ہے
نظر کا سواد بی بلا کرتا ہے ۔ ہر کوئی تن سوں تن ملاتا
جاں پاک عشق ہے واں نظر سوں ہی کچھ کہا جاتا ۔ جو

دیکھتی هوں یا میں اپے تجھے بلانے آتی ہوں ۔ میں کہی سو تحقیق جان ، دل میں اپنے ذرا دکو مان ۔ خلق کے موں میں آکر پڑی بات ' اسماں ترٹیا تو کوں دیتا هات ۔ سمندور کوں کیوں باندنا پال ، آفتاب کوں کیوں رکھنا صندوق میں گھال ۔ دیوا گھر میں روشن هوا پچھیں جوت کوں کہاں لے جانا ، بن میں پھول کھلا پچھیں باس کوں کیوں چھپانا ۔ موں میں تے بول نکلیا پچھیں سو کیا پھر کر آتا ہے ، تیر کمان تے چھوٹیا سو کیا سنبھالیا جاتا ہے ۔ تھال بھویں پر پڑیا آواز کوں کیوں پکڑنا ' خلق خدا کا کسے منا کرنا ' کس سوں جگھڑنا ، لوگاں تے ڈرنا ضرور ہے کیا کرنا ۔ عشق میں پختہ اچھنا خامی خوب نہیں ' سمجھ سوں کام کرنا بدنامی خوب نہیں ۔ یو عشق کا تجربہ ہے پردے میں ناندنا ' هیرا کھائیے تو هت کیا گلے میں باندنا ۔ جو کوئی عشق میں آیا ہے ، اپنا گڑ چھپا کھایا ہے ۔ میٹھائی چھپانے میں ہے نہ بدنام هوکر پنڈوانے میں ہے ۔ دل کہیا اے نار ، او تار شیریں گفتار ' هنس مکھ' کبک رفتار ، خورشید دیدار ، عاشقاں کی انکھیاں کا سنگھار ، چتر جوسار ۔ توں ایسی ہی جو کوئی تجھ سے برا مانے ، تیری بات کوں جھوٹ کر جانے ۔ جاں دونو کا دلبھہ هوا صاف ، پچھیں واں کہا ہے خلاف ۔ کہیا بسم اللہ خدا همراه ۔ جانا بیگ پھر کر آنا ۔ حسن پری غمزاں بھری اوتار استری نے خیال هور نظار هور تبسم کوں دل کنے رکھ کر وصال کے چھجے پر چڑی سارا دیس دھا نچھ تھی

معشوقاں لگے هیں سلگ دلاں یہ خبر ' کسی کا درد نہیں هوتا اور، یہ درد بے کتر بہتر اگر عاشق مرتا اچھے کا ہی هلستیاں کھڑیاں رھیلگیاں تگ مہر سوں کی مرتا کرنا کہیلگیاں انگے پر ہی کتا چپ رھتیاں هیں، موا تو بلا گئی کتیاں هس بھی کتیاں هیں موا کی عاشق هوا بے چارہ عاشق بھولا کچھ دل میں نہیں لاتا ' سٹی هوکر آگ میں پڑ چپ اسیں لاتا دل لگایا سوتوڑنے نہیں جانتا بھی‌هور ایکس سوں جوڑنے نہیں جاننا - توڑنے جانا تو تتتا نہیں' چوڑا لیتا تو چیتتا نہیں - دل میں عشق سلگیا ' عاشق بے چارہ هلگیا - معشوقاں میں لگی نازاں لگی جولدیاں هیں لگی بہانے ، بھیھے رھتے رھتے کوئی معشوق عاشق در مہرواں هوئے تو خدا جانے جاں اپنے عشق کی اچھے کی اپنی گرمی' وھاں جیسی بھی سختی هوئی آخر کچھ تو پیدا هوئےگی گرمی ، عشق کا سواد هے اسی تھار ، جاں دو طرف تے اُبلتا بہار -

القصہ میں تیرے دیدار کی بہت مشتاق تھی ، تیری بات گفتار کی بہت مشتاق تھی - سوساہ بر آیا یہاں خدا ملایا - عاشق تھی دی خبر پائی تھی ، چوری سوں تجھے دیکھنے آئی تھی عشق کا دکھ سہا نہیں گیا جیتا رھوں گی کری تڑپی رھیا نہیں گیا میں عشق تجھ سوں لائی هوں ، جیو پر اُٹھ کر آئی هوں اپتال رضا دے جاتی هوں' وصال کی جاگا خاطر لیاتی هوں ' یا تجھے بلا

بچھا لے کر مہر یہہ سوں ہلاک کرتے —

القصہ دل کہیا میں عاشق ہوں اگر روتا ہوں تو سہاتا ہے، توں معشوق تجھے کیوں رونا آتا ہے - جفا عاشق کا وطن مقام، توں معشوق تجھے غم سوں کیا کام - معشوق شیریں عاشق سارونا، معشوق کا کام ہنسنا عاشق کا کام رونا - معشوق کا شیوہ ناز، معشوق بے پروا بے نیاز - معشوق درس عاشق درسنی، عاشق محتاج معشوق غنی، دوں آرام ہور اسیر دوں پادشاہ ہور فقیر - اے گل رو، ای خوش خو، اے خوشبو، اے مہ چہر، معشوق میں نہیں دیکھتا ایتا مہر - حسن دھنی سوں حگ جیوں دوای کہ سن اے دل، یو بات سمجھیا ہے بہوت مشکل - میں جانتی ہوں کس پاٹی سوں ہمیر ہوی عاشق کی جاک، کہ ہم فراق میں ہم وصال میں دونوں جاگے ہے ہلاک - نہ یہاں آرام نہ وہاں آرام، حسن پر یو قصہ کدریا اُسیچہ یو نام - جل بھسم ہو کر نارے پر اڑے، تو عاشق ہوے عاشقاں کی مجلس میں چڑے - اپس کوں کہونا تو عشق میں کچھہ ہونا - جو لگن آپس میں اپے باقی ہے، تو لگن اس میں اس کی مشتاقی ہے، عشق کے شہر میں پیرت کے نگر میں، معشوق وہیچہ جو عاشق کوں پیار کرے، عاشق پر اپکار کرے، عاشق کے دل کوں گلزار کرے، نہ کہ بے زار کرے خوار کرے - ان تے چھڑاوے دیڑ پر لیاوے، جلاوے تلملاوے، ایسی معشوق سہل ہے، ایسیاں سوں عشق کرنا جہل ہے - ادو کون کوتی معشوقاں کتے ہیں، انو کڑی ہوتی

میں تے بیزار کھاتا جو خوشی آتی تیوں غم ہی آتا' غم کا سہل * ہے خوشی اتی تو دل کوں بہت بھاتا دل کا دشمن غم' دل کوں خوشی تو ہووے جو غم ہووے کم ایک غم سرنیش ہوتا ہے غم تے سیلہ ریش ہوتا ہے غم تے عقل درہم ہوتی درہم کیا ملک کم ہوتی غم لہو کوں پانی کرتا ہے' غم دل میں غم بھرتا ہے خوشی اجالا غم اندھارا' کیا کرے یہاں آدمی بچارا غم ظلمات خوشی آبحیات' غم بلدی خالہ' خوشی نبات غم بھریا ہے جتنا سکے اتنا لیوے خوشی خدا دیوے دو اپنا اپنا حصہ' بارے پور کر لیا و ہیچ قصہ فراق کا حلیا وصال سوں آرام پاوے وصال کا جلیا بچارا کدھر جاوے۔ جو کچھ حلق میں ہلکیا اس کا علاج پانی ون بچارے جو پانیچ حلق میں ہلکیا اسے کوئی کا ہے سوں اُتارے فراق کے حلیے کوں سب کوئی جانتا' وصال میں کے حلیے کوں کوئی پچھانتا۔

پانی میں کی جو آگ کتیے سو وصال ہے
اس آگ میانے جلیے کوں کس کا مجال ہے

ایچھہ سب عشق کی صورت ہووے تو وصال میں جلے اس حال میں جلے' اس حال کوں کیا جانتے فراق کے جلے بلے جومشق ہوا تمام، تو اپس سوں لگیا اپنا کام بارے جو کوئی معشوق ہو سار ہے کچھ نام دھر تے عاشق کوں

* دونوں نسخوں میں یو نیہیں لکھا ہے ممکن ہے قہاں معنی کاٹک ہونا ہوجائے جس کے معنے مشکل کے ہیں۔

کوں دکھلا فرماں ہوا کہ فلانی جاگا ایک گھت ہے اُس
گھت میں جا - حضرت تمام اشتیاق سوں اس گھت کے
نزدیک گئے، دستک مارے اَدو کہے کون ہے ' محمد میں
محمد ہوں کر کہے - ادو بولے اس تہار بات یوں نہیں
آتی ' منافقی یہاں نہیں سہاتی - وہاں محمد کوں ہی
یو دولیا جدا کہ اے محمد بول کہ سید القوم خادم الفقرا -
پھر کر ادو واپس گئے جدا پچھیں ادو اس گھت کا دروازہ
کھولے ' ملے ' جو کچھ باتاں بولنے کیاں تھیاں اپس میں
اپے بولے - مرتضیٰ جنوں کے کہے میں رسول ہور جدا ' ادو
فرماتے ہیں کہ میں سب سوں جھگڑیا میرا ہات سب کے
اوپر وور ہوا ' جو فقر سوں جھگڑنے گیا تو فقر مجھ پر ور ہوا -
محمد فرمائے ہیں کہ الفقر فخری ' فقر کوں اس تے کیا بڑائی اچھے
گی ہی - یعنی فقر میری بڑائی ہے ' یو بڑائی مجھے خدا تے آئی ہے
یو بڑائی خدا کوں بھائی ہے - غرض کیا محبت باطن کیا محبت
ظاہر ' اسے کاساں میں یکایک کوں ہوسکتا ماہر - وصال ہوا
تو بی کیا عاشق کوں قرار اچھتا ہے ' عاشق آسودہ ہو کر
کیا اپنے تہار اچھتا ہے - اچاٹ ہرگز نہیں جاتا ' تلملات ہرگز
نہیں جاتا - وصال کی خوشی میں انجھو کا جنس آتا ہے ' یو
غم دل میں نے انکھیاں کی بات پانی ہونکل جاتا ہے -
عیش آکر چکایا ' غم انکھیاں کی بات پانی ہو کر نکایا -
خوشی ہور غم ' یو دونو نقیض باہم - یو دونو دعوے دار'
مل کر کیوں رہیں گے ایک تہار - جس کے ہات میں جو
سنپڑیا وو اُسے جالتا ' ایک زور ہوا تو دوسرے کوں دل

کسے یاد آتا - اپنا خاطر کیا تجیلت ' اُسے کا ہے کوں
بھول جانے کی چیات - اپے اس کی قام ، یو ازاد ایسی کیا
خاطر زیاستی کام - یہ خدا سوں یچ معظوظ مشغول ' دونو
عالم کو کیا بوول - یہاں خدا چہ ہے خدائی نہیں ' یہاں
کچھہ خدائی نہوں - یو عاشق خدا چہ کوں سکتا خدا
کئے باج ' خدا تے کچھہ نہیں رہیا اس ماں یو خدا
باج - سب تے بے طمع ' اس کا خاطر ہمیشہ جمع -
بے طلب ہو کچھہ آتا سو لیتا طلب میں خدا کوں بھی
تصدیع نہیں دیتا - بعضے عاشقاں بے پروا ایسے ہیں
کتے ہزار ملسے سوں دئے بھی کچھہ نہیں لیتے - انو نے
اپس کوں دئے ہیں ، ہور خدا چہ کوں لئے ہیں —
خدا چہ انو کوں بس انوکوں بھی ہور کا ہیکا ایں
ہوس - بعضاں کیں زوراں سوں دئے تو ضرور کوں ہدادا
قبول کئے - نہیں تو معشوں کوں چھوڑ کر ہدیدے میں
پڑنا درد سر ہے کس عاشق کوں یو طمع ہلاکوں عاشق
اس کام پر ہے - یہاں کیا کرے کوئی بات حکم حاکم
مرگ مفاجات - کوئی کچھہ کہیا کوئی کچھہ کہیا ' ولے
یو اپس میں اپے رہیا نہ ابتدا کی خبر دھرے نہ انتہا
کوں یاد کرے کتے ہیں کہ بعضے خدا کے یو سرمست
دوستاں خدا پرست دوستاں ایسے ہیں کہ حضرت بوی
انوکوں دیکھنے کا آرزو کریں کے ملاقات کا شوں دھریں کے -
جولکہ کتے ہیں کہ ایک دیس حضرت کہے کہ الہی مجھے تیرے دوستاں

ہزار دیکھ حس کا دوں عاسق تہا اُسے دیکھیا چہ ایہاں ' اس کی صورت کس وضا ھے ' اس کی صورت کس وضا ھے سو دیکھیا چہ نہیں- ایسی عاشقی کوں کیہا ھی کیں معسوں کیسی ھے گر پیکیا چہ نہیں ' عاسق ھوکر معسوق کوں پہچا نیا چہ نہیں - اس کے زر رریںنہ ھور کسو تیہچہ پر گرفتار تہا ' بو حاک ہی اس کا یک اباس تہا ' او ابا سیحہ سوں توں دار نہا ' اس حاکیجہ پر تیرا بیار نہا - برقے سوں دو لایا ' گہنگہت میں دغا کیا ہا - الله الله عاسق معسوق کے دیکہنے کی پے اچہنا ' دو عاشقاں دکہیں ھیں انو بے بات پوچنہا انو کی کئے میں اچہنا - رات دس معسوں کا ذکر کرنا ' اِس حاک میں اس اطا فت سوں دولتا بو ھلتا چلتا سو کوں ھے کر وکر کرنا - حو عاسق اس دھانچ میں کیا گہر ' عجب کیا ھے حو دیکہنا دوی ھوئے میسر - حدا کردم ھے رحیم ھے - حس او گاں کوں عسق بازی کہیلنا آنی ' انو کوں وصال میں بے نا دی کیوں حاتی- انوں کوں کاں کا آرام ' انو کا نچہہ ھور ھے کام ' انو کا حیال حدا چہ کوں ھے فام- انو پر کہلیا ھے فیض کا دروازہ' انو کا عسق دایم تازہ - بروردگار کی نہایت کوں دیکھنے لگے قصد کریں ' تو رسول کہے کہ العہم زدنی تحیراً - یعنی الہی میری حیرت کوں زیاسب گر ' تیری حواسب کر - غرض آزاد عاسق کی ھور بات ھے ' آزاد عاسق کی ھور دھات ھے - آزاد عاسق لااو بالی بے پروا دایم ماتا ' صاحب کار سوں مقصود کا رحانہ

تو کیا عاشق ہو - چار آہ ماریا، چار اوساس بھریا، تو
تو کیا عاشقی کریا - ہرکوئی عاشق کہواتا، ہر کسی عاشق
ہونا بھاتا عاشق کوں معشوق کے گال بال نو بہت دل،
ادھر، انکھہ، خال، ھات، پالوں کمر حال نو بہت دل -
کسوت ساز زر زریلہ پر بہت ہوس، ناز غمزا عشوا سیلے
نو بہت خوش ابیچھ میں ھلک جاتا جاں دیکھتا واں بلک
جاتا ولے جو کوئی اس خاک میں ناز غرور کرتا اس کی
خبر نہیں ہونا اُسے عاشقی کرنا آیا وہ نہیں، ان نے
عشق کی مایا پایا چہ نہیں جو کوئی اس خاک کے بھتر ہے
اس سوں ھیولاوے گا تو عاشق ہوے گا عاشقی خاکی پر
اوے گا خاک سوں ھیولاوے گا، وو کیا خاک پاوے گا یو
خاک جس سوں خوب ھس آتی اُسے سمجیا چہ نہیں خاکیچھ
نو عاشق ہوا اُسے خاکیچھ بھاتی خدا نہ کرے یکادے
آلت کچھہ برا بھلا ہوتا تو توں ڈرتا کی، جس خاک
پر توں عاشق ہوا رھیچھ ہے اُسے بسرتا کی، اگر
تجھے اِیتا ڈر ہے اس کا تو اس سوں عشق بازی کرتا کی
جس کی خاطر ایتا جلتا تھا جس کی خاطر ایتا
تلملتا تھا، اُسے بیگ گور میں سوں لے جاؤ کتا،
ماتی میں ماتی ملاؤ کتا، اُسے سامنے نکو لاؤ
کہا، نرہ یک جانے دہشت آتا، وو موں دیکھنا
نہیں بھاتا پس یہاں سمجھہ کہ آج لگی توں عاشق
ہور کس کا تھا، وو ہور کوئی تھا توں عاشق جس کا تھا

کچھہ کس سوں دھرے ؛ جان اپچھ نہیں واں احتیاج اگر کیا کرے اس کے کئے میں اس کا نفس آیا ' ہوا ہور حرص کوں دل میں تے بھار بھایا نفس پاک ہوا کثافت دور ہوا , حاک اس کا بمعنی نور ہوا - فقیراں تو ہور بھی کچھہ کتے ہیں جدا ' جس شئے کوں آجر بہت منگیا وهیچ اُس کا خدا - غیر پر انو کی نظر یچھ نیں غیر ادو کوں جان تیچھ نیں ' غیر کی انو کوں خبر یچھ نہیں - یوبات نادان کے سننے کی نہیں ' یودریا کم حوصلیاں کے موتی چننے کے نہیں - دانایاں یوبات ' نہیں کرتے ناداناں سنگات, چھپا چھپا بات کرتے سو یوبات - حیف نہیں کہ یوبات نادان کے کان میں پڑے ' پھول کا چمن جاکر خارستاں میں پڑے - اس چمن کی کلی باس مہکا وے گی ' ولے جو کوئی خام ہے جسے رکام * ہے اُسے کیا باس آوے گی - بارے سوں لوہا پگلتا نہیں ' پانی سوں پھتر گلتا نہیں - نادان ہور جاهل اس درگاہ کے مردود ' انوکوں یوبات سمجھنی کیا مقصود ' جیتا انو کوشش کرنے جاتے ' وهاں تے انوکوں مار مار کے بیار بھاتے - نالایقاں کوں وھاں نہیں آن دیتے ' ناقابلاں کوں وھاں نہیں جان دیتے - یو خاصاں کی تھار ' یہاں کیوں آتا بے اعتبار ' ' یہاں تمام راز یہاں تمام اسرار ' هزار هزار پردہ دار ، یہاں نامحرم کوں چاروں طرف تے هوتی مارامار - عشق کا دھات جدا کچھ ہے ، عاسقی کی بات جدا کچھہ ہے - هر ایک کوئی کسی کوں دیکھیا بے آرام هوا تو کیا عاشق هوا' چار لوگاں میں بد نام هوا

---

* (ن) رخام

یوں نہ کہیا کہ اتلایا یہیچھہ یواپار غرقاب دریا اُسے نہیں پار ' هر ایک نہنگ اس دریا میں غلاوری کرتا اپنی مقدار عاسق معشوق کے حسن کی نہایت دیکھنے جاتا ' معشوق کے حسن کوں نہاتیچھ نہیں سو نہایت کیوں پاتا اس تھار حیرانگی آتیچھ ہے ' سر گردانگی آسچھ ہے جو کوئی خدا کی کار خانے میں جاتے ' جو کوئی خدا کا کار خانہ چلاتے جاتے جاتے آخر اس فکر مر اتے - انو کوں یوجھ لایا ہے شوق اپنا اپنا ذوق انو کے سر پر دریا نہاں جیتا مھو ند سے تیتاپاتے ' بہی تھو ند تے تھاریں تھار انو کوں هور ذکر ہے ' کرامات هور اعجاز کی فکر ہے - خلق کا مدعا لینا ہے ، خلق کا سوال جواب دینا ہے خدا سوں هزار گفتگو دھرتے ہیں ' وهیچھ جانتے جو کچھ وو کرتے ہیں رب نے انو کو یوں دیا منصب ؛ آزاد عاشق نو جھوڑ دیا سب دکھنی دهرا -

تھرے کرتب کرنے تے منی چپ ہوئی بدنام
میں میانے تے اٹھہ گئی توں جانے تیرا کام

جو عاشق یوں هوے هیں اختیار ' خدا کا بہی انو پر بہار ' رسول کا بہی انو پر پیار خدا هور رسول جاو کا لاج جلاتے ' سو یو لوگ خدا هور رسول کوں بہاتے ' سو یو لوگ مرفوع القلم ' آزاد ہیں نو وانے غم وهاں خدا جوں تہا وهیچھ ' اُنے میانی مهاں نیچھ - وارد یوں هوئی ہے حدیث بہی الفقر لایحتاج الی الله و الی نفسه - یعنی فقیر نہ اپنے نفس کا محتاج نہ خدا کا ' محتاج محتاج ' کیوں هوئے کہ اُس منی جدا جہ نہیں خدا باج ' اپے هوئے تو احتیاج

واصلی ہور سر گردانی، یو بہت بڑی حیرانی کہ یہاں حضرت
نے فرمائے ہیں دسریاں کوں کیا دک، ما عرفناک حق
معرفتک - یعنی جیوں توں ہے تیوں تجھے نہیں پچھانیا،
جیوں توں ہے تیوں تجھے نہیں جانیا - عرفی عاشق دل
سوختہ گرم کلام، شاعری میں جس کا نام، وو کتا
ہے کہ فرد -

کو کو زدن فاختۂ سرو در آغوش
در جامۂ معشوق مرا گرم طلب کرد

اپے سب نظر اپے سب دل، اپس کوں اپے دیکھا
جائے ولے اپس کوں اپے سمجھنا بہت مشکل - کسی
بزرگ کوں کنے پوچھیا کہ خدا کوں پائے کہئے پائیے،
یعنی خدا ایسا کوئی ہے جیوں سمجھنا ہے تیوں سمجھیا
نہ جائے - خدا کوں نہیں نہایت، اسیچ تے اُسے کتے
ہیں بے نہایت - جو عاشق یہاں آیا و و متحیری کی
پڑیا آیت، خدا کاں ہے کیسا ہے گھریں گھر یو حکایت -
جوں وحھی عاشق عارف واصل، گوہر سخن دریا دل، آزاد
اپستا ہے، کتا ہے بیت —

تمام عشقم و در دل تمام مشتاقی است
تمام دیدم و دیدن نہ دیدہ شد باقی است

جدھاں نے دیو جن پری پنچیا یا، جدھاں تے دنیا
ہوی ہور آدم ہو آیا، دھونڈتیچھ ہر کوئی سب کی
ولے تحقیق جوں ہے تیوں کوئی نہیں پایا - باقی رہیچھ کتے

انکار کرتی ہے تعجب تے سواد مائے عشق بازی، توں تو عاشق
کوں نوازی اے پری توں مجھے سر فراز کری جیو کے لہوے
کا گھاؤ جیوں دوں سوے کا دل، ولے وصال کے خلعر کا زخم
سو سنا بہت مشکل عاشق کے عشق سوں مبتلاہے' دل میں عشق
کا غلغلا ہے اُسے معشوں کا پیار ہوی ایک بلا ہے فرہ
گلے لگ سوتے ہور بے تابی نہیں جاتی ہے یو مشکل
برہ میں تلملیا ہوں تیوں ہلاک ہے وصل میں ای دل
دور کی آگ جیوں تیوں تاایا جائے' نزیک کی آگ کوں کیوں
کرسلبھالیا جائے عاشق کوں بہت تلملتا ہے' عاشق جلس جلس
سوں جلتا ہے لوگاں کتے وصال ' ولے وصال میں بھی عاشق
کوں پوچھنا ہے عاشق کا حال معشوق گود میں ستی ہے
ہورہلاک کرتا فراق سینے سوں سینہ لگیا ہے ہور کم نہیں
ہوتا اشتیاق دیدا دیدار میں کوڑا ہے ہور انکھی میں اچھو
تھلتا' معشوق سیج پر آئی ہے ہور عاشق احیوں تلملتا
معشوق آکر بیٹھی پاس ہنوز آتے اساس پراساس جیوں حقیقت
میں معدوم سیہ مجھہ گیسو دراز' حسینی شاہ باز محرم راز'
جلوکوں ولی اکبرکتے جلو کوں سب ولیاں میں معتبرکتے' جاں تے
خدا کے وصال میں جاتے' وہاں تے یوں فرماتے بیت -

عجبی نیست کہ سرگشتہ بود طالب دوست
عجب این ست کہ من واصل و سرگردانم

یعنی ہر کوئی فراق میں پریشان ہوتا یاں میں وصال
میں پریشان ہوں میں واصل ہور سرگردانی ہوں یو

نہار - حسن ایسی دار' چاند جیسی اچنبا اوتار' بے اختیار
ناری روتی ہے زار زار - بیت —

دو آنکھی حسن کوں دیکھے وو آنکھی سد کوں دنیچہ ہے
یتا تعریف جگ کرتا ادیوں تعریف ہونیچہ ہے

خوش گفتار' وو خوش رفتار وو دیداں کا
سنگھار' جیو کا ادھار' عالم کا مدار' عجب حور
خوبی کا سور' محبوبی کا نور' چھند دوری نالی' لطافت
کے پھول کی ڈالی' نازاں میں کاری، غمزیاں کوں اپنان
ہاری - باتاں جیسیاں نباتاں' پھول کی پھکڑیاں جیسے ہاتاں -
کرنا جیسے دال آفتاب جیسا جمال - کمر دیکھہ شرزا سرم
حضور' اس کی چالی نے کاری ہتی کی چال میں قصور
دیدا شیدا سیدا مں دی' فرش جانو پھول کی بنبی - تن
پھواتیے نرم، طبعیت آگ تے گرم - اس وضا کے محبوب' دھوتیچہ
خوب - دل کی سد نہیں رہی' بدہ نہیں رہی' محبت کری
جوش' دل میں آئی حروش جاگا پر نہیں رہے ہوش - آہ مار
اٹھیا، پکار اٹھیا - عشق کا اثر بہت چڑیا، کا کلوت
سوں دوڑکر دونو پاوں پڑیا - گمرمیں ہات بہایا، چکل
کر گلے لایا - فرد -

اگر عاشق اوپر معشوق کا کچھہ التفات ہووے
محبت کا لذت ہے تو چہ میٹھی تو چہ بات ہووے

کہیا اسے حسن دھن من موھن جگ جیوں، خوبی کے
گلشن' معشوق عاشق پر ایتاہی پیار کرتی ہے، ایتاہی

هے سب أحالا ، افتاب ہوا ہے ہر یک لالا اُس کے رخسار تے شاہاں ستیا ہے ، جانو چاروں طرف آفتاب ہاں ستیا ہے بیت —

دل پھول تے نازک اہے اتنی جفا سو سہا سو کیوں
یوں مبتلا ہو حسن پر ایسی بلا سو سہا سو کیوں

انکھیاں میں تے انجواں کا بلہ پڑتا ، پھول تے جانو شبنم جھڑتا دونو ہوئے دو جھرے ، پانی ہور لہو بھرے — انجھو ڈھلتے ہیں اجلے ہور لال ، خدا کوں معلوم اس بچارے کا حال — دل ہوا عشق تے دانا ، جاں انکھی ہوئی یا قوت ہور الماس کی کھان — دیدہ دیدار کوں ترستے بادل ہوکر موتی برستے — دل کے عشق میں آپس کوں جلائی ، دونو پانوں نری الا بلا لی ، یو حسن نار محبت کی متوالی دل کا سر گود میں اچھالی ، سیلے سوں سیلہ لائی عشق سر چڑیا ، یکایک دل کے موں پر اس کی انکھیاں میں تے انجھو کا بلہ پڑیا — دل نیند میں تے جاگیا ، حیران ہو کر دیکھنے لا گیا۔ جیوں باغ میں تے کلیاں سب پھول کر پھول ہو کرتیاں ، ولیاں گھاریں تھار ، چاروں طرف جھلکتے ہیں جھلکار — جھاڑاں نے سب تازہ کئے ہیں سنگار ، گلے میں پھولاں کے بھائے ہیں ہار بن رت ائے ہیں بار — جناوروں ڈالیاں پر مست مرغولتے ہیں مست ہو سرشار ، پانی کا لویاں میں سب خراب ہوا مگر سایہ ستیا اس کی انکھیاں کا

چکلیا - باغ کوں دیکھتیچ سینا کھلیا، وہاں کے پھولاں
پر بہت بھلیا -- بیت ـــ

بہار نکلیا ہے دند میں تے دل
وصل ہوے گا اتال کیا مشکل

بہت دیساں کی ماندگی چھائی ' اس پھولانچھ پر ٹک
نیند آئی -- دل نیند آتیچھ، وفا نے خوش خبری دی حسن
کی کوں جاتیچھہ، کہ ہوا اب تیرے من کا بھایا '
دل کوں تو خدانے باغ میں لیایا - بہت دیساں کا ہلاک تھا
پھولانچھ پر نیند لگی، احوں بھی نیند یچھ میں ہے اُس
کی نیند نہیں بھگی - جس لگی یوبات آئی ' خوشیاں تے آپس
میں نہیں سمائی ' پاؤں زمیں کوں نہیں لگیا دل کئے باؤ
پر اُڑ کر آئی - فرد -

وقت ہے سوا یتاں کا ہے وقت
برہ نہا تیا وصال کا ہے وقت

دیکھی کہ دل اپنے دل کا یار ' اپنے دل کا آرام اپنے دل کا
ادھار ' جس کے عشق میں اپنا دل گرفتار ' جس دل کی
خاطر دل بے قرار ' صاحب صورت صاحب جمال ' صاحب ہنر
صاحب کمال ' سہ مدرا اس کا صورت ' پھرتیچھ پاک مورت '
سرانے ہات دیا ہے ' پھولاں پر آسائش کیا ہے - آہ ماری
پکاری پھاری ' بہت کی زاری - تمام جھاڑاں کو ہاریاں
تھار ' گویا نور کے شعلے آئے بار - جگمگ رہیا ہے تمام گلشن
پھولاں نہیں یو دیوے ہوئے ہیں روشن - باغ میں پڑیا

اپناں تن میں جالتیاں ' جالی جوبن کا لتیاں بھی
عورتاں مرداں خاطر ستیاں ہوگیاں ہیں ' اگ میں
جلیاں ہیں عورتاں میں بہت شرم ہے ' عورتاں میں
بہت نیم دھرم ہے عورتاں بچاریاں بہت دکھاں ہیں
کوں مرد عورت ہوگی تو عورت خاطر اپے بی
موا ' ایک ہوگی تو دوسری کیا ' دوسری
عورت کا مرد ہوا عورتاں میں ست ہے مرداں میں
کہاں ہے دھرم سو جلیاں کو دکھلاتے اپنی شرم عورتاں
کوں ایک جاگا اپنی شرم دکھلاتے اپنی شرم آتی مرداں
سو جاگا اپنی شرم دکھلاتے الوکوں شرم نہیں ہوتی مرداں
کو سب جاگا شرم آتی رہے عورتاں کی جاگا شرم نہیں آتی،
جو شرم سوں شرم ملتی، تو کیا جانے شرم کاں جاتی۔
مرد کو موم کا دل عورتاں کو فولاد کا دل، موم فولاد سوں
کیا کرنا بہت مشکل ۔ مرداں کی محبت بی ہووتی لاس؛
آتاں دنیا میں کیا رہیا ہے انصاف ۔ بات کئے کیں بات
کتے رہے اپنی بات پر نہیں رہتے ۔ ہارے ونانے دل
کے دل کوں نرم کری محبت میں پھر گرم کری ۔ ناتانچہ
میں ہرت جوڑی ' دل کوں ہات نکو اُس باغ میں لے کر
آکر اُس چشمے پر چھوڑی بیت —

عشق میں بہوت غلیلا ہے کچھ
عورتاں کا مکر بلا ہے کچھ

اس کوے میں تے بہار نکلیا میلا کیا تھا

سوں واز - جو منگتی نہیں وو بہت بھاتی ۔ اس کی
گالی کھانے ہوس آتی ، اس کے پانوں پڑنے جاتی ، اس
کوں اپس کی عاجزی دکھلاتی ، اس کی خاطر آہ بھرتی،
اس کی خاطر اداس ، رات دیس پھرنی اس کے آس پاس۔
اس کی خاطر دیوانی ہونی ، اس کی خاطر سدھ بدھ کھوتی۔
یو بات چاپچہ ہے سب کئیں کہ بھلے کی دنیا نیں۔ منگے سو جلے،
نہیں منگے سو بھلے - مرداں صاحب دردان جو اتنی عقل
دھرتے ، سو کچھ کا کچھ سمجھتے ، کچھ کا کچھ کرتے۔
منگتے سو محنت میں ہلاک بچارے ، نہیں منگتے وو
بہت پیارے - دنیا میں محبت کسی سوں نا لانا ، اس
زمانے کے مرداں کوں کیا پتیا نا - ایک جاگا نظر ہزار
جاگا دل ، کوں عورت ایسے مرد سوں رہے گی مل۔
بات خرافات مرداں کی ذات سو بے وفا ، ایسیاں خاطر
کرتے روئے ہلاک ہوئے اپس کوں عذاباں میں پھانسے تو
کیا نفا ، ایسیاں سوں جیو لائے تو کچھ حاصل نہیں
بغیر جفا - اپنی غرض کوں پھسلانے آتے ، غرض سری
پچھیں بات بدلاتے - عورتاں کوں کتے کم عقل کم
ذات ، عیاری مرداں کی بات - عورت جو مرد پر نظر
کرے تو جیو پر مارتے ، اپے ایکس سوں نا اچہ د سان سوں ہنستے
کھیلتے بہاں اپنے گریباں میں کچھ نہیں بچارتے - بھی
عورتاں کوں شاباش کہنا جو اپنی سرم سوں اپس کوں
سنبھالتیاں ، ایکس درپچھ تپ کہتالیاں ، ایکس خاطر پچھ

عقل میرے سنگیات ہے، اگر آدمی میں عقل اچھے تو
یو بات کیا بڑی بات ہے - ایتاں مجھے یو کام کئے بغیر
آرام نا ہوس، تا یو کام ناہوسی بیت -

سکی ہت کوں انے چپ دے کے بولی
جو کچھہ دل میانے ماندی تھی سو کھولی

دل کاں ہے مجھے بیک دل کوں لیا دکھلا میں دل
کا بھید پاؤں گی، جہاں تو کھے گی واں دل کو لیاؤں گی -
حسن نارنے جگ کے ادھارنے عالم کے مدار نے زلف کو بلاکر
بولی، پیچاں اس کے سب کھولی - کہ دل کوں چاہ ذقن
میں تے بھار کاڑ، ہور گرد اس کے پاواں پر کی اپنے بالاں
سوں جھاڑ - دل کشا ہاتھ میں لیا چھوڑ، پیلاڑ دکوچھہ ہوے
خدا کی اوڑ - زلف بہت ناز سوں، نپٹ انداز سوں،
اونتیتی سرورتی مائیں بال دوڑتی ھائی، اپنی آدھی
لٹ ست دل کوں چاہ ذقن میں تے بھار لیائی - ویسے
میں یکا یک وہاں وفابھی آی، دل سوں اپنا دل ملائی،
دل کوں دلاسا دی دل کوں سمجھائی بیت ا

مہمان ہوئی وفا یویک تل کی
عذر خواہی بہت کری دل کی

کہے بھائی عشق تمام ہے جفا، ہور جفا دیکھے
بغیر نہیں ہوتا نفا - دکھہ کے پچھیں سکھہ - جاں
مشقت وہاں راحت - رنج تو گنج، فراق تو وصال کا
سازیراق - کھارا ہے تو میٹھے کا پایا جاتا سواد، کھارانا

جیو سوں راضی ہوں ' فرما تقصیر نا کر سوں —

وفا کرنے کی خاطر اُس وفا کوں
کہی سب کھول کر اپنی جفا کوں

حسن نار دل کا سنگھار ' جیسے ہردی دانا وہ پرور دگار ' کہی معنوی عقل میں ایک تدبیر آگی ہے ' وو تدبیر مجھے بہت بھائی ہے کہ شہر دیدار میں ایک گلزار ہے اس کی تعریف کیا کروں بوہت خوب آوار ہے ' وو گلزار نہیں دیں دنیا کا سنگار ہے ، جو کوئی عاشق ہے سو اس گلزار کا اُمیدوار ہے اس میں ایک چشمہ ہے آب حیات کے پانی کا ' عاشق کی زندگانی کا اور اس باغ کے وچالے میاں روشن ایک چھجا ہے جیوں آسمان جیوں چندر جنوں اوہاں دیس کیرن ستے تارے ' یہاں عاشقاں حیران سارے اس چھجے پر غمزے کے بادل چھاتے ' ناز کے موتی برساتے - اس چھجے کوں دو کھڑکیاں ہیں کالیاں ' بہت بڑے مول کیاں بہت آلیاں - وو کھڑکیاں جو کوئی کھولے تو داخل ہوئے وصال کی بات بولے اس کھڑکیاں میں تے یار حسن کا دیکھنے جھلکتے دیدار جو کوئی عشق کوں اتنا کیا کمال ' ایسے البتہ اس حال کا ہوا ہے وصال فرہ

لگیا تھا رات دن دل کا ایسی فکر
چھجے پر دل کوں لیانے کا کریں ذکر

توں چھجے چڑی سوں دل کوں اس تھار لیانے سکتی ہے ' اتنی قدرت رکھتی ہے - وفا با صفا نے بولی مہری

دل بہت پکڑ کر آس، کچھ کم ایک ماس، اس چاہ
میں اس نالے اس آہ میں گرفتار تھا، حسن دھن من
موہن جگ جیون کوں بھی یاد کرے کر امیدوار تھا۔

بیت

دل کوے میانے پڑکے حیراں ہے
سو میانے سینے کے حیراں ہے

کہ میرا عشق تو بہت ہے گرم، کدھیں نو دسی اس کا
دل ہوئے گا نرم۔ مجھے دائم یوں نا دسرے گا، یو عشق ہے
آخر کچھ تو کرے گا۔ ایسے میں یوں ہوا خدا کا فرمان
حسن کے تن میں بھی تپچہ تلملنے لگیا پران۔ حسن دھن
من موہن جگ جیون بھی عاشق دسی، عاشق مطلق بھی۔
دل کے دیدار کا غالب ہوا اشتیاق، سینے میں ادلیا فراق۔
بے تابی پیدا ہوئی، اضطرابی پیدا ہوئی، بے آرامی بے
حواسی پیدا ہوئی۔ عشق کوں کیتا سنبھال کر رکھے، آپس
کوں کیتا بے حال کر رکھے۔ عشق تے سینہ ہوا ریش، بارے
کچھ اندیش، عشق کا سر لشکر جو تھا مہر، خورشید چہر،
اس کے ایک بیٹی تھی، بر سحر وفا اس کا نام، حسن
سوں اُسے بہت اُلفت تھا بہت آرام۔ بیت۔

وفا آئی وفا سوں راحت کی
سو دل سوں ملنے خاطر کام کیت کی

حسن دھن من موہن جگ جیون اُسے خلوت میں بلائی،
دل کا قصہ درمیانے لائی۔ وفا تے کہی بہت خوب، اے محبوب،
میں جفا نہیں ہوں میں وفا ہوں، دل سوں دل کوں بہت صفا ہوں۔
میں ایسی نہیں ہوں توں بولے پچھیں تدبیر نا کر سوں،

کھلیا کچھ نہیں کھلیا لسیچ سن کچھ للت پایا - وھاں
تے لگیچھ للت زیاد ' کھول ستے پچھیں کیا سواد - ری
سوں عشق کھالنا ہی عجب سواد ہے ' ہر گوئی عشق
یرں کھیلتا اچھکا اُسے کچھ ناء ہے ھرگئی عاشق چترلد
ہے ھور اوباش ' آلے ھم ڈوری سوں عشق ہے تا ھم
قاش ڈوری سوں شکار کھیلتے کیرن حیر بھگے جوں رات کوں
بلسی کوں مچھیاں لگے تو اس کا ماتا ور اس کی ماتی '
دونو جیو مراتبے تو محبت دس کر اتی رام روش کا
کام ' رھاں جیو ہر تھلا عشق کوں حرام معشوق کی صاحبی
زیر ھوئی معشوق عاجزھ کی کملیر ھوئی ناز کی ستی گئی '
غمزے کی زہر ستی گئی تلا تر سلا آرنا ' عشق کم تریا عشق
کی الالے تھی سور ہے ' عشق کی چالے تھی سور ہے - جو
پیٹ بھرے ، تو بہشت میں تے والا آئے ھوں کوئی کیا کرے
بھوک اچھے تو کالا بھاوے ' بھوک انہوں سر کھا ناکیا کام آوے
بھوک اچھے تو کھانے کا الت بایا جاتا ' بھوکیچھ نہیں سو
کھانے کا للت کیو آنا ہارے ' حسن ھ ناز دونو مل بچارے
دل کوں چاہ ذقن میں آتارے دل عاشق جو کچھ عشوق
کے سوراضی ، عاشق ھی کھیلتا ہے عشق کی بازی ایسا
کوا کس عاشق کو میسر ھوا اس کوے کوں کون سکے سراہ'
جس کوے میں آب حیات کا جھرا فرد ہے

زلیخا ھ گی مگر یو حسن ناری
کہ دل یوسف کوں کووے میں آتاری

کتی ہے کہ بیگی گھر لیگی - کسے کچھہ دینے کوں بیگی بہت خوب ہے، کچھہ آتا اچھے تو کچھہ لینے کوں بیگی بہت خرب ہے - معبوب نار سوں ملنے بیگی کرنا فرض ہے، اپنے یارسوں ملنے بیگی کرنا فرض ہے - نہ کہ ہرایک ٹھار بیگی ہوشیار دو ایسی بگی، یکا دے وقت دغا دے گی - دنیا کا کام حیلے مکر سوں کرتے ہج، یاں بیگی کئے تو کچھہ بکا کچھہ ہرتا ہج - ہر ایک کام کوں خودی خاطر اہانا، پچھیں اس کام پر ہات اہانا - کام نہما اچھو یا بڑا، توں تک تو بیگی اچھہ وہاں کھڑا - جو کام اندیش کر کیا جاتا ہے، اس کام میں دغا نہیں کیاتا ہے - اگرچہ خدا کے ہات ہے جیونا ہور مرنا، ولے جرکچھہ عقل میں درست آتا ہے ووّ تو کرنا - بیت :—

بڑیاں کی راضی سے جو کام ہووے گا
بہت اس کام میں آرام ہوے گا

تو لگن رخسار کے گلزار میں ایک کوا ہے، کچھہ سُنبلے سوں مستفید ہوا ہے - اس کے آس پاس زینت سوں کئے ہیں کام، چاہ ذقن اس کا نام - اس چاہ میں اس ماہ کوں مصلحت پدل بند کرنا، عاشقی بہت بھی فاش نا کرنا کچھہ چھند کرنا - بیت —

عجب چالے بھریاں ہیں عورتاں یو
نہ بچاوں کاں تے سکیاں حکمتاں یو

اگرچہ عشق چھپتا نہیں ولے چتلا چھپا سکے اتنا چھپانا - کچھہ

ہے ھاں ، دیکھتے دیکھتے ساتے ساتے خاطر لیاتے لیاتے فکر
کرتے کرتے رہتے رہتے معلوم ہوتی ہے کام کی ذات اتا اچھ
کام ہو نا ، نہیں تو رونا میانے میاں اٹی ہے تھا ، آدمی
سی یو کیا وضا - رونے تے کچھ کام نہیں ہرتا ہے ، خدا کا
کام خدا بغیر کے قام نہیں ہوتا ہے - یو بے تاب ہو کر
چیکے ململا ہے ، خدا سے کس کا کچھ چلتا ہے - خدا کوں یو
دو باتاں نہیں بھاتیاں ، تو دو باتاں کام نہیں آتیاں -
ایک بیگی دوری ضروری بلدہ وھیچھ جس میں کچھہ
خریبی جس میں کچھہ صبوری - جن نے بیگی کیا اُن نے
گلوایا ، جن نے صبوری کیا ان نے کچھہ پایا - بیگی میں
مقصود گلوایا جاتا ہے ، صبوری میں ہر ایک کام نکل کر آتا
ہے - اگر اسماں تے اک برسے تا ابر ، وہاں بھی کام کرے
کا شکر اور صبر - شکر ہور صبر ہرایک درہ کا دار ہے ،
سکر ہور صبر معلت کے دریا کا آتارو ہے - شکر ہور صبر تے
ہرایک مشکل آساں ہوتا ہے ، شکر ہور صبر کریں ھارے
پر خدا مہر بان ہوتا ہے - جس پر جو کچھ بلا اتی ہے ، شکر
ہور صبر کرنے تے سب جاتی ہے -

القصہ اتاں اس دل کوں ، اس عاشق کامل کوں ، چلد روز
بہت محبت سوں ، بہت مروت سوں ، ایک حکمت سوں ،
ایک جا کا دھریں ، پچھیں آهستہ آهستہ جو کچھ عشق فرماتے
گا تو اُس کی بھی ایک فکر کریں - یہاں بیگی کام نہیں
آتی ، بیگی نے سو بلا لیا تی - دنیا میں رہتے ، سریوں

اچھیں - کہ عقل بہت مفتں ھے مبادا بھی کچھہ دہلا کرے ھماریچہ آدمیاں مئں تے کسے وسہلا کرے - زلف ہو آوے بہانہ بہانے ' عقل بچاری کہاں سکتی ھے جائیے -- عقل عشق سوں ملے تو بھلا ، نہیں توعقل پر آتی بلا - اس مہر نے ، گلچہر نے اِس توُنے اس سحر نے عسق حیتا کچھہ کہیا تھا ، اس کا مطلب دل میں رھیا تھا ' سو اتنا ایک بیگ آکر دعا کر حسن کوں سنا یا ' حاطر نسان کیا سمجھا یا - حسن یوباب سن اندیشہ کری ، مصلحت بر نظر دھری-کہ کام ایسا کرنا حو کچھہ کام ھوئے ' آرام ھوئے - نہیں تو ایسا نہ کرنا حوکام حام ھوئے ، اپے بد نام ھوئے اندیشہ سوں حو کام ھونا ھے سو کام حوب اندیشے سوں حو کام ھوتا ھے سو تمام خوب -وھیچہ نا زدائی ، حس کی عقل اس کی حاطر آ ئی ' اسے بلا ئی - کہی اس کام کا علاج یوچہ ھے اتال ' کہ اس جاگا اپس کوں بہت رکھنا سنبھال - اپس کوں باول نہ کرنا ' اتاول نا کرنا - بہت دھیر اچھنا ' گنبیرا چھنا - مراد کا رشتہ ھات میں آنا سو آتا ھے ، تک صبوری کئے تو کیا حاتا ھے - التعجیل من الشیطان تانی من الرحمن - تعجیل سیطان کا اولا سا ' صبوری رحمان کا حاصا - یوپرت کا کھیلنا ھے پارہ ، حوں * حافظ کتا ھے

صبر تلخ ست و لیکن بر شیریں دارد

دل کوں درھم نکوکر ' غم نکوکر - خدا ھے قادر ' صبوری اول کڑوی لگتی ھے ولے بہت میٹھی ھوتی ھے آحر - بیج تے جھاڑ جھاڑتے ڈالی تے پات ، پات تے پھول پھول تے پھل آتا

* دونوں نسخوں مئں حافظ ھی لکھا ھے - سعدی ھونا چاھئے -

ایسے کاماں تے کیا هات میں آتا بیت

عقل کوں عقل اچھتی تولہ هوتا یوں خراب هر کر
صبوری کو کو کچھہ کرتا نہ کرتا اضطراب هر کز۔

عقل عقل کتے سو اس کی ہو چہ عقل ، اُسے کیا غرض تھا کہ عشق کے کاماں میں کرتا دخل - حسن سوں دعوا لانا ، اپلی عزت اپچھہ گوانا - حسن ہی ایک پادشاہ زادی ہے اسے بھی قدرت هرایک والی ہے - صاحب لشکر ہے صاحب کشور ہے ، صاحب تیغ و خلعر ہے - بادشاهاں اس کی محبت تے دیوانے هو هو کر ستتے هیں رستماں اُس کے آلگے کمر کا لھوا کھول کر سر ستتے هیں - جیتے جیتے کرجانے ، اوتلے سب یاں هار مانے - لیلا ہوا ، سب حسن کے ملیں کھڑا - حسن عاشقاں کا آب حیات زاهداں کا زهر ، حسن خدا کا قہر - اُس کا بول کوئی تھیل سکیا ہے اُسے چھوڑ کوئی عشق کا کھیل کھیل سکیا ہے - معلوم هوتا ہے جو عقل نے عقل گلوا یا تھا ، عقل کوں اس وقت عقل نہیں آیا تھا - بیت —

عقل پاکر عقل نہا گیا سو پھر کیوں هات آتا ہے
عقل یہاں بھی اگر چوکیا عقل پر بات آتا ہے

آخرعشق فرمایا کہ زلف کوں بولو کہ دل کے گلے میں حلقے کا طوق بہا ، تاراں کی زنجیراں سوں جکڑکر عقل جاں کہا اچھیگا وهاں تے پکڑ کرلیا - ناز غمزا ، شیوا ، عشوا ، چھند ، چالا ، الو کوں کہو عقل هوردل کے لگہباں هو اچھیں دیدہ بان هو

خدا کی دینی خدا تے پانا۔ آدمی ہونا ذاتی' تقلید
اصالت کام نہیں آتی۔ سمجھیں ہمارا یہاں دغا کھاتا
خوب سمجھنا کیسے آتا۔ اسیچ ہے کام فرمانے ہارا ہو
ند تام، اُسیچہ تے جیوں منگتے تیوں نہیں ہونا کام
بھاگ انوچہ کے سبر، جنومیں عقل ہور تدبیر ۔۔ بیت

دائی کاں جگ میں ناز ایسی ہے
مہر دائی کی ماں کی جیسی ہے

تیری عقل پر میں واری' کاں ہے دنیا میں تج
جیسی چتر ناری ۔ سرتے پانوں لگ توں گن بھری
بہت دور اندیسے کری۔ حسن ہور نار نار، یو بات آپس
میں بچار، مہر سپہ سالار کوں بلائے، وونچہ اُس
فرمائے ۔۔ بیت ۔۔

مہر صاحب ہوا ہے میانے میاں
مسکل ہوے گا اتال سب آساں

عسق پادساہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کنے اس
مہر کوں اس سحر کوں کہے تھا، عشق کوں سمجا۔ وو جھگڑ
جیوں پڑیا تھا نظر' تیوں اس حسن کے کہے پر، مہر
آفتاب چھر اس کی بات سن عسق لگن گیا' سلام کیا کلام کیا
عقل یوں نہاتی ہور دل یوں سنپڑیا کر کھیا' نصیباں میں
جو کچھ لکھیا تھا سو اپڑیا کر کھیا۔ عشق بہت ہنس
عقل پر' اُس کی اُس نقل پر۔ کہ عقل عجب جاہل ہے
بڑا ناقابل ہے' کہ ہات تے نہیں ہوتا سو کام کرنے جاتا

تک فرق ہے مصحف کی آیت ہوی آئی ہے یہاں رہ نموں ' کل حلب بمالدیہم فرحوں یعنی جو کچھ حس کے ھات میں ایا ' اُن نے اُسیچہ میں حظ پایا یک کا حال یک کوں کوں کھیا ہے ہر کوئی اپلی حاکا ایک سواد پکر رھیا ہے فقیراں کوں فقیری ' پادشاھاں کوں پادشاھی دیا ہے ہر ایک کوں ایک حاس سوں محفوظ کیا ہے - بقول اہل خراساں ' حلوں کوں سب ملک میں دیتے ماں مصرع

کس نگوید کہ دوغ من ترش است

ہر کوئی کتا اپنا کیف بہت مست باتی نوالیچہ میں پڑتا کوکا پیٹیچھ کے اُدھر لوڑتا بڑیاں نے تک ترنا ' ہر ایک کام کئے تو بڑیاں کوں خبر کرنا آخر حوب اچھیلا تو کرو کئیں گے ' واگر برا اچھیا تو جواب ناەسیں چپ رھیں گے اس تھار یوں اتنی سمجہ دھرنا ہے چپ رھنا سو منی منا کرنا ہے ھمیں تو چلیں گے اپنا بھانا ولے ہمی کہا حائے کیا تماداا آنا یو نار دائی حسن دھن من موھن جگ حیوں کوں گلے لائی کہی بلا لیوں گی تیری خاطر سب سر پر اپنے برا ہور بھلا لیوں گی بہت خوب فرمائی خوب تمھے یو عقل آئی یو بات وقتں در سب کسی کوں آئے یو بات شب تے تمھے فرشتے سکلائے توں حسن دھن من موھن دوخوں تیری لائی ہے بھلیاں کوں وقتں در بولیچہ بات ہور عقل اتی ہے اصالت پر سنتے جاتا ' زورل سوں اصالت کدھر تے لما لا ' یو

بیت حسن کچھ اپنے دل منے کند کر
عشق کن بھیجی یو فتح کی خبر

که ھمنا میں ھور عقل میں جیوں نبریا ' جیوں ' نبریا عقل نامردی کی بات نہاٹ گیا سو خبر اپڑاوے ھور عسق کیا کتا سو خبر لیاوے – تا دیکھیں که عسق اس باب کیا فرماتا ' اس کی خاطر میں کیا آتا – بڑیاں کی بڑی عقل ' دھنیاں کی عقل میں ھزار حال - اگر جیتا عقل دھرے بچا ' آخر بھی کچا سو کچا -- حدیث یوں ھے آئی ' که الصبی صبی و لو کان ابن النبی -- یعنی دھنواد سو نہنوا دیچھ اگر نبی کا فرزند ھے ، یو بڑیاں کی پند ھے -- بڑے نیک ھور بد تے واقف ھو رھتے ھیں ' بڑیاں کوں بڑے چپ نیں کہتے ھیں -- انو بہ ، کچھ دیکھوں ھیں بہت کام کئے ' ھیں دنیا کا بھلا برا سب فام کئے ھیں – نھنے کاماں میں ھرگز نه جا سیں ' کوئی دغا دینے آیا تو دغا نا کھا سیں - یودا ھوکر اگر نھنئے سن اچھکر عقل بڑی اچھی تو وو کیا نھنا ' اسے بھی بڑاچھ کہنا - کیا واسطه که بولے ھیں تو نگری بدل ست نه بمال ' بزرگی بعقل است نه بسال - تو نگری دل سوں ھے نه مال سوں ' بزرگی عقل سوں ھے نه سال سوں – اما پختکار آدمی تک اچھتا ھے تجربه کار ' سب حاکا اچھتا ھے خبردار- نھنا ھور عاقل اس کی عقل بھی تو اونچی چڑی ھے ' ولے بات میانے میان تجربے پرآپڑی ھے - ھر کوئی اپنی عقل میں غرق ھے ، ولے تجربے کا

کوئی کسے هت کتا نا پکارتا، جو کوئی حس کے هات
ماہیں آیا و واسے مارتا عقل اس وقت اگر عقل امی کرتی
دیوانگی اگر انگ میں بھرتی تن سب هوتا سں، هات
چلتا هور مارنیچھ کی رهتی دهی - یو اپنا اپنا بحت
هے قیامت کا وقت هے - یو کام کس کی عقل‌میں نہیں
آتا، خدا جانے اس وقت کیا هو جاتا -

القصه حسن دهی سن سوهی کوں انگ دائی تهی، دل
اس کا ان نے پائی تهی - اس کا ناژوں ناز، بہت چتر
چولسار ورساز، حسن سوں دائم هم راز حسن نے دل کے
عشق کی کہی بات مشورت کری اس دائی کے سلگات
که دل میرا دیوانا میں دل کی دیوانی، دیوانے دونو ملیں
بوجھ دونو کی زندگانی وو بهی نے تاب، میں بهی بے
تاب، دونو کوں گهریا هے اضطراب دونو کرں نہیں آتی
خواب - کیا جانے کیا لکھیا همارے دونو کے بات ولے
لوگاں کا میانے میاں بہت هے حساب - ملنا تو لگیا هے
قضا سوں ولے آتاں بیگچھ ملے تو خلق میں دستا ایک
وضا سوں بیت -

حس کی خاطر حستا تپے کا دل
شرم لوگاں کی هوے گیچھ حائل

بارے عشق بادشاه کلے، صاحب سپاه کلے ظل الله
کلے مهر سپه سالار کوں بهیجیں اس اوباش رند عیار
کوں بهیجیں -

چوٹ ، عاشق لوٹ پوٹ - دیکھ پڑیا سوسہا ، حسن حاطر جیو پکڑ کر رہیا - نہیں اس حال سوں جینا کس کا مجال تھا ، محال تھا - حسن دھن من موہن جگ جیون نے بھی دل کوں اس حال دیکھ دل کا یک وضا سوں جیال دیکھ پکاری آہ ، ماری - انکھیاں میں لے انجھواں ڈھالی ، محبت کی آگ سوں سینہ جالی - کہی کن موے نے دل کوں نہر ماریا ، کن موے نے اس غل میں یو دند ساریا - دل کے دل میں الا بلا ای ، کن نے ماریا کر بہت ڈانٹیاں بہت گالیاں دی - عقل کوں چھوڑے دل کوں پکڑلیا ہے ، یو تو بلا میں پڑیا چھ تھا بھی کی اِسی بلا میں بھائیے - میں کدھاں کہی تھی کہ دل کوں یوں ہلاک بے آرام کرو ، میں کدھاں کہی تھی کہ ایسا کام کرو - یو موے نفراں نہیں ڈرتے ، کچھ فرمائیے تو کچھ کرتے - انو کا کیا جاتا ، انو تو کرجاتے ہمنا پر دکھ آتا - بارے حسن پری اوتار استری ، عاقل تھی عقل میں کامل تھی اپس میں اپے اندیسی کہ یو جھگڑے کا کام ہے ، اس غوغامیں کوں کسے پچھانتا کیا کسے وام ہے - نہ وہاں صاحب جانیا جاتا ہے نا نفر ، جسے جدا دیتا اُسے قدرت سوں کچھ ہوتا ظفر - فرد —

جھگڑے میں صاحب ہور نفر کاں ہے
کس کی کس کے اوپر نظر کاں ہے

یو اپنا ہور پرایا جانئے کی جاگا نہیں ہے ، یو آشنا ہور بیگانہ پچھانئے کی جاگا نہیں ہے — نہ دوست جانیا جاتا نہ دشمن ، مارا مار ہوتی چارو کدھں

کیا دل کے دیوے کی باتی ' اس دعوی پر باو کام نہیں کرتی اس دعوی کی جوت کدھوں لگیں جاتی — حوں فارسی میں بی یوں کہا ہے بیت —

اگر گیتی سرا سر باد گیرد
چراغ مقبلاں ھر گز نمیرد

ناز بارے کو قدرت کہاں یہاں الے ' پالی میں کی آگ بھلی کیا جائے — مرگ نہیں ہے عشق سوں جیو تہارے کوں ' کرن ماریا ھے ' پارے کوں — پارا کئیں مر تا ہے ' موا تو جیو لے تے بہت کام کر تا ہے — عاشق کا وجود کیمیا ھے اکسیر ھے عاشق کے وجود میں جلس جلس کی تاثیر ہے — عشق کی آگ میں جلیا سو وجود ' یار خاطر تلملیا سو وجود — کامل وجود واصل وجود ' صاحب حال وجود صاحب اقبال وجود جس وجود میں خدا سلبو گیا ' جس وجود میں خدا کیر گیا ' جس وجود کوں کعبہ کہیا جاوے ' جس وجود میں خدا کوں دیکھلے خلق آوے ' جس وجود میں خدا کیا ہے ظہور ' جس وجود میں سات آسماں سات زمیں کا نور — بارے کہا ھوں تجھہ ادھر ' جو بات کہا تھا سو آگی بات بھی پھر — دل کوں حسن کے جھگڑے میں لگیا تھر ' دل ھوا زخمی اسیر فقیر بے تدبیر — ادھر درد کرتے زخم ادھر باپ کی پریشانگی کا غم ' بہت ھوا درہم حیران ھوا مسلم — معشوں کے جھگڑے کی

جر نصیباں میں تھا سو و انپڑیا
بیب عقل نہا تیا فقیر دل سنپڑیا

دل عاشق کہوا تا ، ہو ساں سوں زخماں کھا تا - معسوق کے زخم ، عاشق کوں بہ از مرہم - عاشقی حیران ہونے کی خاطر کرتے ہیں ، عاشقی پریشان ہونے کی خاطر کرتے ہیں - تپنے ترسنے خاطر کرتے ہیں ، عاشقی انکھیاں سیں تے انجھواں برسنے خاطر کرتے ہیں - فارسی میں یک کوں کنے پوچھیا کہ عشق کیا ہے کچھہ مُرد م ، ان نے کہیا سوختم سوختم سوختم - عاسقی حیرانگی کوں میا نے میاں لیاتا ہے ، پریسانگی کا لدت پاتا ہے - عاشق ہے تو عاشقیب پچھان ، ہزار جمعیب اس عسق کی یک پریشانی پر قربان - اگر عشق کی لدت کسے یاد ہے ، تو ایک ساعب کے رونے میں عالم عالم کا سواد ہے - کس آرام میں اس بے تابی کا راحب ہے ، کس آسودگی میں اس محنت کا فراغت ہے - تپنا ترسنا اگیا سو اد ، تو نانوں پکڑیا مجنوں تو تھانوں پکڑیا فرہاد - یو آگ دل میں رکھے تو بہاتی ، اس آگ پر چلنے ہوس آتی - یو محنب راحب بھری ہے ، اس غم میں خوشی دھری ہے - یو زہر ہے ولے آب حیات کا کام کرتا ہے ، یو تو کڑوا ہے ولے متہائی پر لاب دھرتا ہے - عاشق عسق کے زور سوں جیا ہے ، تو یو محنب سوسنا تو عاشقی قبول کیا ہے - جن عاشق عشق کی آگ سوں ، اس بجاگ سوں ، روشن

غائب ہوا - بیت -

عقل نے عقل سوں کیا نہیں کام
لشکر اپنا کیا خراب تمام

کوئی کتا شہر بدن کوں گیا بہر ' کوئی کتا بادیلیھہ میں تڑپا کر - کوئی کتا جھگڑ یچہ میں سارے گیا ' کوئی کتا بات میں کس کے ہات اتارے گیا - کونچے کونسے دو حکایتاں ہزاد حلے ہزار باتاں - طالع عقل کا کم ہوا عقل کا کام بہ سم ہوا - دل کے تختاں میں بی لکیا تہا سو الپڑیا ' دل بی حسن کے ہات میں سلٹوتا - آخر حسن کا قسم ہوا حدوں ملکتی تہی کتے ہوا قسم کا باجا بجنے لگیا ' حسن کا بازار کھکھلنے لگیا - حسن دہی س موھن جگ حموں پری خدا کی درگاہ ہزارہزار شکرکری - شکر کر غم کری دل درتے بسرائی' اپنی زلف کوں فرمائی - کہ عقل نچھیں دوڑ بہک ' ناسنگ دیکھہ تاریک - اپنے تاراں سوں دھوئے کی دھاراں سوں' اس کے سرداراں سوں اس کے یاراں سوں اس کے خدمت گاراں سوں اسے حکڑ لیا پکڑ لیا - اپسے بہت دلوایا اتاں کہوں گلوایا - لاتاں کر اتے ' ہور یوں لتاں کھاتے - یوں لات مار کر یو کیا کیا لوگ ہلسائی نہاں حالی لاج نہیں آگی ذرہ -

عقل غافل ہو بہوت پچتایا
وہم بولیا سو تب اگے آیا

عقل جو کسی کے پاتوں لاگ کر جاوے ' تو ہماری زلف کدھر تے کیچھہ کر لیاے -

گیان دھرے ' قضا کوں کیا کرے - قضا کوں کیوں سنبالے '
قضا کوں کیوں ٹالے - مصحف میں یوں دئیے ھیں خبر '
اذا جاء القضا عمی البصر - یعنی جو آتا ھے قضا ' توانکھیاں کوں
اندھاری آکر انکھیا ھوتیاں ایک وضا - عقل دل کوں گھوڑے
پرتے پڑیا دیکھیا ' کام مشکل کھڑ یا دیکھیا - عقل کھا ڈرا
ھوا عقل کا سینا پھاٹیا ' عقل کا لشکر سب ڈیاٹیا - کیا نھنا
کیا بڑا ' ایک جنا نہیں رھیا کھڑا - بیت -

عشق سلطان عشق سرور ھے
عشق دایم عقل اوپر ور ھے

عقل کئی جنگلے جنگل ' عقل کوں وقت آیا کھل -
عقل داواں ڈول ' کسے یو قصہ کھے کھول - قضا یوں کھڑیا '
عقل پر آسمان ٹوٹ پڑیا - بادشاھاں کوں لشکر خوب
رکھنا کتے سو اس خاطر ' جواناں دلاور خوب رکھنا کتے سو اس
خاطر - کہ ایسے وقت پر کام آویں ' پادشاھاں کی عزت
رکھیں ' پادشاھاں کوں بچاویں - اول کے پادشاھاں خوب
جواناں رکھتے تھے ' سو کچھ جاں کر رکھتے تھے - اپنی عزت
اپنی شرم اپنا نیم دھرم پچھاں کر رکھتے تھے - جو پادشاہ
اول تے یوگت نہیں پایا ' اُن نے آخر یونچہ دغا کھایا - عقل
کوں ایتاں عقل آئی پچتانے لگیا ' سر کوٹ اپنا موں میں ماٹی
بھانے لگیا - اول تے نہیں رکھیا اپنا قاعدہ ' ایتاں پچتاوے
تو کیا فائدا - سب چھوڑ کر ھوا بہت بے تدبیر ' یوں تھی
تقدیر - بارے یو عقل تائب ھوا خدا جانے کدھر

کا تھارنی تہار اس شہباز کوں اھی ' اس تعرا لناز کوں
بھی ' حس اس مہر سعہ سالار کلے اس هتّڈلے سردار کلے '
اس خوں خوار کلے مددہ کوں جا کہی بیگ فتح کرآ کہی '
سرح رو ھوکر ھملا تُوں دکھلا کہی - بیت —

خداعزب رکھیں جس وقت صاحب کم فرما ئیے
نفر کا لعت ھوے ثابت تو ھمت غیب تے آئیے

یو صاحب حمال ' بوصاحب اقبال ' یوھلال کماں دار ' غصب
ناک قہری قہار مہر سعہ سالار سوں ' صاحب تروار سوں '
مل کر یک دل کر بہت قرار کئے ' بہت اختیار کئے بات
کر خاطر نشاں کیا هات میں تیر کمان لیا - عشق کا
لشکر بہت ورزور هوا لشکر میں سب شور هوا لے غمزے
لے عشوے لے نازاں ملے لے اوباشاں لے هفاباراں ملے
کام کچھ هوا ' لشکر سب ھتھ هوا شعاعت کا شراب سرچڑیا '
هلال کماں دار بسم‌الله کر الله‌الله کر عقل کے لشکر میں
جا پڑیا چاروں طرف تے اُس پر مار پڑی معلس عصب کھڑی
هلال عاشقاں کا کال دل گھٹ کیا تقوا لعت کیا هوا خدا
کا لوڑیا ولے اپلی همت نہیں چھوڑیا مردانا تھا دانا
تھا توانا تھا ' عقل کوں جا کر هٹ کیا هلکار یا ہاں کے
حھل تے اپلی قوت کے دل تے نا دیکھ سک کر اس غلغال
میں ' اس قیل وقال میں نکا یک دل میانے میاں آیا '
سو للحاں کرا لاچتی دل کوں تیر ماریا ' دل کوں گھوڑے پر تے
اُتا ریا حوکراہیگ نہیں بھگیا کسی مارنے گیا سو کسے لگیا - میتا کوڈ

ہم نیں، اس کا کچھہ غم نیں - ولے جھگڑا اذال عقل سوں آپڑیا ہے، قصہ مسکل کھڑیا ہے - حسن دھن مں موہن جگ جیوں کی بات حسن کی ہمزاد سں سب حاطر لیا بچاری، کہی جدا ہے تو لکو عقل کیا اچھے بچاری - مہر جو عسق کا سر لشکر تھا، سب پرور تھا - حسن کے ہمزاد حسن نے بوی اپنا ناز، اپنا غمزا اپنا شیوا اپنا چالا اپنا چھند دند سب اس کی مدد گاری کوں بھیجی، اس کی یاری کوں بھیجی، مس دی، ہمت دی - مردانا اچھہ کہی، توانا اچھہ کہی، دانااچھہ کہی - اپنی عزت کی شمع پر پروانا اچھہ کہی - بیت —

ناز غمزے تمام بہار رچے

دل کے تئیں دھار تہار رچے

ہور حسن کنے بھی ایک حاجب تھا عاقل کاری، جوب کستا تھا کماں داری - بے حطا تیر مارے، ایک تیر سوں ہدف اُتارے - اڑتا جناور تو اس کے آنگے جاتا کہاں چلتا سو جناور تو اس کے آنگے آتا کہاں - کہاں داری کا دیوا اس کے گھر جگیا ہے، جیاں سوں تیر ماریا سو تیر لگیا ہے - وو تیر اگر تو نگر کوں مارے تو پیلاڑ جاوے نکل، اس کا تیر عاشقاں کا اجل - بال سوں باریک اس کا تیر، پولاد کوں ستے گا چیر - یہاں حیراں ہم بادشاہ ہم فقیر، سب عاجز کس کی نہیں چلتی تدبیر - جو عاسق سامنے آیا، بےحطا یک آدھا تیر کھایا - نانوں اس کا ہلال کماں دار، دھاک اس

اشارت تے اس بشارت تے بہت خوش حال ہوئی، جیوں پھول
پھولے لال گلال ہوئی خال فرالعال اس عنبر کے دانے کوں آگ
پر جلایا اس حسن کے ہمزاد کوں حاضر کر حسن کے حضور
لیایا حسن دیکھ ہوئی حیران یکایک یو کدھر تے پیدا ہوئی
یہاں پریاں میں تے اگی پری تو بھی بہت تواضع کری بہت
تعظیم کری - وو ناز ہور غمزے کی گھڑیاں ایک
کوں ایک دیکھ در فرہلس پڑیاں بارے بعد از ملاقات
ہات میں لی ہات دو لو سکی، چکل چکل گلے لگی - بیت —

دو بچھڑے دو عزیزاں آ لے ہیں
دو غنچے دو لو پھول ہو کر کھلے ہیں

ماضی مستقبل حال ایک کا ایک پوچھے احوال -
ایک رات باب میں بات عقل ہور دل کے لشکر کا
قصا کاری اپنے راز کا پردہ پھاڑی کا لتے کا زخم کیاؤ
درد کہی اپنے ہمدرد پاس درد کہی کہ ہملا ہور دل
میں عاشقی ہور معشوقی کی نسبت درمیاں ہے، دو تی
ہیں ولے دو تی کوں ایک جان ہے - دوہرہ —

جے میں کہی سوان کہا پریت ہے اس ٹھاٹ
دو من کا ایک من بھیا اب دو کی ایکہی بات

دل باپ کے ملاحظے سوں چپ جھگڑے میں آتا ہے
نہیں تو یو جھگڑا اُسے کہاں بھاتا ہے وو عاشق صاحب
صورت صاحب محبت، اُسے جھگڑے سوں کیا نسبت بات
عجب ہے، اُس کے جھگڑنے کوں ایک سبب ہے یہاں کچھ

کوہ قاف میں - درد خراساں میں، داروھندوستاں میں - وو دارو کو آنا، کو اُس کا درد جانا - اگر دارو کر نہا ھارے کوں یو ھے فام، دارو آے لگی درد مند کا کام تمام - شاباش تجہ سوں مسورت کری ساری رات، توں مجہ سوں بولیا آخر ایسی بات - میں تو تجھے عاقل کر جانی تھی، تجہ میں کچھہ عقل ھے کر پچھانی تھی - خیال نے کہیا، عالم کے کال نے کہیا، جگ جنجال نے کہیا، حسن کے نمک حلال نے کہیا - فرد -

ناز میں اپنے مست محبوباں
ناز پر ناز کرتے ھیں خوباں

توں حسن ھے تجھہ میں نازکیاں باتاں بہت ھیں، تجھہ میں غمزے کہاں حکایتاں بہت ھیں - ھرایک بول تیرا ناز ھور غمزے سوں آتا ھے، ناز ھور غمزا تجھے بہت بھاتا ھے سہاتا ھے - فرد -

عاقل جو کہتا بات وو اس بات میں مانا ھے کچھہ
غافل نہ ھو اندیش دیکھہ اس تھار پہ پانا ھے کچھہ

کچھہ میں بات کے پچھیں بھی غم کرنا ھے، کچھہ سمجھنا ھے پانا ھے دل کوں بے غم کرنا ھے - کیا واسطے کہ میرے پاس ایک عنبر کا دانا ھے، بہت پرانا ھے - جس وقت کہ میں آگ پر رکھوں گا اُس عنبر کے دانے کوں، تو کیتی بار ھے تیرے ھمزاد کوں تیرے پاس لیانے کوں - گھڑی میں آئے گی پوں واری کہ وو ھے، پریاں میں کی رھنہار ری - حسن دھن من موھن جگ جیوں یو بات سن نیت فارغ بال ھوئی، اس

دو دیوے دونو مالک جھمکاوے دو پریاں دو حور دو چاند دو سور دو حسن کیاں بھریاں دو حسن کے ناز ' دونو صاحب صورت دونو صاحب ناز دو گلزار ، دو بادشاہ خوں خوار دونو صاحب سپاہ دونو کوں خوبی بخشیا ہے اللہ دو سرو دو شمشاد جلو کا قدقامت دیکھ جتا آوے یاد دو سکھیاں دو نو بھی دو عالم کیاں انکھیاں دو نو دوبہشت ' دونو دوعالم کی اس کی کشت یو دو معشوق دو نادر ناریاں عاشقاں کے دل کی مراد بخشن ہاریاں جیو کیاں پیاریاں ' سب گی منی ساریاں جو کوئی انوسوں جیولاوے وو ہرگز نا مرے ' دونو دو آب حیات کے جھرے جل ایسی من موہن ہوئی یار ' وہاں خضر ہونا کہتی بار تھیں دونو بھی دو آفتاب ' اس شرح کوں نی ہور ایک ہونا کتاب اگر توں ہور وو دونو مل کر آتے ہیں ' تو البتہ اس عقل پر ظفر پاتے ہیں دل سوں تو یاری ہے ' دل کا جھگڑا ستاری ہے باب ہے کر دل عقل کے پاس ہے ' ولے اُسے بہوت تیریچھ آس ہے دل حسن کے غلام کا ہے غلام ' اُسے لڑنے جھگڑنے سوں کیا کام اِدھر بائیں اُدھر کوا ہے اُس بچارے کوں بھی بہت مشکل ہوا ہے وو عاشق ہے اہل ہے اس کا کام سہل ہے حسن دھنی من موہن حک جنوں نے بولی کہ کیا فایدہ وو گلگوں بھی نے بولی کہ کیا فایدہ جھگڑے کوں آکھڑے ہیں حسن ہور دل وو مدد آگے لگ بہت مشکل اتاں ہمیں جھگڑے کی لاب میں ' وو ہوراہ ہماری

کوں دے سکتا جواب - ہتیلی ہت پیری ' دکچھہ کہی سوکری -
خوش شکل قبول صورت ' مں ہر مورت ' روپ
بھوتیچھہ آلا ' جاں بیٹھے وہاں پڑے اُجالا - ہنسے تو پھول
جھڑے ' بولے تو نبات بور موتی پڑے - جو کوئی دیکھے
سو بے تاب ہوئے ' جاگنا اسے خواب ہوئے - بیت —

برائے خریش تے دیکھیا دکھاوے
عزیز ہوے سو وقت پر کام آوے

و و یہاں آئے تو بہت بہلا ہے ، و و آدمی نہیں یک بلا ہے -
و و دھں تک بہار نکلے تو دس ' خدا دیاہے اُسے حس - ولے اُن نے
ایسی جاگہ پر کری ہے گہر ' کہ ہر گز نہیں پڑتا کسی
کے نظر - وہاں جاں کوئی کسے دسے نا ، اُس کا
نساں کوئی کسے دسے نا - اس کا ناؤں بہی حسنیچ ہے
اُسے بہی حسنیچ کہتے ہیں ، جتنے عشاں دنیا میں
رہتے ہیں - فرد —

کہول کر کیا کہوں کہ کیسی ہے
حس کی بھاں حس جیسی ہے

ووبہی لے ناراں لے جھنڈاں لے غمزے لے عشوے لے
کچھہ دھرتی ہے ، عاشقاں پر ظلم کرتی ہے - تیرے یہاں
اتنا جو قوت دھرے تو کیا عجب ' عاشقاں پریوں ظلم کرے
تو کیا عجب - نج میں کیا عسوا تھوڑا ہے ' وو بہی تیرا چہ
جوڑا ہے - ایک کوں چھپانا ' ایک کوں دکھلانا ، نادر
ہیں تہیں دنیا میں دونو یھاناں - تہیں دو پھول دو تارے

قضائے آسمانی، بلائے ناگہانی - فتح شکست خدا کے ہات
یہاں نہ کئی جائے بڑی بات - حیران ہوئے الدیوان
ہوئے - آخر وو بی بڑی بری اپس میں اپے کچھ فکر کرکے
ہمت پر دل دھری - بیت —

ہر ایک کام اول اختیار کر کرنا
جو کام کرے اسے تک بچار کر کرنا

اپنے خال کوں عالم کے کال کوں جگ کے جلجال کوں بس
نیک خواہ نمک پر حلال کوں بلائی اس سوں مشورت
لائی فره —

وو من ہر دل ربا اوتار مورت
سو اس کالی بلا سوں کی مشورت

ان خال نے بولیا ' عالم کے کال نے بولیا جگ کے
جلجال نے بولیا ' حسن کا نمک حلال نے بولیا کہ
اے حسن دھن من موہن جگ جیوں کہ تجہے کوہ قاف
کی پریاں میں ایک ہم زاد ہے ' تجہ تے ہمیشہ اس
کا دل شاد ہے عالم اسے دیکھن کوں آرزو مانگے '
سرمست آزاد ہے - بہوت دلاور بہت زور آور کسی تے
نہ ڈرے ' جاں جاوے وہاں فتح کرے دیتا کوئی
شجاعت میں پلوانا ، اس کے سوں پر کون آتا حکوئی
میدان میں وہ ہوکر نکلتا ' اس کے الجھیچ تے کلتا
جیسے مرد ہیں مردانے اندازہ نہیں اس کے انگے ہات
واہانے ' تکتوا کو کھڑے رہنے کسے تاب ' سامنے اگر

انگے ہتیاں ہارے ' اس جنگل کے کولیاں نے شرزیاں کوں مارے - ندی ہور والی دو وسیے نیے مست ' وسیاں کا لسکریاں کیتایا سکست - میں دیی یہاں تاب جیوتے جیاتر تا ہوں ' ہمت کیا ہوں رن کیتام گاڑیا ہوں - کوے مدن پر کر رسری کاتنا نہیں پیتا ' عاسق کوں نیاتنا نہیں پیبتا - دل تو ہمت دھرتا ' دیکہیں اتاں حدا کیا کرتا - (آمنت باللہ توکلت علی اللہ حوں فارسی میں کتا ہے استاد کہ " ردیم بر سر رندان شرابخود داداداد " - بارے ووسواس جو دل کیےآئی تیی ' دلسوں دل لاتی تیی - اُن نے حوب دوچار حملے کری ' بہت تے ہمت دیری ، ہمت دھری - ہمت برائی ، فوجاں اچائی - عسق کے لسکر کوں حیراں کری ، پریساں کری سرگرداں کری - فرد —

لیوے نازاں کے ہاتاں میں ہیں دل نامل جھگڑتا کیوں
کہ عقل ہور عسق کا جیگڑا یکا یک یوں نبڑتا کیوں

جوتے دیس دیی یو جیگڑا آفتی نبڑیا نہینچ تھا ' یوغوغا و ہنگامہ تیا - اپس میں اپے لڑتے تھے ، جھگڑتے دیے - نہیو نہاتتے ' نہ و ونہاتتے ، ایک کوں ایک تراتے ایک کوں ایک داتتے - آناآت تھا ، کاتاکات تھا - تاواں تول سب سہر تھا ، یوکچہہ حدا کا قہر تھا - حسن دھن من موہن جگ جیوں لسکر تے ایسی حبر پائی ' بہت جیفی کھائی ، دل پر سکست لیائی - کہ آحر حوشی ہے یاغم ، اس جھگڑے کا کیا عالم -- یوجھگڑا کیوں آحرنبڑتا ہے ، کس پرکیا وقت پڑتا ہے --

کوں کبھی لکو تر۔ تو ہاؤ کاں لگتے اسے کس کے زخم،
زخم کا اُسے کیا غم ۔ اگر بارہ ہزار جلے ماریں گے
تو بھی مارامار بچھ ھاریں گے ہوہاو بارا اس سوں کس کا
کیا چارا ۔ آڑے وقت دل کوں سدہ آتی بارے سلہیا ای،
یاری کوں قرار رکھی دل اپنا تک ٹھار رکھی معبت کوں
والی اپنے آشنا نے تولی کام ھوا ھے مشکل انتل ھمت چھوڑ نے
میں کیا حاصل مارنا یا مرنا اپنا ناتوں کرنا لھاتے تو کیا آوے کا
لھاتے تو کیا ہا لجلے داوے کا بحتاں میں لکیا لکھیا سو کیا
جاوے کا یاناتے تو دنیا کوں بھی بہاوے کا جمو اون کیتا
تر نا تو مردی کا وقت ھے کچھہ تو بھی کرنا جمو گیا
تو کیا ولے شرم ناجانا نہ کہ جمو ھور شرم دونو گلوانا یوں
ھوا تو مرداں میں مرد کموں کہوانا ھور لوکاں میں بھی گیا
ٹوں دکھلانا یو حضرت کی حدیث ھے س (من مات العرب
لقلنسات شہیدٌ قدقتل ملمعرة فہوشہید) یعنی جوکوئی اپنی
عرب خاطر ماریا گیا سوشہید ھے جوکوئی اپنی عزت خاطر
آثار یا گیا سو شہید ھے دل کہیا خوب کہی اے سر باس
راسک راس اس وقت مجھے بھر پچھہ ھے آس میں بھی دل
ھوں بڑا ھوں ' قائم ھو کر کھڑا ھوں کیا کروں عشق ھور
حسن کا لشکر قوی ھے تو عشق کا گھوارا لمس باکاں کی
گوئی ھے یہاں باکاں ھی نہاڑیں گے ھتاں میں نے گُد جھاڑیں
گے یہاں جموتے اتھنا ' اپنا لہو اپے گھٹنا یہاں رندکوں رن
کا قصا ھے ' یاں داگ اور ھرن کا قصد ھے ۔ یہاں چھتی کیے

دل نے کیا ھے کام یو اس عقل پر کیا دول ھے
دل کی اُدھر تے عقل بی حیراں تاواں تول ھے

عقل یو فوحاں، یو قہر کے دریا کی موحاں دیکھ اپنی جا گا تے ھلیا، نا ھلیا، ھمبب نے آپس میں آپے گلیا۔ فرد ..

یو واقع عقل کوں آیا، سو اس دل کی اولادیاں تے
بلا ما باپ پر آتی ھے فرزنداں کی چالیاں تے

ناحاں کر کہاں کر ایسے کام میں پڑیا، اپے اپنی عقل موں اپے اس دام میں پڑیا۔ عشق کا مایا نہیں پایا، ایسی عقل تے یہاں دغا کھایا۔ فتنہ جاگیا، جھگڑا لا گیا۔ بارے او ایک دیس غمزا آکر عقل کے موں پر چڑیا، خوب دو دو ھات لڑیا، عقل کوں سنبھالنے مشکل پڑیا۔ دوسرے دیس قامت نے استقامت کیا، عقل کے لشکر میں قیامت کیا۔ تسرے دیس رات کوں زلف جاکر سب جوں پڑی، کوتی نہی سو ھوئی لڑی۔ بھوتاں کو پنہچی، بھوتاں کوں تہنچی۔ تہار تہار ھیری، دھواں ھو کر گھیری ناگ ھوکر چاروں طرف لڑی، بہت قائم ھوکر کھڑی۔ فرد

جو غمزا آئے لڑنے کوں عقل اس تھار کیا کرنا
اُنھے کا ھات کیوں اس تھار یہاں تروار کیا کرنا

ویسے میں خوش بوئی کی باس کہ دل کوں حلا لہاری تھی، دل کوں بہوت پیاری تھی، دل میں ھور اُس میں یاری تھی، غم خواری تھی۔ وو ھوئی دل کے اُدھر، دل

انوکا نا نوں سلتنا سو تر تا الو سو ں کوں لڑ نے کوں
ہموا کر تا یو نام کے وزیر بہت بڑے کا ماں کے
وزیر ہور مشرق کے ادھر کا جیتا لشکر ہے ہا قی وزیر
سردار جیتا نفر ہے کار گر ہے یو سب یک بار شہر
دیدار کے اندر لے ہا ، بارے عقل ہور دل کے لشکر سوں
تک جھگڑا ہوا اس لشکر کوں بے جان کر ، بھاگ یکساں
کر ، دانا دان کر ، پریشان سر گرداں کر کہ دوسرا ایسے
کام تے ترے ، دوسری بار بھی کوئی ایسی چالی نہ کرے

عشق لشکر رواں کیا ست کا
وقت ایا ہے اب قیا مت کا

مرد بے ہمت نا اچھنا ، ہمت دھر نا ، دشمن کوں اپس
پر دلیرنا کرنا ۔ جاں ادب سب ولی حتلنا قاعدا آتنا نا یتا ۔
بے ادب بے تمیز ادب دار سب کوں عزیز مہر
سپہ سالار نے مرد کار زار نے ، جوں عشق پا د شاہ
عالم پناہ ، ظل اللہ ، صاحب سپاہ نے فرما یا تھا ، جیوں
عشق کی خا طر میں آنا تھا ، تیوں سب لشکر جمع کیا ،
سب نر جمع کیا ، ایک نے ایک خوب تر جمع کیا ۔ چاروں
طرف صف باندہ ، جیوں پولاد کی کانہ ، بسم اللہ کر ہمت
دھر عقل ہور دل کے لشکر پر چلیا ، جا نو کوہ قا ت کا
ڈونگر ہلیا ۔

تو عشق کا مانا پانا ۔ عقل کوں اتنی کاں ہے زیادہ سری ۔
جو عشق سوں کرے برابری ۔ عشق سوں دوب کرتی عقل
ہوی دیوانی ، ہتیاں ایما ریاں سوں تانتی نکری کتنی مچھے
کیتا پانی ۔ عقل عشق سوں لڑنے آیا ہے ، سوں عقل گم
کیا ہے ، قطرے نے دریاسوں ہم کیا ہے ۔ ذرہ آفتاب
سوں کیا کرے گا ، آس آپ سوں کیا کرے گا ۔ چیونٹی
کا سلیمان سوں کیا چلے گا ، زمین کا آسمان سوں کیا
چلے گا ۔ فرد —

دوڑیا ہے دل پر عقل کے بادل ہو لشکر عشق کا
کس کس کوں جاکر مارنا سیا جاے دمحر عشق کا

بارے سہر نام ، حرش نام ، سحریں کلام ، سعادت میں
تمام ، بدر بے جگر ، ہمیشہ مستعد اپنے کام پر ، عشق
کا یک سپہ سالار تھا ، اپنے تیار بہت هشیار تھا ، سب
لشکر تے خبردار تھا ، اسے فرمایا کہ جفا ، مشقت ، درد ، محنت ، غم
الم ، قلاشی ، زاری ، بے نوائی ، بدنامی ، رسوائی ، فراق
اشتیاق ، زاری ، خوں خواری ، دشواری ، افغاں ، زردی ، آہ
نالا ، مبتلائی ، حسرت ، سوزش ، تپش ، سودائی ، استغنائی ،
بیداری ، بےقراری ، بےتابی ، اضطراب ، بلا ، رنج ، عتاب ، آزار ،
عذاب ، حیرانگی ، پریشانگی ، سرگردانگی ، دیوانگی یو وزیر
بڑے بڑے ، سب حاضر کھڑے ، انو کے جی کی بات لے ،
انو کا دل ہاتھ لے ، انوکوں اپنے سنگہات لے ۔ جاں ایسے
اچھیں وزیراں ، وہاں کسکاں کیا چلیگیاں تدبیراں ۔ جو کوئی

عشق هے تجھ سوں عقل کیا کرتا ، بولے عقل مکری
هے اُس کے مکرتے بہت ڈرتا تون مست رو ہشیار دغا
دیتے کتتی بار جیتا کوئی قوت دھرے کا ، دغے کوں
کیا کرے کا جاں زور سوں کام هات نہیں اتا دشمن
وهاں دوستی لاتا خلاتے نہیں ڈرتا دشمن دوستی سوں
اپنا کام کرتا سلجھیہ هو جائے اگر سلجھیہ ہلکارے ، دغے
سوں جهتی هتی کوں مارے دغے سوں نکری غالب باگ
پر هوئے ، دغے سوں شرزے پر روبا ور هوئے یوبات سب خاطر
لیانا ، هشیار اپنا دغا نا کیانا اس بات کوں حدیث هے
سن اے عزیزا ، اقتل الموذی قبل الا یذا یعنی کیا حاجت
هے دلھی اگر دلساوتا برای نفس کرے لگیجھ برے کوں مارنا
برے تے خدا کھیا ڈرو برے کي اگلے دیچھ فکر کرو —
عشق بادشاہ ، ظل اللہ صاحب سماہ عالم پناہ یو واقعہ
سنیا غصے تے سردھلیا بیت —

غصہ چڑتا هے عشق کوں اب عقل پر آئي بلا
کیا حال آخر ہوئے کا کموں سوسي کا یو زلزلا

کہیا عقل کوں وجود کیا هے جو ایسا کام کرے ، اپس
کوں رسوا هپنا بدنام کرے اگر عقل کوں اپس پر گمان
اپنا هے تو سس بی عشق هوں خدا هے یو کام کتنا هے بیت —

حلالت میں یو عشق ایا نہ هوسی کم قہر هرگز
عقل کے کاروزی تے یواوتر سی نا زهر هرگز

عقل دیوانہ هے جو عشق سوں کلاتا ، عقل کوں اچھتی

ہوے اپنا رواج کرے - بیت —

عاشق جو کوئی ہوا اُسے آرام نہیںکچھ ہے
اپنے سجن کے کام بغیر کام نہیںکچھ ہے

مکتوب معقول مقبول جوں محبوب لکھہ کر بھیجے داب دتے ' مضمون یوں تھا اس مکتوب منے - کہ دقاش جوب نے ددل ' سب دقاساں میں اول - میرا تھا یک غلام ' مانی تے زیاسب اس کے کام - جوش طمع بہو تیچ فام ' حس کے کام کوں دیکھتے دل کوں ہوے آرام ' خیال اُس کا نام - آج مدتیک ہے کہ میرے پاس تے گیا ہے ' عقل باد ساہ کے بند میں سلیتر رہیا ہے - عقل پادساہ نہ اُسے پانی نہ اُسے کہان دیتا ' نہ ادھر آن دیتا - اسے واں بہت جفا ہوا ہے ' اس پر بہت جفا ہوا ہے - ہمیں اُسے بلا بھیجے بہت غصہ کر ' اپنے لشکر ہور حشم سوں آکر بہت غوغا کرتا ہے ' وفتنہ بر پا کرتا ہے - فرد -

جیتا حق بولے تو ہر گز کسے تاثیر نہیں ہونا
دنیا کا کام مشکل ہے یوں ہی تدبیر نہیں ہوتا

منگتا ہے جو شہر دیدار کوں اس گل بہرے گل زار کوں لیوے ' یاں کے متوطناں کوں آزار دیوے - عورت کی ذات ' کچھ جھوٹ کچھ سچ ملاکر دوایی بات - کہ اس کی تدبیر کچھ کرنا ' یو بات نابسرنا - کام گیا ہات تے ' پچھیں کیا فائدہ کس داب تے - دکتہ چینی بہت کچھ خوب ہے ' پیش بینی بہت کچھ خوب ہے - توں

عقل ہور دل کوں کتے ان دونوں نے یو سنتے توڑنے کے
شر شور سوں سحر ہور مکر کے زور سوں عقل ہور دل
کوں کیں کا کس لنا پاڑے، ان دونو ناز لیناں نے اُن
دونو عاقلاں کوں مارے - بیت —

نظر ہور غمزے کے چالے بلا لیائے
کہ دل ہور عقل دونو مل دغا کھائے

یو لچھ چتک * لاتے لاتے بہالدے سیں بہاتے بہاتے
پھسلاتے پھسلاتے دیدار کے شہر لگ لائے اتنا کام فتح
ہوا کر بہت خوش حالی پائے ہزار ہزار اللہ سوں لاکھ لاکھ چھلد
سوں حسن دہن حک حیوں مں موھن کلے لگے سلام کئے،
گر ریا سو قصہ بولے تمام کئے سرح رو ہو آپے بہت
شاباشی دائے حسن دھن س موھن حک حیوں نظر ہور
غمزے کوں گلے لالگی لے کچھ بخشے لے کچھ دئے ہور
فکر اپس میں کئے کہ عقل بھی بڑا بادشاہ ہے بھوناں کا
پلاہ ہے اپنے لشکر سوں نزدیک آیا ہے کسی کوں نذیا یا
ہے کوں ہلستا کوں روتا خدا حالے کیا ہوتا - بیت —

دو کچھ ہے سو کنا نزدیک آنا
بڑیاں تے بات ہرگز ناچھانا

اس مصلحت کا کام اس وقت کا کام یوں دیکھے کہ
قصہ یوں رہے کہ بات کوں خبردار کرنا ہوشیار کرنا
کہ اس لشکر کوں دور کرنے کا کچھ علاج کرے کچھ کام

---

* چتیک

خاطر دلہلاتا دیکھے - کہے الحمدللہ کام پایا سرانجام، ایتال فتح ہوا کام - حس کی خاطر ہمیں حاتے تھے سو ووچہ انگے آیا ، خاطر ہمارا تسلی پایا - اپس میں اپے فکر کئے ' ایکس کوں ایک عقل دئے - کہ ہمیں توبہ کوں سکست دے کر نا موس کوں ننگائے ، ہور عقل کوں بھی ترائے - حو دل کوں اپیچہ بلا کر دلا ساد یا ' دیوں دل کا مدعا تھا وونچہ تدبیر کیا - عقل دل کوں آں دینا نہ تھا سو اپے تے اپنے لسکر سوں آتا ھے ، عقل بھی بڑا پادساہ ھے کیا حانے کیا فتوا اُچاتا ھے - فرد —

نظر غمزا دوتھگ دونو دھتارے
اپس میں آپ مل کچھہ کچھہ بچارے

اتال مکر یو ھے حو ہمیں دل کے کنے نا حانا ' عقل ہور دل ہنا نا دیکھے تیونچہ ان دونو کوں سہر دیدار کے نزدیک لیانا - کیا واسطہ کہ لسکر ہور حشم آتا ھے ' دیکھنا دوسی آتی ھے یا غم آتا ھے - کام قضا کا ھے ' معاملہ یک وضا کا ھے - ایک پادساہ ایک بادساہ کے ملک میں حاتا ، کیا حانے کس کے حیو میں کیا آتا - بادساھاں کے مکر تے حذر کرنا ' بہت ڈرنا - انو مال ملک پر نظر دھرتے ' دوستی سوں آتے دسمنی کرتے - مصحفاں کیاں سواں کھاتے ، ہور ایمان بدلاتے - رزق پر ہات مارتے ، ہور اپنا دند مارتے - کوئی آگ سوں جالتا ھے انو پانی سوں حالتے ھیں ' دغادیتے ھیں بلا میں گھالتے ھیں - بیت —

دریاں تے بہوت مسکل حوب آنا درا کر حوب کئے بھی نا پتیانا

یا عشق کا ھے گھات ' دل ایک باپ عقل ایک باپ
بارے عقل نے دیکھیا کہ دل کوں حسن کی محبت کا
ابر چڑیا ' اس من دوں دلمال لگ یو تو بیاباں میں
پڑ یا - بیت —

دل کے دل سمانے شوق بل لکڑ یا
دل دیوانہ ھوا جنگل پکڑیا

عقل پادشاہ ' عالم پناہ صاحب سپاہ رھیا تھکیا ' عقل
پادشاہ صاحب سپاہ کوں برا لگیا بہوش ایا ' خوں جوش
ایا فرزند جگر گوشہ ھر دو جہاں کا توشہ سیلہ
بہوڑ یا کیوں جاتا ھے فرزند کوں چھوڑ یا کیوں جاتا ھے
فرزند کوں اکلا دل جان تے فرزند اکلا دل ایماں تے
مہر سو ما باپ کی باقی مہربن باپ کی دنیا میں
سب ملیں گے تو تحقیق جان ' لعل سی سو ما باپ
ھور سگے بھائی ھور بہان انو کی مہر ھے سو طلسم
ھے سحر ھے - —

القصہ عقل پادشاہ اپنا لشکر جوڑیا یو ابی ھرناں کے
پچھیں لگیا شہر بس کوں چھوڑ یا کام ھوا کدھر کا
کدھرتے عقل بھی بھالدے میں سلیڑ یا دل کے ادھرتے
دل ھور عقل دونو ھوے بیابانی ، دونوں کوں لگی
حیرانی سرگردانی - بارے نظر ھور ٹھرا جو دل پادشاہ
عالم پناہ صاحب سپاہ کوں بلانے جاتے ہیں ' لیانے جاتے تھے '
سو دل کونچھ ادھر آتا دیکھیے حسن دھن من مرھی جگ جدوں

ہرناں میں اپنی لطافت اپنی پاکی کہاں ہے - دل بادشاہ، عالم پناہ، صاحب سپاہ ظل الله، دب اِس دھات سں' بہت پکڑ یا امس' اس تہار شکار کھیلنے کی آئی ہوس - بیت -

دل عسق میں ہلاک ہوئے آہ بھرن سوں
منگتا شکار کھیلنے تونیاں کے ہرن سوں

اپے نواں ذوتی کا حواں' تیزی پر سوار ہو ہات میں لے تیر ہور کماں - ہرناں کے پچھیں گھوڑے کوں دیا ناؤ' دیا ناؤ پچھیں جانوں دوڑی باؤ - انو کوں ہرنا کتیے' وو ہرناں نہ تھے - تھا غمزے کا چسم، انو کوں پکڑنے کوں کرسکتا ہم، انو کوں ایسے سکار کا کیا غم - بیت -

ہر ناں نے اپنا مکھ دکھا لیا ئے ہیں دل کوں کسب میں
صیاد ہواہے صید یہاں کیا سحر ہے اس دشت میں

دل نزدیک آئے لگں ہر گز دور نہیں جانے تھے' عقل ہور دل کوں ہور انو کے لسکر کوں باتے بات یو نچہ کھینچتے لیا تے تھے - دور گئے تو کھڑے رہ کر اپس کوں دکھلا تے' بہت نزدیک آے تو نکل جاتے - غمزے کے لسکر کوں بی غمزے کی عادت پڑی ہر ہرن یک ناز کی پہل چھڑی - ایک ہرن صد فتنی' اس نازاں کوں غمزاں نے جنی - ایک غمزے پر عاسق اپنا حوش حال' جاں غمزیاں کا لسکر اچھے وہاں عاسقاں کا کیا حال —

کاں کاں سنبھالے جیوں کوں عاشق بچارا کیا کرے
روں روں کوں دیدے لا اپنا غمزیاں* کے ھنگاں تے دورے

---

* (ن) ھنگامے

هیا ' لشکر اپنا سب دیکھیا لشکر کی گنتی لیا
همت کر نا ' سیلے میں اسلس دھریا شہر دیدار کے باٹ
میں پاؤں کی حا کا سر دھریا عقل دیکھیا کہ دل تو روانہ
ہوا ' میری بات اُسے بھالہ ہوا بہت مہرو محبت سوں '
سلے ارکان دولت سوں ' کچھہ فکر کر ' ذکر کر ' تیں منزل اتر آتا
آیا ' دل کوں عقل دانا سمجھایا ایسے میں سنگھات کے
لوکاں کیں سہ پائے ' خبر لے کر آئے کہ اس صحرا میں
ہرناں بہوت ہیں تھاریں تھار ' بارنکیاں موتاں
ہویاں ہیں آشکار - بیت —

بلا ہے یو بلا دیدا ہوی ہے یہاں تو تک ڈرنا
جہاں غمزہ کرے غمزے وہاں عاشق نے کیا کرنا
سلگے ہیں ول سلگے ایسے دس نہیں ' اتے نظراں تلے
دستے نہیں یوں جہالاں جاتے - بیت —
لاگے لاکاں دو باؤ پر لیلے عقل دل دونوکوں دغا دیلے
داری سوں جرتے ' پون پر اُڑتے یوں ہرن سی ہرن
کون سکے الو کوں رام کرن پھالدے میں پاڑیں گے ولے
پھالدے میں پڑیں نا دسرداں کو سلتیا ویں گے ولے اپے
سایر میں نا ہرن تو ہیں پھر تیجہ آئے ' ولے ہرناں
میں ہیں آدمی کے چالے جنگل میں رہتے ، اتنا انچھہ ہے
جو بات نہیں کتے عجب ہے یو حیوان ' سب آدمی
کا دھرتے گیاں یا جلتی نے ہرناں کا لئے لباس ، اس بات کوں
خوبی کرنا بفاس ہرناں میں ایتی تلتی اپتی چالاکی کہاں ہے

لوگاں یہ کیا کتے ہیں سو معلوم نیں مجھے
مجھ بے خبر کوں کاں ہے خبر تجھ فراق تے
توں کیوں ملے گی مجکوں یو مشکل بہت ہوا
دسلا لیا ہوں میں تو کہر تجھ فراق نے
نو آئیں گی امید کدھیں نو بھی وصل کی
گر جیو یو بچا سی سندر تجھ فراق تے
بیت - لکیا چو ساری دل پر بہت لیا نے
کہ دل منگتا حسن کا دل بھلا نے

ہمت کی ترنگ پر چڑیا ' عاشق تھا اپنے کام کی شمع پر پروانہ ہو پڑیا - ہور عقل کا سپہ سالار ' جس کے حوالے عقل کا سب گھر دار ' صبر اُس کا نام ' شجاعت اُس کا کام ' لشکر آراستہ کرنے میں بہت اُسے فام ' دلاور ہتیلا رن کا رن کہام — بیت -

صبوری تے خدا راضی صبوری پر خدا بھاتا
صبوری کیلی ہے جس تے کلف مقصود کا کھلتا

صبوری تے دنیا ' صبوری تے دیں ' کہ مصحف کی آیت ہے کہ ان اللہ مع الصابرین ' کہ یا ایہاالذین آمنو اصبروا وصابروا ورابطوا - ہور حدیث بڑی یوں آئی ہے سمج ' الصبر مفتاح الفرج - ہور گو الیر کے سجاں ' یوں دو لتے ہیں جاں ۔ دوہرہ —

دھرتی میانے ریج دھر بیج بکھر کر بوئیے
مالی سینچے سر گھڑا رت آئیں پھل ہوئیے

نارے دل صبر کوں بلا کر لسکر حاضر کرنے کا اُسے حکم

اپنا نام کرے - کاواں توں نہ ہوے ' کھانگرا گھول نہ
ہوے - دل کوں یو بات بہت خوش آ گی بہت بہائی -
باپ کوں کیا اتال میں اختیار اپنا تیرے ہات دیا جو
کچھہ توں کتا سو میں کیا - عاشق جان بازی ہوں ' حوں توں
کتا ہے و و لچھ راضی ہوں - جوں توں فرمایا ہے بوجھہ
جاتا ہوں ، خدا کرتا ہے تو حسن سوں مل کر حسن کوں
بہی پہالنے میں بہاتا ہوں - عاشق و و جو معشوق کوں
بھاوے ، عاشق و و جو معشوق کوں رجھاوے - جوں اپے
تلملتا تیوں اُسے بہی تلملوا وے جوں اپے ترستاتیوں اُسے
بہی تپاوے - عاشق معشوق کوں جسے تو خوب ' معشوق بی
عاشق خاطر تپے تو خوب - دونو کدھی تے محبت اچھے
تو محبّت کی خوش حالی ' دونو ہاتھہ ملتے بجتی ہے
تالی - غزل گفتی دل در فراق حسن از عشق غزل —

اے ماہ شام ہوئی ہے سحر تجھہ فراق تے
کلی وصل دیکھوں جاگی کدھر تجھہ فراق تے
جلستی ہے توں سکھیاں سوں سکی پھول ہوکے کر
روتا ہوں میں سو خون جگر تجھہ فراق تے
تیرے ادھر کوں یاد کر اے نار مس موھی
از لز لتا ہوں اپنے ادھر تجھہ فراق تے
طاقت نہیں ہے تجھہ بن تیری دوری کی اتال
میں مار کر لموں کا خنجر تجھہ فراق تے

ی پادساهی اپنا ملک گنوائے -- یو غمازاں ہیں ' یو دغابازاں
ں - انوسوں جیو لانکو ' انوکوں پتیا نکو - پچتاوے گا '
ا کھاوے گا - اگر اتنے پر بھی تیرے دل پر آتاچ ہے
شہر دیدار کوں جانانچ ' ہور حسن دھن من موھن
وصال پا نانچ ' اسے گلے لالانچ ' تیری انکھیاں تلے
ں کی محبوبی دستی ' حدای برائی اُس کی تجھے خوبی
ستی ' جیوں تیوں بھی جانچ منگتا ہے ' مقصود اپنی
نچ منگتا ہے ' تو یک بات میری سن ' اِس دات میں ہے'
ب کی -- ھمارا اڑتا سو لشکر ' دشمن پر پڑتا سو اسکر
ں کے ملک میں تے اپنی سنگھات لے ' ہور شہر دیدار کے
ھر ڈیرا دے - فرد :—

برا کی سو براچ ہے اُس تے ڈر ناچ
عقل میں خوب دستا ہے سو کرناچ

یکیلے جانا بہت زیاں ہے ' عقل میں بہت نقصان ہے -
حسن دھن من موھن جگ جیوں پاس لشکر بہت ہے ' عورت
ی ذات میں حیلہ مکر اکثر بہت ہے فرد :—

مکر سوں کوہ کوں توڑے کھرتے
دغا عاقل بوی کھاتا ہے مکرتے

اس عشق کے بہانے کیا ہوتا ' کوئی کیا جانے کیا ہوتا
اگر تیرے پاس بڑی لشکر اچھے تو خوب ہے ' توں بھی ور
زور ہو کر نڈر اچھے تو خوب ہے - اگر یکھادے وقت '
... سمجھ ' تو توں بھی کچھ کام کرے ' بارے

دمائے سیتی - اُس دما میں تھا بہت اثر ' ہر دل کی صورت پکڑیا سب اشکر فرد :—

دیکھیا جو کوئی غمزے کوں وہ مبتلا ہوا
غمزے نے جو شراب پیا تھا بلا ہوا

القصہ کہ جس وقت توبہ غمزے کے لشکرتے شکست کھایا ' سو بدن کے شہر کے اُدھرروانہ ہوکر عقل کنے آیا تسلیم کیا حسن بھالایا غمزے تے جو کچھہ بیدادی ہوئی تھی سو سب بیاں کیا ، عقل کوں پریشان کیا حیران کیا عقل جیسا پادشاہ عالم پناہ صاحب سپاہ ظل‌اللہ غمزے کی یو بیدادی سن کر بہت بیگ دل کوں طلب کریا جتنا سعی کرنا تھا اُتنا سب کریا دل کے ہات پاواں کے بندہاں باندہ یا تھا سو کھولیا غمزے کی بیدادی کا قصہ بولیا فرد —

سوں سونپ کر سب چپ رہے فریاد نے کرتا ہے کوئی
غمزہ بہت بیداد ہے یہاں داد نے کرتا ہے کوئی

حسن کا لشکر ہے بہت بیداد اُس کی بات کوں وفا نہیں اُس کا کام تمام ہے بے اعتماد یہاں داد نہ فریاد اگر اُیسل کے حیلیاں پر توں مغرور ہوے گا تو اپنے تخت اپنی شاہی تے دور ہوے گا فرد —

حکوئی عاقل اچھے کا اپنی باللات
بریاں کی کیا سنے گا وو بری بات

حلو نے ایسے دغے کی باتاں پر پھر وسا لیائے ، الو آخر

هزار هزار بلایاں لیائے - توبہ کوں مشکل پڑیا سخت ' توبہ کوں توبہ کرنے کا آیا وقت - توبہ پائمال ہوا ' توبہ کا یو حال ہوا - پچھیں رزق کا جو وہاں سومعہ تھا اُسے بھی توڑے ' دکھوڑا جیتے و و جاگا بھی چھوڑے - وہاں تے عافیت کے شہر کوں جانے اگے رکھے قدم ' غمزا ہور نظار اپنا لباس پھرا کر قلندری پکڑے رسم - بات سری ' من میں ایہہ دھری - عافیت کے شہر میں آکر بات کئے ' ناموس بادشاہ سوں عالم پناہ ہوں ظل اللہ سوں صاحب سپاہ سوں ملاقات کئے - ناموس بادشاہ عاشق صفت تھا ' صاحب ہمت تھا - گلیا تھا ' تاہلیا تھا ' جلیا تھا -- یو دو نو جور پایک ' یو دو نو نے وا یک ' یو دونو حسن کے مہ نا یک - ناموس بادشاہ ادو کوں دیکھتیچ مال ملک سب چھوڑیا کچھہ اوڑیا - قلندر ہوا ' سمندر ہوا - فقیر ہوا ' بے تدبیر ہوا ' اسیر ہوا - غمزے کے ہات میں سنپڑیا ' ناموس نے عشق میں ناموس گنوایا ' لکھیا تھا سو انپڑیا - فرد ---

جس تھار پر سایہ ستے مژگاں وہاں نشتر اُٹھے
غمزا ہے خنجر برہنہ جاں بیٹھے واں کچھہ کر اُٹھے

ناموس کا یوں حال ہوا ' ناموس پائمال ہوا -

بعد ازاں نظار ہور غمزا شہر بدن کے اُدھر چلے مقصود حاصل ہوئے ' دونو پھولے پھلے -- ولے جو شہر بدن کے نزدیک انپڑے ' بوی اپنا لباس پھر ائے بدلائے پھر کر پیلے کپڑے - غمزا شراب پیا اتھا کیفی ' اپنے لشکر پر پڑ پھو نکیا

ہوا ہے —

جاسوس کا ہے کام یہی جو خبر کہے
دیکھا ہے و یلچہ ایک ایک سر بسر کہے

ایک ایک توبہ کلے آ کر ، سمجھا کر ، نظر کوں ؟
جیوں لشکر سوں ڈونگر تلے دیکھیا تھانوں کہیا ، توبہ کوں
اس وقت بہت غصہ آیا چپ نہیں رہیا ۔ مثل پادشاہ
ظل اللہ ؟ عالم پناہ صاحب سپاہ کے فرمائے پر حوالی خاطر
لیائے ہر اپنے لشکر سوں ، شان ہور فراست سوں ، نظر ہور
غمزے پر جا کر پڑیا ، نظر ہور غمزا دونو اپنے لوکاں سوں
یکایک نیند میں تے جو بیرتے اُٹھے ہکا بکا ہوئے ، لڑتے بڑتے
اٹھے ، اپنا لہو اپے کھتے جھگڑا الو بر اکر کوڑیا ۔ نظر ہور
غمزا دونو مست دونو ہی دلاور دونو اپس تے توبہ کوں
خوار کئے ، مار کر استغفار کئے ۔ کوڑی میں جھگڑا
ہوا ختم ۔ بیت —

غمزا ہے اپنی بات سنے تو چہ چھوڑے کا
غمزا ہزار توبہ کوں اک دل میں توڑے کا

توبہ کا لشکر نہاٹھیا ، توبہ کا سیلہ پھاٹیا ۔ توبہ
کوں پکڑیا آجات ، اتال نواٹا اہاٹ توبہ بارہ
باٹ ۔ ابیات —

کتا غمزے کی کھاوے مار توبہ
بچارا کیا کرے اس ٹھار توبہ

توبہ کا کوٹ لوٹے توبہ کوں نکالے ، توبہ کے سر پر

نفس ' سمجھنے کوں ایک نکتہ بس - اس پادشاہی کوں
وو چہ جانے حس کے سرتاج ہے ' ہر منزل کی کمالیت کوں
ایک معراج ہے - ملے ہور پچانکے ' دکھلائے ہور دیا دکے -
حبیب سوں مل کر حبیب ہونا ' اتنا دیکھنے کوں ہی
نصیب ہونا - یو وصال ہوے کی دانا ہے ' یو محال ہونے کی
دانا ہے - یو واصلاں حیراں ہوے کی تیار ہے ' یو جاھلاں
سرگرداں ہونے کی تیار ہے - ناداں اس دات کوں
کیا مانے گا ، ناداں اس دات کی قدر کیا جانے گا - دانایاں نے
جنم گنوائے ہیں ، تو اِس نکتے کوں پائے ہیں - ناداں
منگتا ہے اتا لیچہ سمجے انا لیچہ جانے ' خاطر لیانے ' ہر
یک ہنر مشقت کئے بغیر نہیں آتا ، یو منگتا یکایک پاوے '
یکا یک کیوں پاتا یکایک کیوں آوے ' یو ہی کیا حلوا ہے
جو کوئی لے کر موں میں بھاوے - اُسے دعی موں کوں تک
ھلنا چلنا لگتا ہے ، تک چاندا نگلنا لگتا ہے -
ناداں اُس کا کوئی کیا لیوے ، ناداں کی صحبت تے خدا
پناہ دیوے —

القصہ کتیک وقت کوں سورج نے سرکاڑیا ، آسماں کا
پردا پھاڑیا - اُجالا سنچریا نہاریں تیار ، روشن ہوا سب
سنسار - اچبون دیس چڑیا نہیں پاؤ گھڑی ، جو صباح
پڑی - اُس قلعہ کے دیداں نے دیکھیا ، اُس بلا اُس
طوفاں نے دیکھیا - کہ نظر نذر بے جگر ' سنگھات لشکر لے کر
یہاں اتریا ہے ' حیراں ہوا کہ ہیں نہیں سو یو کیا

اللهارا ہے ' اس کچھ للئیچہ میں تیچ سب کچھ آن ہارا
ہے حق تعالیٰ فرماتا کہ یو منون با لغیب یو غیب کا عالم
ہے ' اُس عالم میں جانے عالم سب دھرم ہے یعنی مسلمان
وو جو غیب پر ایمان لیاوے ' خدا بیچوں بیچگوں ہے
گر اپس کوں سمجاوے ' اپنے دل کوں سمجاوے اس
کوں کالا نور کہتے ہیں ' بہت آلا نور کہتے ہیں
اُس نور کی خبر کسے معلوم نہیں ' مفہوم نہیں - جو
کوئی موس مسلمان ہے اس بات تے اُس کا دل شاد ہے '
بو دانایاں کوں ارشاد ہے انسان کوں صورت ہے تین
تحقیق جانتا ایک اہم رب العالمین یک یو ظاہر کی صورت
دسری خواب میں کی صورت ہر کسی دس آتی ہے ' تسری
صورت اُس خواب کی صورت میں یک صورت ہے وو صورت
کس تے دیکھی نہیں جاتی ہے عارفاں نے جوں کتے ہیں
اس تہار ' ولے اُس صورت کا نہیں دیکھ سکے دیدار
جیتے لاب مارے ' اس جاکا بر آکر ہارے دوئے اختیار کچھ
ہو وے تو ہوئے ' یہاں محض خدا کا پیار کچھ ہوے تو
ہوئے جو کوئی اس صورت کوں دیکھیا ' سو تحقیق خدا
کوں دیکھیا کتے ہیں ' جو کوئی اس صورت کوں دیکھیا سو
تحقیق خدا کوں دیکھیا کہتے ہیں خدا کوں دیکھنے کی یہ جہ
تھانوں ہے معراج اسیھہ کا ناؤں ہے یو معراج عاشقاں نے یہاں
تے پائے ہیں تاج یہاں تے پائے ہیں حقیقت کا رس الو یہاں چہ
آکر دیئے ہیں، راز کا پردہ کھولے ہیں کہ بعد از مرے وآن ہم یک

وہاں بھی خوباں ہیں محبوباں ہیں، یاراں ہیں مصاحباں ہیں
مطلوباں ہیں - وہاں بھی سب رچ ہے، سب کچھہ ہے - وہاں
بھی پوچھہ اوگ پوچھہ وضا، پوچھہ قدر پوچھہ قضا، پوچھہ حکم پوچھہ
رضا - نہایت سعی اتنا کرنا کہ کچھہ فعل نیک هات آوے،
خدا هور رسول کوں بھاوے - مراد اپنی پاوے، اس کا دل
صافی پکڑے، اُس کے دل تے کدورت جاوے - باقی سب
خیر ہے، فعل غیر غیر ہے - ماں کے پیٹ تے نکلتے وقت
جتنے عذاب سوں نکلتا ہے اتنے عذاب سوں اس تن تے نکل
جانا ہے، ولے جیوں وہاں تے کچھہ لے آیا نیوں یہاں تے
بی کچھہ لے جانا ہے - کھولے ہیں اس بات کی گرہ، کہے
ہیں الدنیا مزرعة الآخرة - یعنی دنیا آخرت کی زراعت
ہے، اس زراعت کوں بہت مشقت ہے - جیسے جھاڑ یہاں
لاویں گے، ویسے پھل وہاں پاویں گے - جو کوئی عاقل ہے،
واصل ہے، اُسے اِس دنیا میں رہنے کا یو بڑا حاصل ہے -
دنیا اس کام کوں بہت خوب ہے، اس مقام کوں بہت خوب
ہے - خواب میں جو کچھہ دیکھتا ہے بولتا ہے سو خواب
میں کی بیداری ہے، جو وو بولتا رہتا ہے تو وو خواب
میں خواب ہوا بے خبری بے ہوسی بے کاری ہے - وہاں نہ
شادی نہ غم، نہ عسرت نہ الم - نہ بیتا نہ آرام، نہ کام
نہ دھام - وصال تمام واں ہوتا ہے، دانش کا خیال تمام
واں ہوتا ہے - وہاں خدا چہ اچھتا، اپے نہیں کچھہ اچھتا -
اپے خدا میں وو یکنچہ اچھتا - وہاں کچھہ نہیں ظلمات

جھلنا اُس کا نین اُس کا ادھر یاد آتا ، اُس کا جوبن
اس کی کمر ہور اس کا زر کمر یاد آتا دل میں اُساس
اتی ، سینے میں تے آہ نہیں جاتی۔ بعض وقت جو وھاں
دیکھتے ھیں و و کچھ یہاں ھوتا ہے ، جیوں یہاں جاگتا سوتا
تیوں وھاں بھی جاگتا سوتا ہے۔ بعضے شاعراں اُس عالم میں
شعر بولے ھیں ، ہور اس عالم میں آکر لکھے ھیں ، کچھ
کچھ اس عالم میں گئے ھیں ، اس عالم میں سکے ھیں بعث
جاگے ہور وھاں بشارت موں دکھلاتی ہے ، تو پادشاہاں کوں
یہاں پادشاھی آتی ہے۔ یوسف نے خواب دیکھیا کہ آفتاب
سجدہ کیا ، اُس کا نتیجہ خدا نے یہاں پیغمبری ہور
پادشاھی دیا۔ بعضے پیغمبراں کوں بھی خوابیچ میں
بھشت کی خبر دئے ھیں ، انو وھاں تے خبر پاکے سو یہاں
آکر خبر کئے ھیں اشارت وھاں تیچ ھوتی ہے بشارت
وھاں تیچ ھوتی ہے۔ خواب بہت بڑا عالم ہے ، اس عالم
میں ھونا محروم محروم ہے۔ سبیچ پھول بیچے تو کانٹے
کوں بیچتا ، سبیچ اگر چندن ہور مشک بیچے تو ادھر اُدھر
کے پھانٹے کوں بیچتا۔ یو بھی بڑا عالم بڑا کھاٹ ہے
عارفاں کی سمج کی بات ہے۔ موے پیچھیں بھی ایسا چہ
کچھ عالم ہے جنے سمجیا اُسے مرنے کا کیا غم ہے۔ اپتا کیا
خاطر دل کوں تپاتا ترساتا ہے ، ایک عالم تے ایک عالم میں
جاتا ہے یہاں کے لوگاں کی دل بستگی توڑ کر جاتا تک
مشکل لگتا ہے فعل نیک ہے جان ، اُسے کیا یہاں کیا وھاں ،

دشمن ہے شادی ہے غم ہے ' جیوں یو عالم ہے تیوں وو بھی ایک عالم ہے - نہایت فرق اتنا ہے کہ یو کثیف ہے ' وو لطیف ہے - یو جسمانی ہے ' وو روحانی ہے - تل میں زمین تے آسمان پر جایا جاے ' آسمان تے زمیں پر آیا جا ہے - عرش و کرسی لوح و قلم کا سیر کرنا میسر ہو آتا ' جیوں منگتا تیوں ہو تا جاں ملگتا وہاں جاتا - محال ہے سو حال ہو تا ہے ' عجیب تماشے دستے ہیں تماشے تماشے کا خیال ہوتا ہے - انسان کوں کہ عقل ہور نظار ہے ' اُس عالم کی ہی خبر ہے - اس عالم تے اس عالم میں جانا ، اُس عالم تے اِس عالم میں آنا ' یو سب اپس مینچ ہے تو اپس میں دستا بھاری نہیں ' توں جانتا اچھے کا دسری ٹھار نیں - بھار اچھتا تو تجھے کیوں دستا - توں تو تن میں تے نکل کر بھار نہیں جاتا ' اگر یو تجھ مینچہ نہیں تو توں خبراں کہاں تے لیاتا - کہ میں خواب میں فلانے کوں دیکھیا آج رات ' اُن نے مجھ سوں یوں کری بات ' میں یوں کیا اس کی سنگھات - وہاں ایسا باغ ایسا محل تھا کتا ، وہاں ایسا حوض اس میں ایسا کنول تھا کتا - ایسے تماشے جیسی نار وہاں دیکھتا یہاں اس نار کی تعریف کرتا ' اُس کے روپ کی ، اس کے رنگ کی ' اُس کے سنگھار کی تعریف کرتا - اُس عالم میں اُسے دیکھ کر اس عالم میں اُس کی خاطر تپتا ' جاگیا تو پھر پھر سوتا ' پھر اُسے دیکھنے

امر هو نا سلبهاں کر ایتا
جاتی کوں کوئی جتن وکھے کیتا

زهد وریا کا کوہ کر تھا ایک مقام، هور رزق کا ایک بیٹا تھا تو بھ اس کا نام، آسے فرمایا تھا یو چھ کام - کہ نظار کوں سلبھاں کہ سر حد تے بھار نہ جاوے، سبادا کیں کی بلا بساوے - حوں عقل فرمایا تھا کار بار، و ونجھ سب اپلی ھا کا تھی هشیار - بارے قضا یوں هوتا ہے جو غمزہ هور نظرا دونوں بے خبر رات کی خماری سوں بهت یاری سوں مل کر اس ڈونگر تلیں آے، اس ڈونگر تلیں انک پھول باڑی تھی لس پھول باڑی میں کوڑے آسائش پائے - جاگا بہت بھائی رات کے جاگے تھے تک نیند آئی بہت —

هم سعی عالم اچھے دو ہی هم نیں
نیند کہتے سو موت تے کم نیں

حدیث ہے، عربستاں میں بی یو بات چلی ہے بھوت کہ النوم اخ الموت - یعنی حدیث یوں آئی ھے، نیند کا موت بھائی ھے - بارے یو عالم ظاہر کہ جاگے تو اس عالم کا تماشا دیکھا جاتا ہے، آدم اس عالم میں پیدا هوا ھے آدم کوں یو عالم بہت بھاتا ھے - دوسرا عالم خواب کا رد اهی ایسا چھ ھے، اس عالم کے جیسا چھ ھے - وهاں بھی یونچھ هلستا کھیلتا کھاتا پیتا ھے جیوں یہاں جیتے هیں وهاں اهی یونچھ مرتا جیتا ھے - جو یاں کرتے سو واں بی کرتے، جو یاں مرتے جیتے دیوں واں ہی جیتے مرتے - وهاں بی دوست ھے

کہی اتال اس کا علاج یو ہے کہ توں ہور نظر دونو مل کر ایک دل کر تن کے شہر کو جاؤ، ہور دل کوں کچھہ تدبیر کر تسخیر کر کچھہ دن کر سحر دو ںا تا اس کو جیوں تیوں سبھہ لک لیاؤ- فرد :-

بارنا لک سی دل کوں آنے کوں
غمزے کوں دھستی ہے ہلانے کوں

حسن دھی من موہن حگ جیوں کے فرمائے پر غمزہ ہور نظر، لوگاں چلے چنچے حلے ہنے بہنے، اپنی سنگھات لے کر شہر دیدار تے تن کے شہر کے اودھر، رح دھرے یوں چلے سو منزل کی ایک منزل کرے - دو نو جست دو نو چالاک دو نو روشن ضمیر دو نو دل کے پہاک - دو نو ٹوڑ پہری اپنے کام میں بہوت کھرے - اما روایت یوں آئی ہے کہ نظر جس وقت عقل کے ملک میں تے بہار آیا تہا " عقل تو یوچھہ بھید پا یا تھا - کہ نظر یہاں تے جو جاوے گا ، البتہ کچھہ فتنہ اُچاوے گا ، کام کچل ہووے گا ، کچھہ خلل ہووے گا ہلا کچھہ لیا وے گا - فرد -

عاشق کی بات توڑ نکو اس میں توٹ نہیں
عاشق کے دل اوپر جو گرر تا سو جھوٹ نہیں

دل میں رچ کر ، اولیچہ تے سمج کر ، لکھیا تہا اپنے سرحد کے سرداراں کوں ، کہ چاروں طرف کی مستعد رکھو بہاداراں کوں ، اس نظر کوں اس نذر کوں ، اس ملک میں نے بہار جان نکو دیو ، ہشیار اچھو حال اچان نکو دیو - بیت :-

گلے لائی رخسار کے گل زار اور شہر دیدار کی بات دکھلائی - کہی ایتاں حال اپنا مدعا نا بیت —

مروت بہت کی لئے جوتی کی حالی
بلا تے بہار کا زی بات دکھلائی

اظار زلف سوں وداع ہوکر چلیا سو دیدار کے شہر میں رخسار کے گل زار میں آیا ' حسن دھن کا من موھن کا جگ جیون کا ملاقات پایا بیت —

دل کا حسن کے دل میں بہت انتظار تھا
دیدار دیکھنے کوں دل امیدوار تھا

گھری ایک دو پہریا گھری ا اس کلد ریا تھا سو قصہ کہنا حسن چھلنہ بوری اوتار استری پاس - حسن زار کوں ' خوبی کی گل زار کوں معموری کی نوبہار کوں حیرانگی لگی پریشانگی لگی - کہ میں عاشق ہوں کہ دل حیوں تیوں ارے کا بارے دیدار دکھلاوے کا ' میرا دل ہل تے آرام پاوے کا - یوں نہیں حالی تھی کہ وو قصہ یوں کھڑے کا بھی ایسا وقت پڑے کا - ہر کوئی اپنی سمجھ پر کہاں دھرتا بندہ کچھہ سمجھتا خدا کچھہ کرتا - غلبہ کیا اشتیاق بھی قوت پکڑیا فراں - دل میں کچھہ لیائی ' اپنے نفرے کوں نزدیک بلائی اپنے عشق کی جو بات تھی سو اُسے سمجھائی نرہ —

کرلے آسان اپنی مشکل کا
راز موزے سوں بولی سب دل کا

نہ دائم خوشی اچھتی کسے نہ دایم غم - سر پر چرخ پھرتا ہے ' آدمی کدھیں اُتتا کدھیں گرتا ہے - آدمی نہ اپنے بھاتے آیا ہے نہ اپنے بھاتے جاے گا ' ہور ایکس کا بھاتا ہوتا ہے اپنا بھاتا کہاں تے لیاے گا - حوں مرتضیٰ فرماتے ہے حذوں کی بات دایم قایم' عرفت ربی بفسخ العزایم یعنی جیوں میں منگتا تھا تیوں نہیں ہوا تو میں خدا کوں پچھانیا' میرے ہات میں نہیں ہے کام ہور ایک کے ہات میں ہے کر تحقیق دانیا - عارفاں بات بات میں دیکھتے جاتے ' ایک بات میں ہزار بات پاتے - ذرے کوں تحقیق کرتے' ایک تل اس کی معرفت کوں نہیں بسرتے - عارف وہیچ ہے جو کوئی خدا کی معرفت سمجے ' حق شناس اُسے کتے ہیں جو کوئی طریقت میں آ کچھ حقیقت سمجے - خود شناسی خدا شناسی عارفاں کا کام ہے ' جو کوئی عارف تمام اسرار ہے اُسے کون فام ہے - کدھیں کوئی ہنستا ہے ' کدھیں کوئی روتا ہے ' یو دنیا ہے یوں ہوتا ہے - دنیا کا کام بہت ہے سخت ' اپنے نہیں ساتوں وقت - آدمی کوں پریشانگی ہے بالیں بال ' خدا چہ ہے جو وو رہتا ہے یک حال

القصہ بارے زلف نے دھرم کری ' بہت کرم کری - اِس بلدی خانے میں تے ' اُس بلا آشیانے میں تے ' کچھ * فند کر ' دست بند کر ' بھار کاڑی' اُس رقیب کوں اُس بد بخت بد نصیب کوں پچھتاوے میں پاڑی - نظر کوں

---

* فن کر دست بندی کر

بات کا بہت ہے للگ تو بعضے لوکاں میں خامی
ہے ' یو عشق میں نا ہماسی ہے یک تھار نظر ہور
سو تھار دل ' ایسی عاشقی تے کیا حاصل یہاں دل
کوں سنبھالنا ہے ' جیو تیں اس کوں جالنا ہے جوں
فارسی میں اس مقام پر آرھیا ہے ہور کہیا ہے یو دوبیت یہہ ۔
در عشق ز پالتادہ می باید امید بباد دادہ می باید
آنجاکہ ہمہ درد دل خودگوئیلہ دندان بجگر نہادہ می باید
الماس تے ہونا سخت جو اپنی مراد کا ہووے
وقت غم تے اسی عاجز ہو للجانا ' غم آیا تو غم
وں ہی کھانا دوہرہ ۔ جو لہلگی تو سہس بل جو
بھر جیو تو ماس ۔ اے سینہ کھکویا کیوں کہے ست تی
کا گھاس مرد کہ ہوں پہول تے نازک کد ہیں فولاد
تے سخت اوپنا ' ہر یک جا کا ہمت سوں رہنے مرد
کوں بخت اوپنا ۔ جس میں کچھہ نیم ہے جس میں کچھہ
ہرم ' جیوں ستا جیسا چہ سخت ویسا چہ نرم ۔ دوہرہ ۔
سیوست نہ چھاڈئے ست چھوڑیں ست جائے
اے لچھمی ست کی داس ہے پگ لاگے تجہ گھر آئے
ابراھیم کی نیت ثابت تھی تو کافراں آگ میں سٹے
الگارے پھول ہو پاؤں تلیں آئے ' یوسف کا کوے میں
تلوا قرار تھا تو باہر نکلے پیغمبری ہور پادشاہی
پائے ۔ مرد کوں قرار عجب کچھہ ہے ' ہر ایک کام پر
اختیار عجب کچھہ ہے ایک تل میں سو جلس سوں بھرتا سو عالم '

حیات پر اپنا کیا اچھالنا - کچھ نہ تھا سو کچھ ہوا ہے، کچھ سمجھ کے ہچھ ہوا ہے - دنیا جیون دو پہر کی چھانوں، اس دنیا کوں سر ہے نہ پانوں - دنیا دو دیس کی مہمان، یو تحقیق ہے کر جان- یو جیونا سب یک دم، اگر دوستی اچھو دگر غم - دنیا کا کام جیوں قیدوں گزرتا ہے، ولے وہی بھلا جو فرصت ہے لگن کچھ کرتا ہے - جتنی راحت منگے اتنی محنت پر کھڑے، تو نبی تو ولی تو بڑے - انو نے ہوا حرص تے نہیں پائی دڑائی، انوکوں بھوک پیاس نے یاں لگن انپڑائی - اگرتوں سمجھے گا یو عالی شانی، تو عربی میں کہے ہیں کہ تحوع ترانی - یعنی کچھ دیکھنے منگتا ہے تو بھو کا اچھ، یو چکنائی ست تک روکھا چھ - جو کچھ ہے سو اپنے دیم دھرم دورست میں ہے، جو کچھ ہے سو غریبی ہور غربت میں ہے - غریب فقیر ان کا کھانا، سو فقر فاقہ تمام حاصل کا مانا - سو فقر ہور فاقہ خدا کچھ نہیں کھاتا، جو کوئی خدا کا عاشق ہو اُسے کھانا کیوں بھاتا - عاشق وو جس میں معشوق کی صفت آوے، نہ کہ معشوق کچھ بھاتا عاسق کوں ہور کچھ بھاوے - جوں خسرو دہلوی یو بات کہیا بہت دوی - فرد :—

ہر کہ جوید مراد از معشوق کوئی او عاشق مرادخوداست

معشوق کنے معشوقیچہ کوں منگ، عاشق کوں اس

کیا ہوے آپس کوں پچھانتا ' اپنے ذرہ جیسا دوسرے کا
ذرہ جانتا دنیا کی بڑائی پادشاہانچہ کوں سہاتی ' بعضے
جو حد تے بڑائی زیادہ کرتے سو اوکی ہال جاتی
وہ مستی چڑتی ہے خبرا کی آتی الو بڑائی کر خرسیاں
سوں مارتے تالیاں ' اوکاں پس غیبت کرے کھڑے دیتے
گالیاں نوبے ایماناں اوکاں کا حق ازاتے , ہرج در حکم گالیاں
کہاتے دنیا کا حرص دنیا کی بلا میں کہالتا بلکہ آخرت
کوں بی دوزخ میں جالتا دنیا کی بلا کی دین سوں
کرنا خلق کوں سمجھنا خدا تے ڈرنا عالم کو سب دنیا کا
شغل لگیا ' آخر اس دنیا یے کس کا دل نہیں بھگیا
جیسے سب پکڑے ہوں اسے توں چھوڑ ' توں خداچہ کوں
پکڑ کہ نسے کھیلچہ نہیں چھوڑ جہاں استقامت ' وہاں
امامت دنیا کا دھندا اگر کرے گا تو کر ' ولے اپنی
بھوک پیاس لگو بسر جیسے لوٹ نہیں ' اسے اوپٹ نہیں
صحبت سوں دل کوں معمور کر ' جتنا سکے گا اتنا احتیاج
ہور حاجت دور کر سبحان اللہ ہو کچھ ہے استغنائی وسنو
استغنائی ہر کسی نہیں آئی یہاں حقا کوں مارنا ہے ' یہاں
خوشی کوں سلکھارنا ہے نو بہت مشکل ہے تہار ' جو
پارا آگ پر رہیا وو قائم النار دنیا کی بڑائی کو لگی
جلے گی ' یو کہاس کی جھونپڑی بغیر اگ دھو ندھ
سوں جلے گی دو سونے کی تہار نہیں جاگ ' کچے سوت
ور کو لگ لگے کا لاگ حیات باؤ کا ہلنا چلنا ' اس

حاصل اسے کتے ہیں۔ گھر گھر نکو پھرا آس، اپنے ہور
اپنی بھوک پیاس۔ جنے بھوک پیاس میں دالی یا گھر،
وو نتدر اسے کیا ڈر۔ دولت بے زوال سو یوچہ ہے، مرداں
کا دھن مال سو یوچہ ہے بیت :—
دولتے را کہ نباشد غم از آسیب زوال
بے تکلف بشنو دولت درویشاں است
اول بھوک پیاس پر کھڑے رہنا، پچھیں مرداں میں
بزرگی کی بات کہنا۔ باؤ کے جھاڑتے کوئی پھل ایا ہے،
بھیں چھوڑ کو کوئی کھانا کیا ہے۔ دولیچہ ہیں کہ بھوک
ہور پیاس، نبیاں ہور ولیاں کی میراث۔ کھانا بھوک کے
ذوالے ہور پینا پیاس کے گھونٹ، اگر مرد ہے تو یوں چل
باقی سب بات جھوٹ۔ بڑائی جو پیکیاں سوں آتی، پیکے
گئے تو وو بڑائی بھی جاتی۔ نکو کر تو ایسی خام طمع،
یو بڑائی کس بڑائی میں جما۔ شرم نہیں آتی ایسی
بڑائی کرتے، اس بڑائی پر بھی اینٹ اینٹ مرتے۔ وودیس
ہوتے جاں وزیر، بھی آخر فقیر کے فقیر۔ وو بڑائی
مغز میں تے یوں نکل جاتی، جو پھر خواب میں بھی نہیں
آتی۔ بڑائی سو فقر و فاقہ کی بڑائی، جو بڑائی خدا
ہور رسول کوں بھائی۔ حدیث نبوی صلعم الفقر فخری
و الفقر منی۔ دنیا کی بڑائی کئے تو کرنا، ولے اپنا فقر
و فاقہ نا بسرنا۔ ایسی بڑائی پر یتا مغرور ہو جاتے، جو
دوسرے کسی کوں خاطر نہیں لیاتے۔ اول کیا تھے اتال

کیا حال ہے رے بھائی کیا کیا پوچھیں گی میرا حال ،
میں کیا بولوں اماں زلف کوں غم لگو کر ، بہت کم
لگو کر ہر ایک بلا ہے سو مردانچہ پر ہے ، صاحب
دردانچہ پر ہے فرد —

بہت دیدا مرد نے عاجز ہو کر اڑے کوں
رکھنا نظر وقت پر ہر یک وقت پڑے کوں

مردانچہ پر ہے قناعت ہور فاقہ ، مردانچہ پر گزرتا
ہے یک دادے وقت والا ۔ جیسے دنیا میں غم نہیں وو
ناگار ، ہے خوشی غم سب مردانچہ کے سر ہے ۔ چلتا سوچہ
اڑتا ہے ، پڑتا سوچہ پڑتا ہے ۔ لووار ۲ کھیل جو آگ
سوں ہے تو بکاوے وقت جلتا بھی ہے ؛ تیراو جو دائم
پانی میں غوطہ مارتا کدھیں ہم کو لگیا جا نکلتا بھی
ہے پادشاہی جو پادشاہی کرتے ہیں ، حکومت کا دعوی
کرتے ہیں انو بھی کدھیں غم کیں کدھیں خوش حال
ایسیاں کا بھی یو حال ۔ دکھ سہیا سو مرد ، غم کے وقت
خوش حال رہیا سو مرد کلکا بھی دھوپ کالے میں تھنی
ار شکالے میں بڑی جنگل کا جھاڑ اہے کدھیں پھول پھل
کدھیں پت جھڑی اگر دایم اچھے یک وضا ، تو بہت
ہے یو قدر تھا یو اس کا چہ ذات ہے ، جو دائم یک
دھات ہے مرد وو ہو اپنے وقت کرے کل وقت ، اپروقت
اچھے نہ اس اوقت ایسی جا گ لگواچہ کھڑا جو کدھیں
تنہا ہوے کدھیں بڑا واصل اہے کیے ہیں ، صاحب

اس آب حیات کے چشمے میں پڑی - فرد :—

امانت میں خیانت کیا ہے درکار
جو کوئی یون ہوے اُسے کیوں ہوے نہالی بار

دغا کیا کر ' بہت پچھوتا کر حیفی کہانے لگیا ' دلی
پر کچھ کچھ ایانے لگیا - لے ترسیا لے تپیا ' آب حیات
کا چشمہ نظر تلے تے چھپیا - نظر حیران تاواں تو ل کسے
کہے کیوں ' موں میں تے بہار نہیں دکاتا ہوں - فرد :-

گنوالیاچ توں اب کیا کہا تے پچھتاوے
یو بست وو نہیں جو کئی سوہات پھر آوے

نظر بدحال ' نطر کا یو حال ' جو یکا یک رقیب کہیں
دیکھیا سو نظر کے اگیا دنہال - پکڑ یا جکڑ یا ' آزار دیا
مار دیا ' دند سار یا جالیا ' اپنے گھر لے جا کر بندی خانے
میں گوا ایا کتیک دیس یونچہ ڈالیا - نظر وہاں نیت
بد لایا یہاں اس کا اجر پایا - اس بات کا اس ہات وہاں
کا وہانچہ خدا نے دکھلایا - بہت دیکھیا خواری ' بدنیتی
کی تاثیر ساری - خدا کوں نہیں ڈرتا ' یکس کے مال پر
کیوں نظر کرتا - پریشان درہم ' جدھر دیکھتا اُدھر اندیشہ
ہور غم - کوئی دست گیر نہیں کچہ تدبیر نہیں - یکا یک
یک رات ' زلف نے جو اس دیس اپنے بالاں دئے تھے اُس
کے ہات ' وقت پر یاد اچھو سو اس وقت وو وقت یاد آیا '
فی الحال یک دو بال لے کر دیگ بیگ اُگ پر جلا یا - تو
کا تو یچہ دیکھتا ہے جو زلف حاضر ہوآئی ' پو چھی کہ

ہو لیا تھا ' وو انگشتری کہہ مصلحت دیکھ نظر کوں
دیا تھا - ولے مداراں اُس انگشتری کوں ایسے وقت
گھڑے ' کہ جو کوئی وو الگوٹی موں میں رکھے تو کس
کی نظر نا آئے - ہوردسری خاصیت اس میں یو تھی کہ
جو کوئی وو الگوٹی رکھے اپنے سلگھات ' اس کی نظر
تلے دسے چشمۂ آب حیات - نظر وو الگوٹی موں میں لے
کر ' سب کی نظراں کوں دغا دے کر ' ہلستا کھیلتا اُس
عقل پادشاہ کے بلہ میں تے بہار آیا خیال کا وھالتوہ
خیال لایا - بہی ہزار سوق سوں ہزار ذوق سوں ' دیکھنے اس
حسن نارکوں دیدیاں کے سلگھار کوں ' دل کے آدھار کوں
شہر دیدار کوں حالے اختیار ہوا پانوں سار ہوا - نظر
تھا طالب ' طلب تے غالب بیگیبھ شہر دیدار میں ' رخسار
کے گل زار میں آیا ' سیر کرتے کرتے دہن کا چشمہ ' شہہ
دوراہی کا چشمہ جسے اہلوح نبات کہتے ہیں جسے آب حیات
کہتے ہیں ' سو اس رخسار کے گل زار میں پایا -
نظر لالچی لالچ بھریا خام طمعی کر یا غلط قصد
دھریا - اُس شیریں چشمے تے اب حیات کا سواد دیکھے ،
ایک گھٹ پیوے ' ہور اپے بہی دنیا میں جیوے - جیتا '
کوئی ڈھلتے جیتا کوئی دھارے ' بعتاں موں لکریا سو
پاوے - بارے جیوں آب حیات پیونے کوں موں پسارنا
اپنا سب اپنا پس ہاریا - چوری آیا ' تلا خوری کیا تھا
اس وقت یوں گھڑی ' کہ ووالگوٹی موں میں تے نکل

خوب قت پکڑنا، مرد دانائی کا ہت پکڑنا۔ نہیں تو ان نے
آیا کچھ نولیا انے آیا کچھ بو لیا، دل میں کا دت
باندیا تھا سو کھو لیا۔ اپنی فکر ہوئی دانا داں، لوگاں
کی فکر آئی مہانے میاں۔ پادشاہاں روشن دل ہیں،
خدا کے خلیفے ہیں خدا سوں مل ہیں۔ معلوم ہوتا
آخر تا اول، یو لوگاں انوکے پڑتے انوکی عقل۔ ہر ایک
بات سر چڑتی، پچھیں عادت وہی پڑتی۔ اپنی عقل کا
سودا کیا، اپنی عقل کا امداد کیا۔ اپنی عقل ہوئی
ہوائی، جانو اوکاپچ کرتے پادشاہی۔ اس کی کچھ نہیں
تدبیر، یو جانو ایک تھا شگیر۔ لوگاں کی عقل تے اگر خوب
ہوا تو بھی سہل امداد ہے، اپنی عقل تے جو کچھ
خوب ہوا اس میں سواد ہے۔ دانا کی عقل دغا نہیں
کھاتی، دانا کی عقل بہوت کام آتی۔ دل تازہ اچھتا،
اپنے کنے اپنا اندازہ اچھتا۔ اپنا مدعا آپے پا سکتا، یکائے
وقت خدا نا کرے کام گیا تو بھی لیا سکتا۔ اس دنیا کی
دیکھ دھات، کیا ہوں ایک بات۔ جیوں تیوں عاقل اپنا
کام کر لیتا، عاقل اپنا کام جان کیوں دیتا۔ اپنی عقل
سوں اگر دسرے کی عقل ملے تو واہ واہ اس تے بھی کیا
خوب، عاقل لوگاں بہت ہیں مطلوب ــ

بلندی عقل دل کا اجالا، بھونیچہ خوب بھونیچہ آلا ــ

یو بات سمجھایا، یہی قصہ کتے تھے سو آیا۔ کہ وو یاقوت
کی انگشتری جو دل نے حسن دھن من موہن تے عاشق

میں کتا ہے فرد —

حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند   ولے خم خانہ را ہمرہ نہ بردند

خدا کی خدائی ازل بھی دولت ہے جیوں اول تے
انگی، وہی خم ہے وہی شراب وہیچ مستاں ہیں، وسیع
دالہ وسیع عقل وسیع ذہر مستاں ہیں۔ جاں خدائی کی بات
آئے واں نیں کر نہ کہیا جائے۔ فارسی میں بھی
کتا ہے بیت —

دیدہ را یکتا ببیں دل را مولکی در گماں
سرویست در ہر پیرہنی مغزیست در ہر استخواں

اے وہم، تجھ پر مجھے بہت آتا ہے رحم دل نے
تجھے نیں جا لیا، تیری قدر نیں پچھانیا۔ توں
بہت دور اندیش، تجھے ہم پادشاہ ملکے ہم درویش توں
کیا یو بات کیا ہے، تمام کرامات کیا ہے دانش منداں
نے طاق بلند پر ہاتھ رکھے، لوگاں نے اس کا ناؤں کرامات
رکھے دانایاں میں یوں جاں ہے بات، العقل لطف الکرامات
وہم کہیا سو باتاں بہت خوب ہیں بہت معقول ہیں کر
دل میں لا یا فی الحال لشکر بھیج کر دل کوں ہور نظار
کوں بلند کرنے فرمایا۔ کہ ہمارے شہر میں آسے کیا متا
ہے، جو کچھ وہم کتا سو خوب کتا ہے وہم کی باتاں
کا اثر پڑیا جو کچھ وہم کیا تھا سو اس کا سار کے خیال
میں پڑیا دائم اس کام میں جیتا اچھے تو کام رہیا،
یک تل بسریا تو کام گیا۔ جو کام پکڑے بھی گھٹ پکڑنا،

کا کلوت ' لت میں لت غفلت ' جھوٹا تولگیچ ہے جو لگ ہے نیم دھرم ست - تو ہی عقل پادشاہ ہے ' عالم پناہ ہے صاحب سپاہ ہے - فرصت دھرتا ہے ' جو کچھہ کرنے منگتا ہے سو کرتا ہے - تیرا فہم تیری دانش تیری دانائی مشہور ہے ' میں تیرا دولت خواہ ہوں کیا کروں مجھے یو بولنا ضرور ہے ' اس جانا چپ رہنا نمک حلالی تے دور ہے - بیت -

حرامش بود دولت پادشاہ که هنگام فرصت ندارد نگاہ

وقت پر دشمن چپ رہتا ' دوست ہو کچھہ جانتا سو کتا - جس کا دل صاحب خاطر جلے گا سو بولے گا جس کا دل صاحب خاطر تاہایگا سو بولے گا - اپی تو یک بار بولنا میانے' پچھیں صاحب کا کام صاحب جانے - جان کر چپ اچھنا نمک بر حرامی ہے' یو تمام خامی ہے - تجھے چھوڑ میں جڑنا کس گھات ' جو کچھہ تجھے بات سوجھے بات ' جو کوئی صاحب سوں یوں اختیار اچھے اس کا دل صاحب خاطر کیوں نا پکڑے اچات —

عقل پادشاہ ' عالم پناہ صاحب سپاہ نے یو سب سن وہم کوں گل لایا ' وہم کا اندیسہ بہت بھایا - کیا شاباش وہم ' ترا بہت خوب ہے فہم - تیری فکر میرے خاطر آئی ' تجھے ہم وزیری دینا ہم پیشوائی - اگر فلاطوں اچھتا تو تیرے فہم کا داد دیتا' بلکہ جدمت کرتا کچھہ فیض لیتا - جانتا کہ خدا کے عالم میں ایسے بھی خرد مند کامل ہیں' صاحب ہمت صاحب دانش صاحب دل ہیں - جوں فارسی

سرد دو بات یاد رکھتا ہے ' لہیں بسرتا ہے ' مرد
یقین بورا ہوا تو خدا ہوں مدد کرتا ہے ہر روز
خوشی کر ہور اپنا لشکر سم' سوسھ بازو ڈھولک ہور
بادل ہوکر گرم مردکوں رح ہو رم یو بات لکو بسر
جتلاسکے کا اپنا اپنا لشکر درست کر جس لہوے تے ازائی دائر
اُس لہوے کوں بسریا کیوں جائے لہوے تے تو ملک یو راج آیا
لہوے تے یو بخت تو تاج آیا لہوے کے سایہ
خدا خلیفۂ خدا کہوائے لہوے تے اس مراتب کوں اُگے
بادشاہاں کوں لہوے بغیر واجب لیں ' اخر ہوں لہوے
بغیر علاجہ نہیں جیسی فکر حقی عقل آ ے ہات تے لہوا نا
ستا جائے آدمی جس پر دھیان رکھتا ہے تو کچھ بی
ہوتا ہے خالی نہیں ہے تا خدا کی درگاہ نا امیدی کفر ہے
نا امید ہونا خدا کوں نہیں بھاتا ایا اگر کوئی بادشاہ اپنا
ملک حوڑ ضرور کوں ہور ایک بادشاہ کے ملک میں
جاوے گا تو کیا اپنے ملک کی جیسی خوشی پاوے گا'
جوندنہارے کا بادشاہی چھوڑیا سودل دل آوے کی داد' اس میں
کیا ہے سواد کچھ نہیں رہا نہیں جو کوئی بادشاہ ہے اسے
ضرور ہے جو اپنی عاقبت کی فکر کرے ' فرصت کا وقت
غنیمت کر جان تدبیر پر من دھرے بادشاہاں کی
یکیلی نہیں ذات ' عالم عالم اچھتا بادشاں کے سنگھات
بادشاہاں کوں بہت اچات خوب نہیں ' بادشاہاں کوں بسرات
خوب نہیں مثلا ہے دکوں میں' اگرکوئی سمجھ من میں' خوب کا خوب

انو کے اصحاب بڑے - ان کا ذات مبارک شہید ہوا، تو دین کا دولت مزید ہوا - کفر کوں اسلام کئے، خدا فرمایا تھا سو کام کئے - یو صفات یو خدا کسے ہاتی، بیٹھے بیٹھے ولایت آتی تو انوکوں آتی - وو تھامی، ہور خدا جیسا حامی - ایتا اچھکر ایتے دکھ میں پڑے، اہوا لے کر میدان میں کھڑے - کافراں کے خوں ہوئے تو کافراں زبوں ہوئے - خوار ہوئے، دین قبول کئے - یو قدم تو ہونی تھی جو مال پر نظر نہ تھی، ہور لوگاں پر نظر تھی، انو بڑے تھے انوکوں اول آخر کی سب خبر تھی - اول یاراں تھے تھوڑے، رہتے رہتے بہوت جوڑے - تربیت ہور تدبیر کے صاحب تھے، شمشیر ہور تدبیر کے صاحب تھے - قول و قرار تھا، وعدہ استوار تھا - بات میں خطا نہ تھا، یک بات تے دوسری کوئی کہتا نہ تھا - اتال بھی اگر کس میں پاک نیت ہور ہمت ہے، تو انوہیچ کے فرزنداں انوہیچ کی امت ہے - اتال کیا خدا جدا ہے، اتال بھی وو ہیچ خدا ہے ۔ اتال بھی بہوتاں نے تھوڑیاں تے بہت کچھ ملائے ہیں، ہمت کئے ہیں میدان میں آئے ہیں، صفت دیکھے ہیں، اپنی مراد پائے ہیں - گنج کیا بے رنج ملتا ہے، رنج دیکھتے ہیں تو گنج ملتا ہے - خدا پر توکل کرنا، دل پر خوشی دھرنا، ہمت کوں فا بسر نا - کوا لگ صبا اٹھ چاروں طرف کا غم کھانا، دنیا دو دیس یہاں غم کھانا کیا مانا -

دو کوٹ ہے، جس کوٹ میں رہیا جاے سو دو کوٹ
ہے لوکوں ہوے تو وو کوٹ سہارے یو کوٹ نہیں تو وو
کوٹ کیا کام آوے کوٹ کوں دور ملک کوں لہوا
سلیپا لتا ہے جیسی بلا ایی ویسی بلا کوں لہوا ٹالتا
ہے اوسے تے لوکاں ڈرتے ہیں، تو آکر یکس کی طاعت
کرتے ہیں۔ لہوا غازی جن نے لہوا ہات پکڑ یا اس
کی دائم بیش باری خدا کا رسول خدا کا قبول مقبول
اسے یوں بھایا ہے آپ نے ایسی یوں فرمایا ہے یو
حدیث آیا ہے اس میں کچھ نیں شک ہے کہ
رزقی تحت ظل رمحی یعنی میرا رزق میرے نیزے کی
چھانوں تل ہے، جو کوئی مرداں ہیں انو کوں یو بل
ہے مرد نے روٹی لہوے کے زور سوں کھانا، چار
مرداں میں اس کوں مرد کہوانا اپنے ناؤں کا علم
اُچانا جو عالم میں یو بات ہوئی فاش، جو کوئی
ملے سو کہے شاباس شاباش دیں حضرت کتے یک
دیس یکس کے گھر گئے تھے مہمان وہاں لہوا نہیں
دیکھے تو نیں اس کے گھر میں ہرگز کھا ئے کہاں کہ
تیرے دل میں غلط کا نیت نہیں، خدا کی رضا کا نیت
نہیں مرتضیٰ کوں ذوالفقار آیا تو مرتضیٰ اس جاگا کوں
اٹھوے، تو سب انو کے زیر ہوے تو سب انو کے
ہات تلے سلپڑے لہوے کا مراتب بہت بڑا ہے
لہو ادھر پر کھڑا ہے پیغمبر کہ خدا کے رسول تھے انو اپے لڑے

سر یا پانی ہور دانہ، تو ویچہ ہوا بندی خانہ۔
پچھیں کام ہوتا سخت، قول منگنے کا آتا وقت۔ کسی
کا نہیں سنیا کہا، کدھر نکل جانے تے نوی رہیا۔
دشمن کے لوگاں آتے، بند پکڑ کر لے جاتے۔ و و عاجزی
و و شرمساری، توبہ الہی پوری ہواری۔ اس واقع (ن)
سوں جو کوی جینے کی ہوس کرتا ہے، اس جیونے پر
یو مرنا ہزار جاگا شرف دھرتا ہے۔ لوگاں
لڑکر مریا بولیں گے، مرد تھا، شاباش خوب کر یا بولیں
گے۔ اگو دل میں ہے مردی کا ہوس، تو مرد کوں دنیا
میں فاؤنچ بس۔ پادشاہی کا کیا سواد عاجز ہو یکس
کے بند میں دانا، جاں پادشاہی کا رج ہے وہاں یو کیا
مانا۔ خدا ایسا وقت کسی پر نا لیا وے، مرد کوں هار
پر نظر کرنا ضرور ہے جو کام عزت پر نا آوے۔
مرداں کوں یو جاے ہے اس میں کیا شک ہے۔
و تو سب ہوا اتال یو کہنا، بو فکر کیا سو قایم کیوں
کر رہنا۔ توں تو حوں جیوں پکڑ رہیا ہے تن، یو بھی
ماتی کا کوٹ ہے کولک کرے گا جتن۔ عشق نے
بہوتاں کے ایسے کوٹ لیا ہے، لیا سو اجھوں کسے پھرا
نہیں دیا ہے۔ توں عقل پادشاہ ہور اس کوٹ پر
بھروسا کیا ہے، کیا مست ہے اپے کیاں کا شراب
پیا ہے۔ کوٹ سو دلاں کا چلتا کوٹ، جس کوٹ پر
دشمن نہ کر سکی چوٹ۔ جس کوٹ کوں کوٹ کہیا جاے سو

واحے (ن)

کوں سنبھالنے تو اچھا ' یو آگ گھر کی بلا کوں جالنے تو اچھا - جیوں تیوں ڈلاوراں کوں جما کرنا ضرور ہے بہادراں کوں جما کرنا ضرور ہے - پادشاہ وو خوب جو لشکری کوں خوب کرجانے ' خوب لشکری کوں محبوب کر جانے - سانگ سوتی الو ترتے وارے ' یو غازی سرداں جیو دین ہارے - اگر کوئی منگتا کسی کا جیو لیوے جیو کوں جیو نہیں تو جیو کے بدل پیکا تو بھی دیوے - پیکا ہات تے نہیں دیا جاتا جیو کسی کا کیوں لیا جانا - جیو لینے کا بہت دل ' ہور پیکا دینا اپنا مشکل - اگر توں منگتا ہے کہ خلق تجے ملگے توتوں پیکاں کوں لکو مگک ' ہو تو پیکاں کوں ملکتا تو تج سوں ہرگز نارھسی ونگ ' کام سب ہوے کا بھلگ - پادشاہاں کوں لشکر دیچہ بڑا مال جس پادشاہ کے خزانے میں یو مال ' وو بادشاہ دائم خوش حال اس پادشاہ کوں دائم فتح جا کے ترواز خاطر قرار - ریاستی کام تج کر لشکر اپنا سج کر لشکر کے دل سوں دل سالنا ' پھتریاں کا کوٹ کیا کام آتا خوب دلاں کا کوٹ بالنا - جس پادشاہ کوں خوب دلاں کا کوٹ نہیں ' اس پادشاہ کوں اوٹ نہیں - پھتریاں کا کوٹ کوڑی میں اوڑ جاتا ' لس کے آسرے کوں آتا بہار کوئی چوڑاں ہارا اچھے تو دو دیس کوٹ میں جانا ' نہیں جب کوٹ میں جانا کیا ماتا ' منت دل میں فکر ایسی نا لیانا لشکر میں سو کوب ' جانو ہات میں پالہ کرڈنے موت ہو

یو دونو کئے تو مشکل ہے پھر آنا ہات - عقل دیا ہے
خدا نے آکسی کوں بڑا نک ، پادشاہاں کوں تدبیر کرنا واجب
ہے ولایت ہاتھہ میں ہے انگ - عشق کے انکھے عقل کوں
کیتا گمان ، وہیچ قصا کہ ہتی کوں کل چڑی ضمان - عشق
کوں کون پتیایا ہے بھوتاں کوں لوٹیا بھوتاں کوں ننگایا
ہے - دنیا تماشے کی تہار ہے ، وہی بھلا جو اپنے تہار
ہشیار ہے - لوگاں اتال بہت پھسلا کھانے ملے ہیں آوا سوا
ولے وقت کوں کام آن ہارا ہے سو اپنا خدا ، اپنی عقل
اپنی ہمت اپنا لہوا - یو مصحف کی آیت ہے سن ، سمج
ہور دل میں رکھہ حتی ، کم من فیئۃ قلیلۃ غلبت فیۃ کثیرۃ -
یعنی کوئی مرد ہیں جیو کوں عزت پروارے ہیں ، تھوڑیاں
نے بھوتاں کوں مارے ہیں - کیا کروں بولیا دل ہوا داغ
کہ کئے ہیں وما علی الرسول الا البلاغ - یعنی صاحب کا یو کام
ہے جو بولے راست راس ، پیلا ر اس پر عمل کرنا ہے سنن
ہارے پاس - اتا لیچتے اپس کوں سنبھال رکھہ ، خوب لوگاں
ملانے پر خیال رکھہ - خوب لوگاں ایکچ بار ملیں گے ،
چھتے چنتے کتیک دیساں کوں دو چار ہزار ملیں گے -
اگر فتح ہے تو بھی دشمن کوں موں پرتے ڈالنے کوں کوئی
ہونا نیچ ، واگر خدا نا کرے شکست ہوئی تو بھی - ابھالتے کوں
کوئی ہونا نیچ - اگر یک جاگا ہور ہارتا ، تو دوسری جاگا جاکر (ن) لہوا سارتا -
اگر دشمن کی فتح ہور شکست تے دل دو رہم نہیں ، تو
کیا اپنے گھر کا بی غم نہیں - اپس کوں ہور اپنے ملک

(ن) چاکر -

تمام لگیا وھاں کام ھوا جیو اس کام پر دھرے ،
فرصت ہے لگی کچھ کرلے - عشق بادشاہ بہت مست بہت
زبردست - مسمع کوں پڑیا کو اچھلنا عقل کا کام نہیں ، پھر وسا
اس پر پہا کر لچھلنا عقل کا کام نہیں پھر یا تو اسے
منا کرنے ھارا کوں ہے ، بڑے کوں نھلا کرن ھارا کوں ہے -
دنیا ہے تو رہا کچھ فکر کرنا - ہر کوئی بہانت کر پادشاھاں
پاس آتا ، بادشاہ لباس کر کدھر جاتا یک وقت ٹوٹیا تو
جوڑنا کوں ، پادشاہ نہاٹیا تو جوڑتا کوں - غلیم لگی
گیا کا م جاتے اپنیچ لوگاں تو دشمن ہو اتے - لوٹتے لٹاتے
ہزاراں ہزار بلایاں لیاتے اول اپنے لوکا دم تے تو ڑ تا ،
پچھیں دشمن کی فکر کرنا کوں پادشاہ سال دھی جوں
نبات کر سلامت گیا ، جوں لگلیا تھا تیوں امانت گیا -
البتہ لٹاے ہیں ، پامعلس ہو کر گیا یا پکڑ لیائے ہیں -
بادشاھاں کوں ہتی جوشی اتلاح شکھ بھی ہے ، جتنا
نیک اتکام بہ بھی ہے - بادشاہ تو لگیم جو لشکر گھوڑے ہتی
ہے ، سب نہاٹے پچھیں کیا پادشاھاں کی عزت رہتی ہے -
مالی جیتا جیتا ہے ، ولے جھاڑ پیڑ تے اکھڑے پچھیں کیا
پلتا ہے شیشہ پھوٹے پچھیں جوڑتا نہیں پرکٹھوے پچھیں
جناور اڑتا نہیں - ہو بات دانش کا معنا اس بات کوں فاستا
کوں ، اسمان تنگ پڑیا بوجیں تھا متا کوں - جوس کی
پل ٹوٹے تو یکا یک باندھی جاتی ہے ، ولایت گئے پچھیں
بھی ہات اتی ہے - جیوں کمان کا تیر جوں دولے سو بات

کرے، نر جوت اچھے وہ بھی حوت دھرے - تو کش
کنڈی کا عالم (ن) دو ایچہ ہیں کہ الناس علیٰ دین ملوکھم
بادشاہاں دھرے ترکش بنداں ترکش بنداں کوں اپنوں
بات دکھلانا، اپنو ترکش بندی پر ایانا - اپنو دیتا
بنداں تو ترکش بند کا دل قوت پکڑتا ہے، تو ترکش بند
اڑتا ہے، بہت یاری دیتی ہے آگ میں پڑتا ہے - جو
پادشاہانچ یو روش چھوڑے، تو کدھرتے ترکش بندی
کریں گے فکوڑے - جو کام پادشاہاں کوں بھاتا ہے، عالم سب
اسیچ کام پر آتا ہے - ہو کوئی جو کام کرتا ہے سو
پادشاہاں کوں رجھانے خاطر کرتا ہے، پادشاہاں کوں
خوش آنے خاطر کرتا ہے، اپنی مراد پانے خاطر کرتا ہے -
پادشاہاں مظہر اعظم ہے، خدا سب کچھہ دیا ہے کیا کم ہے -
جس کام پر قصد دھرتا ہے وو کام کرتا ہے کہ یاں
جسے خدا دیا اُسے کوی نیں لیا اخا رہ، عربی میں کہے ہیں کہ
العاقل تکفیہ الاشارہ - اِس بات میں کہی وہی مہارت،
تو دکھنی میں بہی بولے ہیں کہ تتو کون تومنی
تیزی کوں اشارت - جن نے خوب فکر کیا اس کا کام
ہوا خوب، کہاوت ہے طالب را مطلوب - یوں کچھہ ہوے
تو پادشاہی کا سودا ہے، اپنا حکم اپنی دوا ہی کا
سودا ہے - جن نے یوں کیا اُس کا نام ہوا، جاں عسق

(ن) آدم

تدبیر کا پیچھے تو ار کر لینا جھگڑ کر لانا - سال میں یک
کر زمین تو بھی فکر کرنا جو ہات آوے کچھ بھی لینا
تا سال خالی نہ جاوے - جن نے چار تھلیاں کوں سمبتا و و
بڑا ہوا ' چار بڑیاں میں اپی اپی کھڑا ہوا - بڑے ہوے
ہیں سو سعی کرتے کرتے ہوئے ہیں ' ہمت دھرتے دھرتے
ہوئے ہیں - کرکوت لینا ملک لینا اوک کا ملک ایک کوں
دینا یو بادشاہانہ کا کام ہے ' اس خوشی کی لذت دوسریاں
پر حرام ہے - کوں اصلی اس خوشی پر ہے ' کسے یو خوشی
میسر ہے - خوب دوب خوب کھانا ' خوب لہرا خوب کھوڑا '
یو سب کسے میسر ہے تھوڑا تھوڑا - پادشاہاں نے اپنی
خوشی کا بسرنا اپنی خوشی کی کچھ فکر کرنا - جو
پادشاہ ' تو عالم پناہ ' جو ظل اللہ تو صاحب سپاہ - پادشاہاں
سب تے بڑے سب تے معتبر انو کی خوشی ہور دوسریاں
کی خوشی کیوں ہوے برابر پادشاہاں تیر ترکش کمان
اپنا سر اپنے سلکمات لے کر مستعد ہو کر ' سب کوں
دلاسا دے کر ' مہابت سوں صلابت سوں - ہموں ترکش
بندی کا قاعدہ ہے جس بات میں ترکش بنداں کوں فائدہ
ہے خوب نمائش سوں ' خوب آرائش سوں بہار انا بہار آئے تو
غافل نہ ہونا ہشیار انا - اپنی مردی کا سلکھار اپے دکھلانا '
اپنے لشکر کوں دکھلانا - دسرداں کوں دکھ آمس آوے
ترکش بندی ۲ ہوس آوے ترکش بند ترکش بندی

ایسے کاماں ہوئے دحل، انو میں کیا ساتی اچھے کی عقل - جوہردار لوگاں ہات تے جاتے ہیں تو وقت پر کیا کنکر پہتر کام آتے ہیں - خوب لوگاں جائیں گے، پچھویں کیا برے کام آئیں گے - خوب لوگاں تے ملتا ہے ملک ہور مال، خوب لوگاں رکھتے ہیں ملک کوں سنبھال - جسے توں کچھ صاحب سوں دیا، اسے توں اپنا کیا - مشہور ہے کہ جدہر ہنتی دوئی، اودھر سب کوئی - جسے توں اپنا کیا وچہ تیرا، ہر کسی کوں نکو جاں کہ یو وقت پر ہے میرا - عاقل آگیچ جانتا، ناداں پچھیں تے پہچانتا - اپنیاں کوں اپنے کرنا، اپنیاں تے مال دریغ نا دھرنا - اپنے سو اپنے، پرائے سو پرائے، پرایاں کوں اپنیا میں کیوں لیایا جائے - اپنیاں میں بہت تواضع بہت تعظیم، بوے سو نوے قدیم سو قدیم - کہیچ ہیں کہ اول خویش بعد از درویش - اتال سب خوش دستے ولے سن رے دیوا، گھر کوں دیوا تو مسجد کوں دیوا - یو و قصہ کہ چار ملائی چوبے اٹے سدو گھر کی ریت، بیچار کے آکر کیا گئے گھر کے گائیں گیت - آشنا کوں جانتا بیگانے کوں پچھانتا - دنیا میں اپنایت خوب ہے، اپنا یت غایت خوب ہے - مال ملانے منگتا تو مال ملاتیاں کوں منگ، دلیر لوگ ماتے ہتیاں کوں منگ، خدا ہور رسول کے بہاتیاں کوں منگ، ریجھتے ہور ریجھاتیاں کوں منگ - کچھ مشکل پڑے بغیر خوب لوگاں پچھانے نہیں جاتے، وقت پر سب کوئی کام نہیں آتے - پادشاہ نے ہریک ملک تدبیر میں پڑ کر لینا،

هوے ولے خوب اچھلا ' بہت کام کے دلاور اور خوب اچھلا
ہو ایک ہزاراں پر اتھے ' ایسے لوکاں ملے تو دشمن کا مد
تئیں ' دشمن کا لشکر بیتے بھوتاں میں تھوڑے بڑے دل
جاتے تھوڑیاں میں بہت بڑے کام نہیں اتے ' ابھوب مر
وقت لمانے سمجھوں تھوڑیاں میں بھو تنجہ تھوڑے ہوتے'
کام مشکل ہوتا بات کی روڑے ہوتے جو کوئی ہمت کے
میداں میں رہے کھڑا اس کے آنگے خدائی بڑا
خدا بوی ہملا کوں ہماری ہمت آزماتا ہے ' خدا کوں
بھی ہمتکا بہت کام ہواتا ہے ہر ایک کام ا پے
سلجھا لتا آتا ہے نہیں تو کہا ہملا نے سلجوا لیا جاتا ہے
اگر ووجہ ہے سلجھا نکھارا ' تو مرداں کوں ہمت بغیر
کیا چارا اگر ہمیں دمون پر ہمت کو نہیں دامے ' تو
ہملا پو بڑیا ہے لکہ خدا ھاسے - وو بوٹھیا ہے ازما نے '
هور ہملا میں اپنے ہما نے ھواں ای عجب مزہ ہیں
بہت کوئی بڑے ذرہ ہیں کسی کی بات کوں یہاں تھالوں
لا ہ ہونا اپنی تعریف اپوچ کرنا راحوب بھی دراصل
ماھری کی نقالی ہے ' قوت کچھ اور ہے قوت کی کچھ
هور حالی شالی ہے - راجوتاں صرورت کی حکایتاں ہیں ' آخر
اہ واجہ کام ارے کا باقی باداں ہیں - ہدھر چلتا ' اودھر اول
پاؤں آتھتہ آخر لہو مع ہر قال تھا لوکاں خوب جوھر دار لوکاں
کون بسر نے ' بھترے ہور کلکرے سو جمار (ن) کرتے - حلوں میں

(ن) جمع -

تے کچھہ مختصر کام لینا، نھنے آدمی کے ہات بڑا کام نا دینا۔ آدمی کی ذات سے جیوں تیوں کام چلاتا ہے، ولے کام کے وقت جاں کام پڑتا ہے وہاں دغا کھاتا ہے، گھابرا ہوتا ہے، گنواتا جاتا ہے۔ تقوا قرار نیں اچھتا، ہمت نکل جانی دل یک تھار نیں اچھتا۔ دیکھا دیکھی تقلید کام سرانجام کوں انپڑنا مسکل، ننگ نام کوں اپڑنا مسکل۔ کام نا تمام، ادنتری سکھیا سو کام۔ آدمی ہی بات کرتا ہے، ہر ایک کام کوں سو رات کرتا ہے۔ پاچ ہور کاچ دونو ہرے ہیں، ولے دانس منداں بہاں فرق کرے ہیں۔ کاچ میں کیا پاچ کا جھلک جھلکے گا کنکے میں موتی کا ڈھلک ڈھلکے گا۔ گرچہ ہم رنگ ہیں کنکا ہور موتی، ولے موتی کی جوت کنکے میں نیں ہوتی۔ پانی سب اکیچہ جنس ہے سب جاگا بہتا ہارا، پئی تو معلوم ہوتا ہے کئیں میٹھا کئیں کھارا۔

القصہ اگر تمہیں کچھہ زور اچھیگا تو عشق تجھہ سوں صلح پر ہوے گا راضی، وگر زور تجھہ میں نا اچسی تو عشق البتہ تجھہ پر کرے گا دست درازی، ہسیار ہو تو کچھہ کا کچہ ہوے گا تالیچہ تے کر کچھہ کار سازی۔ جاں تے دشمن نے مطلق زبوں پایا، پنچھیں دگا دیا۔ دسرا اگر دشمن ہوا تو سہل ہے، ولے اپنا دشمن اپی ہونا بہت جہل ہے۔ لوکاں تھوڑے ہوے تو

یو دانم جئے سو لوگاں یو کاماں کئے سو لوگاں اُنو
کوں خدا جانتا خلق خدا جانتا، نہیں تو چپ کسی کوئی
کیوں ماذا لیتے دیتے الوکوں خوب نہیں کہتے یہاں
دئے لئے تعیر بلدے ہور رہتے مشقت ہور ہمت تے ہوتا
کام، یو کام بہت بڑا کچھ ہے کام، اول کام اخر کام
سب کوں کام سوتچھ ہے کام خدا بھی کامیچھ دھرتا
ہے عالم بھی اس کامیچھ سوں کام کرتا ہے جن نے
جو کچھہ پایا سو ہمت ہور تدبر سوں پایا، دولت
کوئی ماں کے پیٹ میں تے نہیں لیا یا بڑا ہوتے ملگتا
ہے تو بڑے لوگاں کوں پیدا کر، بڑے لوگاں تے کیا ہوے
کا گھرے* لوگاں کوں پیدا کر بڑے لوگاں کی بڑی فکر
بڑی دھانوں بڑے لوگاں کی عقل اس حد لگی دوڑتی جاں
لگ خدا کا ناتوں نہنے لوگاں کے ہات تے کیوں ہووے
کا بڑا کام توں عقل پادشاہ یو تجھے بہتر ہے قدم تجھی
روش ہے تمام یو دولاں لوکاں رکھے ہیں جن جن سکلائی
بد دھلیر تلک گھر گھٹ کے دوڑ ماری لگی بگولا ہزار
پر دھرے کا تو کیا بھری کا کام کرے کا جتنا تیر
ہوئے سوئی تو کیا شمشیر کے برابر ہووی ملی کوں
باگ کا کس آئے کا، لالتا کا چیتے کے جیانب بھاے کا
کھلتا ہتی کے کام سارے کا سیاہ گوش شرزے کے ابھانے
سارے کا بڑے ادمی کوں بڑا کام فرمانا نہنے ادمی کا
کام گھر میں آنا جانا بھرے لانا لے جانا نہنے آدمی

---

* (ن) گھرے

توں صادب سپاہ ' تجے واجب ہے چن چن کر خوب لوگاں
ملانا ' ایک جا گا نہیں ' دل پھبنا نو یک جاگا دھندا اچانا۔
دسمن تے مکھ نا موڑنا ' ایوا ھات کا نا چھوڑنا - لیوے
تیچ بادشاھی آئی ' اگے دی اہواج کرے گا رہنمائی - لیوے
کوں دے ست ' پچھیں کیوں مرنی دہت - دل گھٹ
اچھنا ' مرد کوں ہوے کا چت اچھنا - یکھاد ے وقت
خدا نا کرے اگر راجوت اڑے ' پچھیں تو لیوے سو نچھ
کام آ پڑے - لیوے کوں زور اچھے گا تو راجوت چلے گی ،
نہیں تو راجوت کیڑی نارھسی آخر تلے گی - اگر راجو تیچھ
تے بادشاھی آئی تو سب کوئی کرنا ' کوئی نا گزرتا
لیوے کے سر سہرا ، لیوے تی عزت نیرا - جیکچھ دلاے سودلا'
دلاور لوگ ملا - پادشاھاں کوں ذہاتنے کا نیں پھبتا بل '
چھوڑ تا کوں دھر جائیں گے نکل ' یہاں تو واجب ہے
کچھیچ کرنا عقل - پادشاھاں کا کام دل جوڑنا ہے دل
سوں پر دل توڑنا ہے - یو دو دبس کی دنیا کوئی
دیکھیا کوئی سنیا یاں کچھ کرنا ہے ، اگر ہزار برس جیوے
تو بی آخر مرنا ہے ' دنیا میں آنا ہے ناؤں چھوڑ جانا ہے۔
اگے کے لوگاں آنہارے ''ناؤنچھ پوچھتے آتے ' مرد کے ناتوں
تیچ مرد کوں پاتے ' برا کر جانتے اعتقاد لیاتے - مرد
اپنے دانوں پر بہوت گرم اچھنا نہ سرد ' فارسی میں بھی
کتے ہیں کہ نام مرد بہ از مرد - ایسے زندہ دلاں کوں
موے نہیں کتے ہیں ' خراب ہوئے نہیں کتے ہیں۔

اتلا لشکر سج کر' کیا ھوا جو پالیھ لاک جوڑے' کام کے
لوگاں بہت تھوڑے کام کے لوگاں کا بات میں نرے ھیں
کام کے لوگاں کیا بازار میں کہڑے ھیں کام کا آدمی
ہزار میں ڈھونڈے تو ایک ملتا' اصل یک سرے پالیغ
پر ھلتا ولے عزت بہت ملکتا' حرمت بہت ملکتا
جو اهل ھے اس کے اگے یو کھانا پینا سہل ھے بھلے
لوگاں کی بوجھ ھے گت' فارسی میں کتے' اول عزت
دویم نعمت اصیل مہر و محبت کا بھوکا اصیل شفقت
ہور مروت کا بھوکا جو بادشاہ اصیلاں کوں ملکتا اُسے
کچھہ خفا نیں' کہ بولے ھیں اصل تے کچھہ خطا نہیں'
کم ذات تے وفا نہیں کام نرے بعد کس کا ذات دس
نہیں آتا' بھلا ہور برا اصیل ہور کم ذات دس نہیں
اتا سبھج بڑیاں باتاں کرتے' یک بات کوں سو حکایتاں
کرتے جس ادمی میں بہت اچھے کا گیان' اُسیچ میں
کچھہ ھے بھلے برے کی پیچھان ادمی بہت برا گوہر
اس گوہر کوں پرکنا ہر کسی کا کام نیں ہر کسی میں
یو ہور بیلی یو نازک فام نیں یو خدا کا دینا ھے
یاں کیا زوراں سوں لینا ھے اصیل کی بلا دور اصیل
تے صاحب شرم حضور اصیل لوگ بادشاہاں کوں بہت ھیں
ضرور اصیل پیکاں پر نظر نیں کرتا اصیل اپنی شرم
کوں مرتا' اپنے نیم دھرم کوں مرتا جو کچھہ ھوتا خدا
کا بھاتا' برا وقت کیا دوپہلا کر آتا توں عقل بادشاہ'

اپنی سوراب دھرتا، کچھ احرب کی فکر نیں کرتا - وو اللہ الاباد کی تہار ہے، یہاں تے وہاں جانے کیا بار ہے - یو بات ہے جوں لوگاں آتے ہیں تیوں چل جاتے ہیں، جیسا یہاں کرتے ہیں، ویسا وہاں پاتے ہیں - یہاں اچھکریچ اپنا گھر واں بندھانا ہے، ایک دیس نحقیق یہاں تے واں جانا ہے - ہمیں یہاں آے ہیں وہاں کے کچھہ کام کرنے خاطر، ناں اچھہ کر وہاں کے کام دام کرنے خاطر - جنے بو فام کیا، اُنے کچھہ کام کیا - عاقل پر اپتا سمجھہ کر کچھہ نا کرنے تیے بہت کچھہ لازم آیا ہے، یا جاہل ہے یا سیطاں بات ماریا ہے، یا دیوانہ ہے یا حضرت پر ایمان نہیں لیایا ہے — نیں تو کیا معنی دھرنا ہے اتنا عقل دھرے، سمجّے ہور نہ کرے - جو کوئی عیں جاگا پر دغا کھائیے جیتا عقل اچھے تو بہی اُسے عاقل کہیا نہ جائیے - اگر تجھ میں کچھ پہچاں ہے، تو تیرا نفسیچ تیرا سیطاں ہے - سینے میں سیطاں، کیوں آوے یاد رحماں - اگر انساں ہے تو اپس کوں ہور اپنے شیطاں کوں پچھانے، یو دسمن اسے دوست کر نہ جانے -

القصہ زورآور سوں لگیا ہے کام، اتاں یہاں بہت ہونا عقل بہت ہونا فام - زور آور کوں زور سوں نا ھنکارنا، زور آور کوں ھنر سوں مارنا - اتالیچہ تے کچھہ سمجھ کر

ڈرتے تھے سو اوکاں کوں کفر منے لیایا تو اس وقت موسیٰ
نے سامری کوں بد دعا کیا ' خدا کوں خوش نہیں لگیا
خدا نے موسیٰ کوں منا کیا کہ وو سمی ہے اُسے
بد دعاں نکو کر اُس بد دعا کرنے اگر چہ اِن خطا کیا
توں اُسے خطا نکو کر درگزر یہاں تے معلوم ہوتا ہے
کہ سخی پر کسی کی بد دعا چلسی نا سخی دشمن
کے ہلاے ہلسی نا ' سخی سخاوت کے دریا میں ہے
کسی کی آگ سوں جلسی نا سب میں بڑی عبادت سو
سخاوت ہے ' جس میں سخاوت ہے اُسیچ منے شجاعت ہے
سخاوت نا اچھکر اگر کوئی شجاعت کی بات کرے
تو غلط جاننا ہے ' شجاعت سخاوت سوں پچھانتا ہے شوم
کوں سخاوت کا لذت معلوم نیں اچھتا شجاع ہر گز
شوم نیں اچھتا شجاع جنوں پر نیں نظر کرتا سو زر
پر کیا نظر کرے گا شجاع اپنے جانوں کا عاشق ہے
وو سیم و زر کیا کرے گا دنیا مہماں ہے کیا تھش
سیم ہور زر یو سیم ہور زر صدقہ ہے ایک تل کی
خوشی پر - اپنے کئے پچھیں پھیکا جائے گا ولے ناؤں
جاسی نا ' ناؤں کام اوے گا نیک کام آسی نا سخاوت
بہت بڑی دست ہے کر جان، سخاوت ہر دو جہان کا
پشتی بان ' سخاوت میں دین سخاوت میں دنیا
سخاوت میں ایمان اس دنیا میں دو دیس خاطر

عیں لینا ہے - لوگاں کتے عیں دبتے ہیں، دیبے میں لیتے ہیں - دنیا دو دیس کی کچھہ دینا لبناح کام آوے گا، کسی کوں کچھہ دیاح کام آوے گا - حدیث بی یوں آئي ہے کہ "السخی حبیب الله ولوکاں فاسقا و بحیل عدوالله ولوکاں راهدا" یعنی سخی اگر فاسق ہے تو بہی خدا کا اُس پر پیار ہے، ہور بخیل اگر عابد ہے تو بہی اُس تے بیزار ہے - جھاڑ کوں پہل ہونا پہول کوں باس، جس جھاڑ کوں پہول نہ پہل اُس جہاڑ کی کسے کیا آس - وو جھاڑ اپیچ نراس، کوں آوے گا اُس جہاڑ پاس - وو جہاڑ کسے نیں دہاتا سو کیا نو جلانے کام آتا، آگ لانے کام آتا - جس ہات میں سخاوت نہیں سو ہات ہے، نہ وو ہات ہے - جس دل میں ہمت نہیں سو گل ہے نہ وو دل ہے - جس نظر میں اثر نہیں سو پہتر ہے، نہ وو نظر ہے - فلانے کی بلانے پر نظر ہوئی کتے وو نظر کار ہے، ہر کسی اُس نظر کی خبر کاں ہے - دل کوں دریا کتے ہور قطرہ حوش نہیں کہاتا، ہات کوں بادل کتے ہور بنہ بہار نیں آتا - بات کوں موتی کتے ہور کوڑی کا کام نہیں کرتی، و ہیچہ بات موتی جو موتی کا قیمت دہرتی - کسے کچھہ دینا کتے سو اول باتیچ دینا ہے، اُس باتیچ میں مانک موتی لینا ہے - جس باتیچ میں دریا ہے، اُس میں سب بہریا ہے - سامري نے موسیٰ کا دیں پہرایا، مسلمان

وویوں چلتا جواپلی صاحبی در کوئی دول لا دھرے صاحب جو
صاحبی کرنی لا جانے تو نفر کیا کرے ۔ صاحب نے نفر کا دل
ھاتھ لیتا ہے ' جوں جوں نفرلی دسے تیوں تیوں کچھہ
دیتا ہے تا نفر کچھہ اُس پکڑے ' ہر یک کام کا ھوس پکڑے
نفر تے کچھہ کام ہو آوے صاحب کا بی نام ہو اوے۔ جو اتنے
پر بھی نفر نفرائی پر نا کرے قرار ' تو ایسے نفر کوں جل
دانی نا ملے واں گردن مار ۔

القصہ عشق پادشاہ سوں صلح صلاح کئے ہیں کر بی غم
نا اچھنا ' ہرچند بھاگ بھروسا کئے ہیں کر بےغم نا اچھنا
اپے اپلی حاکا کم نا اچھنا بہت ھشیار اچھنا درھم نا اچھنا
تمرے پاس بی صبر و شکیب طاقت و قرار ' آرام راحت ' نشاط
آسودگی فراغت اسائش خوش دلی خوشی خورمی ' عیش عشرت
بہجت شادمانی ' یہ ضو بہت خوب وزیراں ھیں صاحب ہمت
صاحب دانش صاحب رائے ' صاحب شمشیر صاحب تدبیرلی ہیں۔
اینو کا دل ھات لے ' انو کی موں کی بات لے۔ اینو سوں قول
قرار اچھہ ' اینو کوں یک وقت کر کہ مار اچھہ ' جو تیرے دل میں
ہے اس پر اُس کوں اختیار کر اچھہ۔ عشق پادشاہ بہت ہے
ور زور ' تیرا عالم کچھہ ھور۔ ھوتا ہے تقدیر کا کرنا ولے رد
تدبیر نا دسرتا ۔ جیتے دنیا میں آئے ' انو میں دو حلیاں لے
جینی کھاے جلے جان کر غفلت میں پڑیا کچھہ نس کیا '
جلے اچھ کر تیں کھایا کسے کچھہ نہیں دیا یو دیتا ہے سو

کیا منگتا، صاحب کا ظفر، صاحب کا فتح ہوئے تو مراد کوں انپڑے نفر۔ حتی فکر صاحب کوں ہے اُس تے زیاست فکر نفر کوں اچھنا، ایسا نفر گھر کی نگہ داشتی کرنے کوں اچھنا۔ گھر کی خاطر صاحب کوں غم کیا مانا، گھر کے دھندے دل صاحب پرگم کیا مانا ــ صاحب کوں فکر کچھہ بھار کی بڑے کام کوں اچھنا ہے، صاحب کوں فکر کچھہ زیاستی مال ملک ننگ و نام کوں اچھنا ہے ــ صاحب کوں جو گھر کے دھندے کی ذکر، پچھیں ننگ نام کی کوں کرنا فکر ــ صاحب اپے آسودہ اچھنے نفر کوں ملانا، صاحبیچ دھندے میں پڑیا تو نفر کیا کام آتا ــ پھکٹ کھاتا، نہیں سو تعادے لیاتا ــ ایسے نفر پیکے ستر۔ عیاری نفر ایسے نفر بغیر سرنگا، ایسے نفر نہیں اچھیا تو بلا کے کوئی کیا کریگا ــ ایسے نفر کوں چولے میں دھاؤ، ایسے نفر کوں آگ لا جلاؤ ــ نفر میں کچھہ فر اچھنا، نفر کوں ہر ایک کام میں ظفر اچھنا ــ نفر تے صاحب کا نیک نام، نفر تے صاحب بدنام، جو نفر نفرائی نیں سمجھیا اُس نفر تے کیا ہوے کام ــ صاحب کوں صاحبی سہانا بہت مسکل ہے، نفر کوں نفرائی آنا بہت مسکل ہے ــ صاحب وہیچہ جسے صاحبی کرنی آئی، نفر وہیچہ جو کر جانتا ہے نفرائی ــ "رام" جیسا صاحب آے تو ہنونت جیسا نفر پیدا ہوے، دریا ہوکر بیٹھے کوئی تو وہاں آپے گوہر پیدا ہوے ــ صاحب نے صاحبی کی جھڑتی دینا، نفر کنے بی نفرائی کی جھڑتی لینا ــ جو صاحب ہے

ہاتھہ نیں آتی یو حدیث تو فکر کوں کئیں کا کئیں لے جاتی اس تھار عاقل کی عقل کوں قرار نہیں ہے' یو ایس رہنے کی تھار نہیں ہے خدا یو کام راست لاوے' کسی کس کے بھانے میں نا بھاوے جیتی دوستی جیتی یاری اچھی تو بی' جیتی محبت' جیتی مروت جتی دل داری اچھی تو بی' اپے اپلی جا کا بہت ساڑ چت رہنا' جو کوئی اپلی دوستی دکھلاوے تو اپے بی دو ستیچہ ہی کہنا جوں حافظ کتا ہے سگھڑ چتر سبحان غیب کی بات بول ہارا' با دوستاں تلطف نا دشمناں مدارا" موں پر بھتیچہ دوستی دھر نا موں پر اُس تے بی محبت کیاں چار با تاں ز نا ستیچہ کر ؟ اُس کے اودھر تے خوب آتا' تو ہمارے ادھر تے بی خوب آتا' نہیں تو چار باتاں کر تے ہمارا کیا جاتا — فرد — دل را بدل رہ است دریں گنبد سپہر

از سوے کینہ کینہ وراز سوے مہر مہر

مقصود جاں اچھوتاں ولے موں پر جاں کوں جاں غرض اپی اپلی سمجھہ سوں اچھے تو برا نہیں ہے' اپنا تمام کم سمج سوں اچھے تو کچھہ ڈرا نہیں ہے ہوشیاری مرداں کوں بہت پیاری جوں دکھیں میں چلیا ہے کہ میاں ستے دنیا میں رہتے جاں کوں جاں کی نیں کتے اس گردش فلک میں کیا جانے کیا ہونا یک پلک میں کیا جانے کیا ہوتا — یو بی دل سلی اچھے گی شاید' شب حاملہ است فردا چہ زاید — نظر

جو کچھہ بادشاھاں کے دل پر آتا' وو کس تے رکھیا
نہیں جاتا۔ جو آگ پر پارا چلتا' تو سو کا ھور گیلامل جلتا۔
شراب کے اثر کا نتیجہ آخر خواری ہے' ھلا کی ھور خواری
ہے۔ اس مستی کا وقت تو بہی میسر نہیں آتا' پچھیں خواری
کے کھینچا کھینچی تے جیو جاتا۔ جو کوئی نیک ہے' اُسے
سمجھنا واجب ہے دنیا کاند' جو فارسی میں کہیا ہے کہ ابن
محنت نآں راحت نمی آرزد۔ ایسی مستی سوں ضرور ڈرنا
لگتا ہے' بہت حذر کرنا لگتا ہے۔ آسودگی سوں جینا ھور
تھوڑا کھانا بہت غنیمت ہے' اگر کوئی سمجھیے تا تو اس بات
کا ماننا بہت غنیمت ہے۔ بہت کھا کر یو دکھہ بسانا' اولیچہ
تے تھوڑا نا کھانا۔ توں بہوت کھائے کر بہت مروتا ہے' ولے
بہت کہا نا کسے حروتا ہے۔ مست ھتی پادساہ ھور ناگ' یو
تینو بہی ایک جنس کی آگ' اس آگ میں پڑے سوں تھوڑے
کوئی سلامت بہار آے' بہت جل راک ھوے اس اگیچہ میں
سہا ئے۔ آگ کی جنس تک غافل ھوئے تو جالیچہ گی' راک
کر کر اُچھالیچہ گی۔ زور آور کا پیار' گھڑی میں پھر تے
نیں بار۔ پادساھاں اس دنیا خاطر اپنے باپ ھور بھائی
تے نیں گزر تے' اتال دوسریاں کا انو کوں کیا ملاحظہ
دوسریاں سوں قول و قرار کیوں کرتے۔ دانشمنداں
اندیشہ اندیشتے بہت دور' ھور حدیث یوں ہے کہ " الدنیا
کذب لا یحصل الاالدور " یعنی دنیا جھوٹ ہے ھور جھوٹ بغیر

دایم دوست دار اچھو غرض نا مراد کیا منگتا ہے
مراد اپنا کیا منگتا ہے امداد حس پر مشکل ہے اُسے
کیا ھونا آسانی' بقول اہل هند پیاسا کیا منگتا پانی
دانا کی تدبیر بہت دور جاتی ہے معنے یہاں بڑی فکر آتی
ہے مقصود یوں معبت لانے کیا ہے خدا جانے کیا ہے تونگی
دانش کا اوتیل بد کوں کھلی جا دستا ہے اچھوں مقصود
مانیں خوف و رجا دستا ہے دانا اپنا دور دیکھتا ہے کہ ہر
کس کی عقل کی نظر وہاں کام نہیں کرتی ایکہیچ بات
میں ہزار منزل ہے کام نہیں کرتی کہے ہیں اہل فہم
کہ دل میں بادشاهاں کا بہت اچھنا سہم بولے ہیں اہل
سلوک کہ ' لا وفا للملوک' جوں شراب کا امر تیوں بادشاہ
کا پیار' ایسے پیار کوں کیا اعتبار دل میں اترے تل میں جڑے'
ایسی جا کا هوشیار اچھو کئی ہیں پڑے ایسے پیار کوں
نا پتیانا ' ایسے پر مغرور ہو نا جانا جڑھتے وقت وو خوشی
ہور اُترتے وقت دو جفا ' نعوذ باللہ آدمی کی ذات تل میں
سہنا ہوے خفا آدمی کا دل سو کتنا جو سو سے
جفا آتنا آدمی ہور یک دم اس پر بھی ہزار ہزار غم
بادشاہاں کوں کس کے غم کا کیا خبر' داکہ ظالم کا کیا خبر
حوں حافظ کتا ہے بہت —

خفتہ بر سنجاب شاہی ناز نینے را چہ غم
گر ز خار و خارہ سازد بستر بالین غریب

اُس مکر سوں پھر آوے گا وو کیا ایسے کاماں تے پچھیں جاوے گا - میں کتا ہوں تجے ' توں تو عقل ہے ' ولے مجے یوں دستا کہ آخر کچھ حلل ہے - یو نظر کا آنا جا نا ' یو خیال کوں سنگات لیانا یوں دل کوں پھسلانا ' ہور یو زمانہ - خدا خیر کرے ' کسی سوں نہ بیر کرے - مجے کچھ دھرکت نیں دستا ' کچھ گت بی دسنا - میری فکر میں یو ہرست نہیں آتا ' مجے نہیں بہا تا - میرے بول بہت تیکھے ' ولے داداياں کے دل میں رہتے - باقی سب تکرے کے کتیے ' جو صاحب کہے تو ہوے صاحب ہوے صاحب کتیے حرش آمدی کا یک بہ ' اے عقل بادشاہ میری بات جان پچھان کہ عشق بادشاہ آخر تجھ سوں اڑے گا تجھ میں ہور عشق میں کچھ قصہ کھڑ یگا ' کام مشکل پڑے گا - توں راحوت کر عسق سوں صلح کیا ہے ، عشق نے تجے بھاگ بھروسا دیا ہے - قول و قرار ہے کر کتا ہے ' ہمارے تمارے میانی میاں پرور دگار ہے کر کتا ہے - اپنی محبت اپنی ہمت دکھلایا ہے ' بہت اخلاص میں آیا ہے - پادشاہاں میں یو بی یک جنس کا مکر اچھتا ہے ' اس شکر میں زہر اچھتا ہے - خوب اگر یو قول و قرار ہے اس قول میں ہول نہیں تو واہ واہ اس تے کیا خوب اس تے کیا بہتر ' و اگر اس میں کچھ ہور فکر ہے تو نعوذ باللہ خدا پناہ دیوے ' آدمی سمجھیا کدھر کدھر - خدا کرے جو یو قول وقرار اچھو ' اس کا یو نبھ پیار اچھو ' یو لچھ دوست اچھو '

کا بیگ بیگ عقل پادشاہ عالم پناہ ظل‌اللہ صاحب سپاہ
کنے جاکر جیو لا کر اُس چور نے اُس حرام خور نے چاری کہا یہ
پچھاری کھایا انگھولی میں پانی لیا یا سب کھول کر کہا
مایا کہ نظر جو ہے کے شہر میں تے تایب ہوگیا تھا غایب
ہوگیا تھا کیا جانے کاں رہیا تھا سر آتش ایا ہے فتنہ
اُٹھا یا ہے عشق پادشاہ عالم پناہ کی پادشاہی میں تے یک گھر
گھالو دغاباز خیال نام نقاش کوں سنگیات لیایا ہے یو دونو
جنے مل کر سکتے ہیں جو دل کوں دیدار کے شہر کے اودھر
لے جاویں اُس بھرے شہر میں کچھہ فتنہ اٹھاویں اَور کے
ملک کوں خراب کریں ایک بلا لیا ویں لشکر سب نے جار
کوں جانتا ہے کس میں کیا ہے مگر مباداً کہیں کی بلا آوے
یو ملک ہمارے ہات تے جاوے اس بات کوں فکر تا خیر
کر بیگیچہ کچھ اُس کی تدبیر کر جو کرنا ہے سوکر آج کچھہ
بھلا برا ہوا تو پچھیں کیا علاج نہیں تو دیپچہ سرمٹی
مثل ہوتا بہت مھیلا جیبل مھیلا بیل کی لا سہکی زھوں پا کیلا
ہور فارسی میں بھی بولیا ہے سمجھا یا ہے سرہ (مصرع)
کہ علاج واقعہ پیش از وقوع باید کرد ۔ ایسیاں تے بھتیاں
کا گھر کیا زر گیا نہ ناؤں نہ نشاں رہیا اگر کچھہ دل
میں برائی لیاوے تو کیا عجب ہمارے لوگاں کو ہمارے
تے پھراوے تو کیا عجب جو کوئی اِس مکر سوں جا کر

خوش حال ہوکر ہات میں لے قلم اُسی دم، مس موہن کی صورت، خگ جیوں کی صورت، حسن دھن کی صورت، لکھہ کر دکھلایا، دل یکتیچ اُس حسن کی عجائب صورت پر مس ہر مورت پر عاشق ہوا وو نقش بھایا۔ اُس نقش کوں جیولایاسد کھویا بد کھویا آہ نالے بھرنے لگیا دیوانی دیوانی چالے کرنے لگیا۔ عقل ستیا ہیچ ہوا، کچھہ تھا سو کچھہ ہوا - طاقت گئی، صبوری نہ رہی - بے حواب ہوا، بےتاب ہوا - معسوق میں اپتی دوری عاشق میں کاں کی صبوری - نس دن کہتے حسن حسن، یوچہ لگی تھی اس کوں دھن - بیت -

بہت بے تاب ہے دل، دل منے کچھہ تاب نیں اُبریا

جگر میں لہو کہاں کا لہو کی جاگا آب نیں اُبریا

بارے آخر خیال ہور نظر سوں بچار کر دل شہر دیدار سوں عزم کیا، عزم حزم کیا - اُس وقت دل پاس یک وزیر تھا وہم اُس کا نام، دھرم اس کا کام، بوہم اس کا فام - فرد -

نزیک دل کے تو دل کا مراد سب آیا

یو دل کے کام منے وہم آ خلل بھایا

اُن نے سنیا کہ دل اتال جاتا ہے، آپ دل بھاتا ہے - ایسا اندیشا اندیشا اپی مارتا اپنے پاؤں پر تیسا - خیال ہور نظر کی بات کوں لگے گا، تو کیا ہمارے ہات کوں لگے گا - بھوتیچہ پکڑیا ہے اضطراب، آخر ملک سب کرے گا خراب - پروا نہیں کرتا تاج ہور تخت کا، کیا جانے کیا لکھا ہے بخت

الگی ھور کا تیرا ، جو کچھہ توں لیا سو تیرا

بارے القصہ نظر نے حسن کی دیا تھا خوش خبر دل کا دل یارا ۲
ھوا ملکہ تازہ تر دل کی دل میں بھری تھی آس اُس یاقوت
کی انگشتری تے انے لگی آب حیات کی باس دل کے دل
میں جو آیا ، خیال کوں نزدیک بلایا پوچھا کہ توں کیا
کام کرتا ہے کیا ھنر دھرتا ہے بیت ۔

اے یار آدمی اے اگر یار پاس تے
بھر بھر کے بات اُس سوں کرے عاشق اس تے

وو بات بہت سواد بھری ، جو بات وو نگار کری جیوں جیوں
سنتی تیوں تیوں بھاتی جو میں ھزار ھزار خوشی لاتی
معشوق کنے کا جو آدمی آتا وو بہت بھاتا اُس پر بی
بہت پیار آتا معشوں بول بیوجھے سو باتاں دل کا دلاسا ہے ،
یو باتاں پھر پھر پوچھنا پھر پھر سنا عاشق کا فعل خاصا
ہے جہاں جیو لگتا وھاں ان باتاں تے جیو نہیں بھکتا
بارے خیال بولیا کہ میں نقاش ھوں صورت نویس میں میرا
ناؤں ہے بہتر ھوں چتر چتر نا میرا کام ہے ۔ ایسا چتر
چتروں جو دیکھے سو نار ہے جو کوئی دیکھے سو شاباس
شاباس کہے بیت

خوش خیال نے اپس کے ھنر کی صفت کیا
عاقل اتھا تو جیو بھلانے یو گت کیا

دل کہیا کیا چتر نا سو چتر دیکھوں تیرا ھنر خیال

بی میٹھے نا ہوتا جو مکھیاں توڑ توڑ کھاویں - بھلا آدمی کچھ کرتا تو یو کچھ کوں کچھ پاتے ' کوتیاں کوں سلگ دئیے تو موں چاٹتے آتے - حکوئی ہیں سلوک ' جیساں سوں ویسے کرتے سلوک - نفر ہزار ہزار ہو تو بی صاحب نے اپنا داب رکھنا اپنا حساب رکھنا - توں حساب(ن) نکو چھوڑ' یہاں نکو خاطرہ کہ خدا بولیا - ومن یعمل مثقال ذرہ خیریرہ - خاں صاحب بی تیری ہے جان وعدہ ہے کتاب ہے' وہاں ذرے ذرے کا حساب ہے - لوگاں کھا کھا کہ جاتے دغا دے اُس پر آتے - یو عقل نہیں دیوانگی ہے' یو عقل نہیں نادانگی ہے - عاقل ہوکر کوئی دغا کھاتا ہے' جاں کر کوئی اپس پر بلا لیا تا ہے - اپنے مال کی خبر لینا' فرشتہ ہوا بھی حق تے زیادہ نا کھانے دینا -نفراں کھا جائینگے نفراں کا کیا جاتا' خدا رسول کا بول صاحب پر آتا - جیوں دیا دیا تیوں لینے بھی جانتا ہے' کسے کچھ دیتے بی جانتا ہے - اگر ایک نہیں دیتا تو دوسرا آکر دیتا ' اپے عقل میں کم نا جانا ایتا: اپس کوں بی خدا بڑا کیا ہے ' بہت کچھ دیا ہے - اپے ای بہت کچھ دینا بہت کچھ لینا - خدا کیا ہے کہ دنیا میں دس آخر کوں ستر' یو خدا کی بات ہے اُسے توں نکو کتر - تجھ میں بہت ہے گُن' کسی کا توں بی بول سن - دنیا دو دیس کی مہمان ' ٹھیک پچھان - نام کر لے' کچھ کام کر لے - بی کیا فرصت پاوے گا ' دی کیا توں کرنے آوے گا - رھیا سو

(ن) صاحب —

نوں دانش مند دانا دور اندیش بہت راست ہے ' مال کیا تجتے زیاست ہے سچ کتا ہے مال خرچ کرنے کوں ہے نہ کہ خالی صندوق میں بھرنے کوں ہے مرد وو جو خدا دیا سو سو مال اپے خرچے ' اپنا ناؤں حکاوے ' نہ کہ یو مال چھوڑ جاوے تا ہور کوئی اوے ہور کوئی کھایا ہور کوئی اپنا ناؤں کیا تو اُسے کیا حاصل میں سمجتا ہوں اتنا اس بات ملے نہیں ہوں غافل خدا دتا سو مال اپنا آپے کھانا ہور اپنا ناؤں آپے چلا نا جوکوئی جوڑ تا ہے سو ہور یکس کی خاطر چھوڑ تا ہے گناہ گار ہر بدنام یو کھوانا مال سومیانے میاں ہور کوئی کھاتا کھالہارے کھا کر جاتے ' خدا کے بیچ بچارے اُس پر آتے کدھر کدھر کا حساب کاں کاں کا بچارا دیلگا جواب اپنا اپے کرنا نقصان ' شرم حضوری خودرا زیاں حساب کا بول سب کسے بھاتا ملاحظہ کام نیں آتا کس مفلوکاں کا توں کیا لیوے گا تیرا جواب کیا خدا کوں ہور کوئی دیوے گا یہاں سب پھسلا کر کھانے آئیں گے وہاں کوئی کیا میانے آئیں گے؟ نفسا نفسی کمرے گی' اپنی اپنی پڑے گی میں دوست کلاں کتا ہوں تاس ' حال ایسے دوستاں اچھنگے وہاں دشمن کیا تھاس تو بات سن اتسی حملے ایسے دوستاں تے دشمن بھلے دشمن تو دشمنیچہ ہیں راستا تاکہ یو دوست ہوکر دشمن تے زیاست کرتے ہلاک۔ توں اگر اپنا دوست ہے تو دشمن کوں نعوان کماں کتا خاطر رکھنا میانی مہلی

پناہ ، توں جس کی خاطر تلملیا ، میں تجھے دیکھ جلیا ، توں
انہایے تاب، بے دل ، بے آرام ، مبں نفر تھا مجھسے آسودگی ہوئی
حرام - نفر گئے تو کیا سب نفر ہوئے ، سببچہ اصیل سہیچہ معتبر
ہوئے - نفر ہونا کچھ جدا ہے ، جو کوئی نفر ہیں انوں کو
سمجیے گا انگے جدا ہے - نفر نفر فرق ہے سب کوں برابر نکو دیکھ ،
ہرایک بندگاں جدا سے سیر نکو دیکھ - جس نفر تے کچھ
خوبی ہو آئی ، ظاہر نفر، باطں وو بھائی - جوب نفر کوں
کہاں ہے جوڑا ، جتنا اُسے دئے اُتنا تھوڑا - مال جوب نفر کون
دینا خوش حال کر، کیتا کوئی رکھے گا صندوق میں گھال کر-
جس نفر کی خدمت بادشاہ کے دل میں جوی ، اُس نفر کوں
مال کی کیا کوی؟ کہاں آگ کا شعلہ کہاں برق، میرے کام
کوں ہور دسریاں کے کام کوں زمیں آسماں کا فرق - صاحب
سمجھ کر نفر کوں ہات پکڑے تو نفر کا ہووے نام ،
کوں جاکر کس بادشاہ خاطر کیا ایسا کام - اری پادشاہی
تھی ولے یو کام کوئی قبول نہیں کیا میں قدم آنگے رکھیا،
جیو پر ہور کھیلیا ، میں یو کام اپنے سر لیا - مرد وو جہاں
سب ڈرتے وہاں نڈرے، مرد وو جو کوئی نہ کرسکے سو کرے-
دل بادشاہ ، عالم پناہ صاحب سپاہ نے بولیا ، کہ اے نظر اے
پر ہنر، جو کچھ بولتا ہے سو جوب بولتا ہے ، بہوت خوب
بولتا ہے ، دل کی کھڑکیاں کھولتا ہے - یونچہ ہے ، جوں توں کتا
دیونچہ ہے - میں بی جانتا ہوں ، نفر کوں پچھانتا ہوں -
جیوں تیرا منگتا ہے دل، وونچہ تیری مراد ہوینگی حاصل-

ے کھول کھول ' دل کہے کیوں کھوں نہرا ڈولیاہرا ہول عاشق
ے جو معشوق کے موں کی بات آتی ہے ۔ ایک بات لاکھاں پاتی
، ' اس کی لذت کیا کہوں کہی نہیں جاتی ہے من کنان
ب یعنی چاکھی سوحالے ' نہیں چاکھیا سو کیا پہلچا نے
لر سوں اس دولت ہول یو بات ہول حسن دھی ' من موھی '
محبوبی کا گلشن جگ جموں کے خیال کوں' اس خبر دھند،
مال کوں ' الگے بلایا بہت خاطر داشتی کیا ' بہت سمجھایا
قوا دیا اخر حیال ہور نظر دونوں مل کر یک دل کرا
یاقوت کی انگشتری کا نشان کہ اُس پری نے ' ان حورتة
الی استری نے ' ان گلرنتی کی بھرن نے دی تھی سو دل
ہاتھہ میں دئے خدمت اپنا مجرا کئے دل وو انگوٹی دیکھہ
وم چات سر حڑایا کہیا بارے کام یہاں لگ ہ ایا میں
ل اپلی امید پایا یو باتاں ہوے پچھیں یو حکایتاں ہوے
پچھیں' نظر نے صاحب ھنر نے جیو کے جگر نے' خبرلے بولیا
، اے دل بادشاہ ' صاحب سپاہ' عالم پناہ ظل اللہ حقیقت
ہ اپنی مشقت اپنی محنت میں اس خاطر کیا کہ توں
بھالے' توں مجھے مانے ' میرا تھا سو میں کیا ' اآل تیرا
وں جانے اصف نے ایسا کام سلیمان کی خاطر نہیں کیا
ہ س کے باپ ' تو صلب تھا ' اس عشق میں ازی ہے تا ہی
یکھہ میں ایس در قبول کیا یو عذاب اے دل بادشاہ ' عالم

لے کر آؤ - کہ وہ طالب ہے ' آب حیات کا استیاں اُسے غالب ہے - آب حیات کی یو بات سن بہوت آرام پاوے گا ' البتہ البتہ آوے گا - بیت

حسن یوں منگتی ہے جو دل کوں بھلائیے
دل بھولا بھولیا سو کیوں نا آئیے

خیال ہور نظر حسن کنے تے رضا لے کر ' دعا دے کر تس کے شہر کوں چلے ' دونوں عاشق ' دونوں چلے - کتیک دیساں کوں جاتے چلتے تس کے شہر میں آے ' دل پادشاہ صاحب سپاہ ' ظل اللہ کا دیدار پاے - نظر یو خوش خبر لیا ' تسلیم کر گزریا - سو قصا بیاں کیا ' حال حقیقت جو کچھہ تھا سو سب عیاں کیا - فرد

دل خوشی میانے آج بہوت آیا
دل نے مقصود آپنے پایا

دل نظر کوں اپنے ہم رازِ کیا ' بہت سر افراز کیا - ہزار ہزار شاباسی دیا ' گلے لایا - کہیا کہ مرداں جو ہیں سو ہمت کرتے ہیں ' جیوں بولتے تیونچھہ کرتے ہیں - ہمت دھرے تو یوں دھرنا ' کچھہ کام کرے تو یوں کرنا - فرد ---

خبر معشوق کا جو کوئی لیاوے
رو بی معشوق آدھا کیوں نہ پاوے

دل رو رو کر ' ہنس ہنس کر یوچھ بات پوچھیا ' کہاں تک وقت لگ یونچھ پھر پھر کر یوچھ بات پوچھیا - اُس کا بس ہوے تو سارا دیس ساری رات ' پوچھتا اچھے یو بات - جیتا نقل

میں سپڑ کر اسیر ہوتا ہے ، چناچہ اُس وقت آ دستگیر ہوتا
ہے اگر کوئی توں نزدیک کا آدمی دیویگی میرے سلکہات ،
ہورور جیوں آب حیات کاں ہے سو بولے گی بات تو میں
جاکر سمجھاکر دل کوں تل میں رام کروں گا ، تیری خاطر
یو کام کروں گا تیرا ہی کام ہورا ہے اُسے ہی آرام ہوتا ہے ،
میرا ہی نام ہوتا ہے —

فرد کسے ہے عقل اپنی ہور کسے ہے اپنا فام
بہت عقل سوں کیا ہے نظر یو دل کا کام

حسن دھن ، من موہن ، جگ جیوں اک غلام دھرتی تھی کہ
غلام اک پل میں مشرق ہور مغرب لگ پہونچ آوے ، آسمان
زمیں عرش و کرسی کی خبر لیاوے بھگی میں بہوت
مشہور ، باو اس کی شرم حضور صورت نویسی کے کام میں
تمام ، خیال اس کا نام چتر چو سار ، حسن کا آئینہ دار
ہر ایک کام میں اس کا آو تھا تعریف تے کچھہ پیلار تیا

بیت دل کوں کوئی جا کو بھگ بولو بات
دل ملیا ہے اتال آب حیات

بارے حسن دھن ، من موہن کنے ایک یاقوت کی
انگشتری تھی ، اوس آب حیات کے چشمے پر مہر کری تھی
حسن حورنے ، انکھیاں کے نور نے ، دل کوں بلانے خاطر
وو انگشتری دیے ، خیال ہور نظر کے ہات ، اپنے جیو کی جو
کچھہ تھی سو بولی بات کہ آب حیات کا یہ مہر نشانی
ہے ، لے کر جاؤ ، دکھلاؤ ہوردل کوں سمجھہ لگ جیوں کرو

ایک باپ ہے، وو تیرا بچہ ساتھ ہے - اس درد کا دارو سو تو نیچہ ہے، اس دریا کا اُتارو سو تو نیچہ ہے - اس زخم کے مرہم کا مایا تیرے پاس ہے، اُس داغ کے ریش کا پھایا تیرے پاس ہے - اُس بیمار کوں سفا تجتے آنا ہے، یو نقصان نفا تجتے پاناہے - اُس اُمیدوار کی اُمید توں برلیانا، اس غم کس کوں خوسی توں دکھلانا - وقت پر ایکس کوں کام آنا بہوت بڑا ثواب - پیاسے کو پانی پلانا بہوت بڑا ثواب پڑے کوں اُتھا کر کھڑا کرنا بڑا دھرم ہے، ننھے کوں بڑا کرنا عین کرم ہے۔ ایسا کوی * ٹیک ہے جسے نیکی پیاری نہیں، نیکی دنیا میں ضایع ہونہاری نہیں - نیکی جس تہار پڑیں گی، اُس تہار نکلیں گی، نیکی بہتر پر ستّس گے - تو پھوت کو بہار نکلیں گی - نیکی سب تہار کرتی پیاری، نیکی قیامت کی چھڑا نہاری - نیکی دسمن کوں دوست دار کرتی، نیکی سوں جن نے بدی کیا تو نکیچہ اُسے خوار کرتی - جتے دنیا میں آکر گئے، سو نیکیچہ کرو گئے - نیکاں نے نیکی کرنا، دنیا میں نیکی نابسرنا - سچ یو فام ہوتا ہے، کہ توں تک کرم کرتی ہے تو سب کام ہوتا ہے کیا واسطہ کہ آج برساں ہوے ہیں، قرنا گذرے ہیں جو دل کوں آب حیات کی پیاس لگی ہے، پیاس پکڑیا ہے، محبت راسک راس پکڑیا ہے، بہت آس لگی ہے - اُس آب حیات کی خاطر بہت حیران ہے، پریشاں ہے سر گردان ہے - نسان پوچھتا نہاریں تہار، کوئی نیں ہے اس آب حیات کا نشان دینہار - جو کوئی غم

---

* کون ہے

،صاحب سپاہ کا باپ آپے دل پادشاہ کوں تن کے کوٹ میں
اسیر کیا ہے کیں نا جاوے کر تدبیر کیا ہے نہ کدھر جان دیتا
نہ کدھر آن دیتا کہ دل عاشق ہے، جان ہے، کیا جانے کیا
کرے گا کر دل میں گمان ہے دل کوں تو اس باپ جنا ہے،
ولے بڑے جو کچھ کرتے ہیں اُس میں بہت بھلا ہے فرد:

جو کوئی بندہ جانے کس کے سلوے
خدا ہی حال کوں کون اس کے الوے

اُس باپ کے حکم میں گرفتار ہے اپنے ہاتھ میں نہیں بے اختیار
ہے دل ہزار ہزار جاتا بھرنے تلملتا، ولے وو باپ ہے کیا کرے گا
باپ سوں کچھ نہیں چلتا ما، باپ! مجازی خدا، اُنو کے
حکم سوں کیوں ہونا جدا اُنو دنیا میں لے آئے، اُنو پروش
کئے، اُنو بڑھائے انو سوں بے ادبی کیوں کرنا جائے انو خوش
تو خدا رسول راضی، انو خوش تو ہر دو جہاں میں فتح بازی
انو کوں اپس نے راضی رکھنا، انو کی دعا لینا، انوں سوں
ادب سوں چلنا، انوں کوں دعا دینا یو بہت ادب کی
ٹھاؤں ہے، تو یہیچ لگن خوبی ہے جو لگی سر پر انو کی
چھاؤں ہے ما باپ کی مہر دوسرے میں نا اسی، یو مہر
کوئی دوسرے میں نا پاسی بڑا مکہ بڑا مدینہ سو ما باپ
جبا اُٹھہ انو کنوں دیکھے تو جوڑتے سب پاپ اگر خدمت
میں اپنا جلم کھوے گا، تو ہی ما باپ کا اُترائی کوئی کیا
ہوئے گا ما باپ کی رضا میں چلتا ہے سو واو ادھب دار،
بہوت نیک بخت برخوردار ولے اے نگار، اپس ٹھار ہی

هے ' هم رازی هے ' خدا باج هور طالب نہیں هے ' خدا سوں محظوظ هونے منگتا هے ' تو حلوت دل هے دل میں آنا - سب چھوڑے باج دل میں رهیا نہیں جاتا ' یو اسرار هر کسی کنے کہیا نہیں حاتا - اس بات میں حبیباں کے پاوں کو پڑی ہے گھتی' دلیچہ میں اچھنے حاطر یو عالم سب ستے- کتے هیں که بات میں بات آتی هے' تو بات کہی جاتی هے - وهی حسن هور دل کا گفتار' حو بات کتے کتے چھوڑی تھی اس ٹھار - القصه :—

نظر بولیا که اے بن کی پری' اے نادر سندری- اے دنیا کے سرگ کی اپچھری' اے گنونتی گن بھری! توں دل لائی هے' تجے بھوت بڑی هوس آئی هے - توں حسن تجے دل سوں دل لانا سہاتا هے' دل کوں بھی حسن بھوت بھاتا هے - ولے میں کیوں تجے دل سوں ملاؤں' میں دل کوں کیوں تیرے کنے لیاؤں ' مین تجے کیوں دکھلاؤں - یکا یک کیوں لیا یا جاتا هے ' کیوں ملایا حاتا هے - فرد

میرے کہنے تے آتا هے حو میں لیاؤں
وو دل کہا اپنی بھاتا هے حو میں لیاؤن

دل کوں تیرے کنے لیانا هے ' سو حوں حگر کہانا هے - یک پادشاهی کوں اُلٹھانا هے' یک پادشاهی میں خلل بھانا هے- کچھه عقل' کچھه تدبیر' کچھه هنر کرنا هے' عالم عالم کوں زیر و زبر کرنا هے - سر کا حطر هے' حیو تر هے - عقل پادشاہ عالم پناه ' ظل الله' صاحب سپاه ' حقیقت آگاه' جو دل بادشاه'

تھا، واصل تھا، صاحب دل تھا۔ بولیا کہ تمہیں جاں عاشق
ہوتے ہیں وہاں دونوں میں دو عشق ہور محبت ہے، ناز و
نیاز ہور لذت ہے، راحت ہور مشقت ہے، وو میں ہوں۔
منجے دیکھو، منجے سمجھو، منجے پاؤ۔ ولے ہر ایک ناداں
تے ہر ایک ناقص تے یو بات تک چھپاؤ۔ یو "اناالعشق"
کا مقام، عاشق جانتا ہے، عابد کوں یو کاں فام۔ توں جانتا
اُس کا وو جانتا کہ تیرے پر عاشق ہیں، تمہیں دو نو بھی
میرے پر عاشق ہیں۔ میں ترساتا میں نپاتا، میں آگ
لاتا، میں جلاتا، اُس جلنے میں کیا ہے سو دیکھ، اُس تلملانے
میں کیا ہے سو دیکھ۔ وو جلنے میں ہے ہور جلتا نہیں۔
وو تلملانے میں ہور تلملتا نہیں۔ اے عاشق! اے رہ رو!
اے نیک! تو کتیں دیکھتا ہے تو اُس دیکھنے میں کیا ہے سو
دیکھ، اس دیکھنے میں بی ایک شخص دیکھتا تو کستے
جز ریچ نہیں، سب یہانچہ بے خبر ہوجاتے، وہاں کا کسی
میں اثریچ نہیں۔ وو وجہ ہے، جیکچھ ہے سو یوچھ
ہے۔ بعضے سب کوں ذاتیچ کر جانتے، سب کوں ذاتیچ
کر پچھانتے۔ ولے یہاں بات ہے، یہاں درد یہاں سہ بات
ہے۔ جوں ہمارا وجود ہے ہمارے سنگھات، تیوں ہے یو ذات
ہور صفات۔ انکھی کوں دیکھ کتے تو دیکھتی۔ ہات کوں کچھ
لیا کتے تو لیاتا پاؤں کوں بیٹھ کتے تو بیٹھتا، اُٹھ کتے
تو اُٹھتا جدھر جا کتے اُدھر جاتا۔ ہات ہور پاؤں ہمارے ہیں
ہمنا سوں ہیں ولے وو ہمیں نہیں، یوسب ہمارے فرماں بردار
ہیں ہمارے حکم باہر کتیں جاسکتے نہیں۔ اس وضا سوں،
صفات تابع ذات ہے، جوں ہمیں ہور ہمارا ہات ہے۔ یوں

حارت میں جو کوئی آتے ہیں ' ایسی ناتل سر نیچہ مارے
جاتے ہیں خلوت م،ں کا سالہ بہار کے لوگاں کوں پلاتے جاتے'
پچھیں جیسا آپی کرتے ویسا ناتے اِس مستی میں اگر آپ
سد لا دھرے تو کوئی کیا کرے ہر یک بات سمج کر
کلا ہے' آپس میں اپے گرح کر کلا ہے ملصور محبت میں
مست ہوا ' اناالحق اُس کے مستی کا اُبال تھا نہ کہ
جوں یو نادانان سمجھتے ہیں کہ ملصور کیں کچھہ وو خیال
تھا اُن نے حق بولیا لوگاں اُسے ناحق مارے جیک مارے
دنیا میں احمق بہت ہیں' نا سمجھہ کر ایسے کام کرن
ہارے یو محبت کے پیالے کے حالے تھے' یو محبت کی بے خودی
کے اُلالے تھے للہ اگر اُس کوں سمجھہ کر خدا کہے تو
پتیانے کی بات ہے' یا جھوٹ ہے یا دیوانہ ہے یا مستی کی
نشانات ہے دیوانے کوں ' جھوٹے کوں مست کوں سمجھا جا؟
ہے' نہ کہ دوانے پر جھوٹے پر خ ن لازم آتا ہے بہوتاں نے
اس محبت کے بات میں اپنا سر بہائے اپنی حراب دکہائے
ولے قبول پڑیا سو ملصور کا سر کہ اُس سر م،ں تھا کچھہ
سر یو وو درگاہ نہیں کہ یہاں کسی کا سر قبول پڑے '
سر یتا بلند ہوے تو اِس بلندی پر چڑے بہت

تا کہ از جانب معشوق نباشد کششے
کوشش عاشق بیچارہ بجائے نرسد

کتے ہیں' کتیک طالباں اپنے مرشد کوں پوچھے ' اپنے
سہ کوں پوچھے ' کہ ظاہر کی صورت تماری دیکھتے ہیں
اپنی باطن کی صورت ہمنا کوں دکھلاؤ وو مرشد کامل

ہوشیاری کوں نپٹ نہیں چھوڑتا - ہم ہوشیار اچھتا ہم مست'
یو حال ہر کسي نہیں دیتا دست مستي اپني اپس میں
سما کر رہنا ' نہیں کنے کی بات داں نا کہنا واں نہیں کہنا۔
عشق چھپنا نیچ یو حلا صا ہے اُس کي هستي کا' ولے فرق
اس میں مستي ہور بد مستی کا - جو دد مستي آتي'
جیو پر لہاتي - جو عشق ہور عرفاں میں یاری ہوتي' تو
مستي اس کوں دیں هسیاری ہوني- جاں عشق ہور عرفاں
ہوتے یک وجود' واں عالم آکر کرنا سجود- یو عشق ہورعرفاں
کاوصل ہے' اما معال در محال ہے' ترےنصیب اُس کے جس پر یو
حال ہے - اتیے پردے عشق پادساہ ہے اگر جوش میں آیاچہ تو
آیاچہ' نیں سمایا تو نیں سماچہ جو یو اپنی وادی پر آتا ہے'
تو سب عالم اُس میں سماتا ہے - غرض ایسے مست کوں
عرفاں کہاں در کار ہے' نیں تو ایسے مست کوں کچھہ کا کچھہ
کرنا کیا دار ہے - عشق میں اتناچہ منا ' محرم کی بات
نامحرماں کنے ناکنا - نہیں تو عشق ہے' عشق کا سخن کہیا
جانا ہے ' نہں کہیے تو کیا رہیا جاتا ہے؟ اگر یو بات جسے
کتا ہے اُسے فام ہے' تو اِس بات کہنے میں بہوت آرام ہے- یک
کے درد دل * کوں یک انپڑتا ہے ' یک کی بات کا اثر یک
کوں چڑتا ہے - دونوں مست' دونوں تلتیے' رازاں کے پردے
کُھلتیے - یکس تے یک فیض پاتا ' خدا جوش رسول کوں بھاتا۔
زاہد کوں پلا یوں سراب ' نہیں تو توں ہوے گا خراب -

---

* داد

خدا کی خدائیمہ یوں چلتی ہے جو آیا سو کچھ کھہ بولیاج
آخر بردا کہولیاج شریعت کے منزلاں ہتیاں تے چل کر آیا
ہدایت کے منزل تلک دل ملک انتے منزلاں پر ہاں یکہ دے
وقت اُسے گذر بی ہوتا ہے خدائیت آگی تو کیا ہوا شریعت
بی اس میں اچھتی ہے جاتی نہیں شریعت بی یک قسم
کی ہدایت ہے دل کا طلب کدھیں اس پر ہوتا ہے یو راج
ہی اس کا تمام کام اس سوں آج نہیں اچھتا ' جلدان شریعت
کا محتاج نہیں اچھتا یو ہور ہے اس کا خاصا منزل ہے کئیں
یو اگر ہے تو ہے نہیں تو نہیں بادشاہاں راج دیس تخت
برپچھ نہیں ہتموے اچھتے ہیں اپنے محلاں میں بی سیر کرتے
ہیں ' سب انوجہ کا ہے اگر دل لگیا تو اُدھر بی رغبت
دھرتے ہیں واصل پو کامل پر اس بات تے کچھ قصور نہاں
آتا ' بعضے لوکاں الٹے ہیں یوں تماشا اُلٹے دیکھا نہیں جاتا یو
نادان اپیچہ رہلگے نکاریکار ' الٹیاں ہور احمقاں کے باتاں کوں دیا
اعتبار اپنی خاطرکوں نکارے جھک مارتے یوں بادشاہاں
کی باتاں کا داب ہے مملوکاں کوں سلے کاکاں تاسے یکوہ دے
وقت چار حرام خوراں حرام خوری پر آتے ہیں تو پادشاہاں بی
ازار پاتے ہیں ولے یوں بادشاہ سو بادشاہ سر زور مملوک
سو مملوک حرام خور جو عاشق کوں عشق جوش میں اپر
جوش میں آکر جالتا ہے اُچھالتا ہے اگر جوں عشق کمال کوں
انپڑیا تیوں عرفان بھی کمال کوں اُتپڑے تو ہزار مشقت
سوں جوں تیوں سنبھالتا ہے عاشق ند مست ہوکر بورے
شیشےکوں نہیں پھوڑیا جیا مست جو ہو جتا ہے خبر اچھو

دوئی پاڑتا ہے وو خطرا اگر دور کرے تو تمام اپس کوں
نور کرے - ذات کوں انپڑے' بات کوں انپڑے' کُل کائنات کوں
انپڑے- بندا بندگی تے خدا ہوے' آپیچ خدا ہوے- اول دودیچ
تھا دود کا دہیں ہوا دہیں کا چھاچ ہوا تمام' چھاچ میں
مشقت کرتے کرتے کچھہ نکلیا اُسے مسکا رکھے نام- جو مسکا آگ
کی آنچھ کھایا' ہور سوت پایا گھیو کہوایا' دود اپس کوں
بنوایا- بندا یونچھہ اپس کوں گنواوے' تو خدا کہوا وے - اگر
خدا میں فنا ہونے منگتا ہے تو توں اتنا جاں' آپے نا اچھنا
میانے میاں- آخر دودیچ جموے تو دہیں ہوتا ہے' دودیچ چھاچ
مسکا گھیو ہوکر کام کیں کا کیں ہوتا ہے- پچھیں اس گھیو میں
یک سباس ہے کہ اُسے ووچھ کہتے ہیں' بندے میں خدا
توچھ کتے ہیں - اپس کوں پاک کر خدا سوں انپڑنے
میں ہنر ہے' نہ لوگاں سوں لڑنے ہور جھگڑنے میں ہنر ہے -
اگر مرد ہے تو اپس سوں لڑ اپس سوں جھگڑ' دسریاں کا دنبال
نکو پکڑ- اپس سوں جھگڑے گا تو ہاتھہ میں آئے گا دل' کسی
سوں جھگڑے گا تو کیا حاصل- ہر یکس کوں یکجا کا رکھے ہیں
تجھے جھگڑنے سوں کیا غرض' یو خدا کے کاماں میں لڑنے سوں
کیا غرض- اُسے کوئی واں رکھیا ہے تو وو واں رہیا' تجھے
اس سوں لڑو ککر کون کہیا- خدائی کے دعوا کرتا' نیں ڈرتا-
آدمی نے خدا کے کاماں سمجکر چپ رہنا' کسے کچھہ ناکہنا
سبھیچ اپنے خدا کے ادھر ڈھلے ہیں' برے کوئی نیں سب بھلے
ہیں- سب میں عشق ہے سب میں عشق کی مستی ابلتی ہے'

بے زبان بولتا سو رہا، جو یو ہی اس لا کے سلات تلا ہوا بعد ازاں اس بولتے کوں جو بلاتا وورہا۔ الاالله کے کتے سو وو چہ ہے طالب کوں اتلی مشقت اس تہار توجہ ہے۔ عشق عشق کر عاشقاں کوں کچھ کوں پکارتے، منصور اناالحق کہا اگر اناالعشق کتا تو ہرگز اُسے نامارتے خدا شاہد تھا، معنا واحد تھا۔ بندا جو اپس کوں تمام دور کیا، نور کہد بیچیں بندے میں خداچ رہتا ہے نیں جانتا سو کچھ کا کچھ کتا ہے خدا اپس کوں خدا ہوں کر بولتا، خدا ہوں کر بولتے بندے کوں کل ہے سکت یو بولتا سو ہور کوئی ہے کون سمجھتا یوگتہ کیسے قدرت ہے جو یہاں لگی اوے، ہور خدا بندے کا بھید پاوے یو، الانسان سری والاسرہ" کا تعاؤں ہے، یہاں حکائی کی حاکا نیں خدا ہور بندے کا فاؤں ہے ایک جھاڑ ایک ڈالی سے آکر دوئی ڈالی جھاڑ ڈالی کوں جدا کر لکوجانو، ڈالی تے جھاڑ سہانا ہے بچھانو۔ یوں پھل سب ڈالیاں کوں آتے نار پھول ہور پھل ہور ڈالی جھاڑ کا سنگھار عارفاں جتے نشانیاں دیتے ناداناں جب اپس کوں جدا کرلیتے۔ دل میں دوئی آئی، ڈالی نے جھاڑ تے جدا کر جاوے ایک جھاڑ اُسے کیتی ڈالیاں سیں، ہر ایک ڈالی میں جلس جلس کے گیا۔ اس ڈالیاں میں بھی رنگ رنگ کے پھلے ہیں پھول، پھول کتا میں ڈالی تے آیا ڈالی کتی میں جھاڑ میں تی آئی سب جھاڑ ہے تکو پھول۔ بندے کوں اگر خدا کوں اپڑنے کا طلب ہے، تو اُسے بی پھر سرشہ ہی یک سبب ہے جیلے جاں اپڑیا ہے سو یک سبب سوں اپڑیا ہے اپنے طلب سوں اپڑیا ہے انسان کے دل جو میں خطرا آکر

دیکھنہ چل۔ جوار پہاڑ خاک بارا، آتش آب چاند تارا، ابھال آسمان آفتاب، یو چھپے نیں حجاب۔ اگر کس پر کہلے ہیں ہور کس تے دیکھا جاتا ہے، تو دانس کے انکھیاں سوں جدا سب میں ہے بے چون بے چگونگی کی وضا سوں دس آتا ہے۔ دیکھن ہارا ہوے تو دس آوے، دیکھن ہارا نہوے یو پاوے۔ پیر مرشد تو بولنے کا بولتا ہے، وُنے اس کا طلب اُس پر کھولتا ہے۔ جس طالب کا مطلب کہاں ہے، وو جانے نیں البتہ اس پر کچھ حال ہے۔ اگر پتھر سو برس پانی میں اچھے کا پھوڑے تو پتھر سوکیا، کوڑ آدمی اوپر چکنا دستا دورنے میں سب روکیا جنے رہیا، وو پتھر بھیجیا۔ جس طالب کوں طلب کا زور ہے اسے پیر مرشد کا صحبت اثر کرتا ہے، جس طالب کوں طلب کا زور نیں پیر مرشد کیتانی کہو کیا فائدا کچھ یاد نیں اچھتا سب بسرتا ہے۔ جوں حافظ کتا ہے کہ۔ بیت

گوھر پاک بباید کہ شود قابل فیض
ورنہ ہر سنگ درو لولوئے مرجاں نشود

جو طلب جس تیار ہے، سب اس کی طلب کا یار ہے۔ طلب باندیا دروازہ کھولتا، طلب بلاتا طلب بولتا۔ طلب مطلب کوں انپڑاتی، وہی طالب جس پر طلب تمام آتی۔ لاالہ‌الااللہ کی ذکر یوں ہے اللہ کے ہے جو لا کہتے ہیں تو زمیں ہور آسمان کوں فنا کر جاننا، اپنا وجود جملہ جہاں کوں فنا کر جاننا۔ جو طالب اس شغل کے دنبال ہوا، یو تصور اس کا کہاں ہوا۔ پہنچیں اسے دستا سو اوپر کا چھلتا سب دور ہوا، بھیتر یو

تو روح کا مکاں، توجہ روح تے باٹ ھھلنا نر آتی تو ھھیں بولیے
کدھیں انساں نعیے وقت یوں ھوتا ھے کہ عالم غیب کا مدد
ھوا روح ھور انساں اس میں اپے ہات کتے مل ولے یو بر ھ
کرں سمجھنا دوب مشکل کیسے ھے دل کوں ایسا کامل واصل
اس غیب کی ھویت میں تے نات ھزار ھزار جلس کی اتی
انسان کوں خدا عقل دیا ھے تو ھر یک بات ھر یک جاکا
سمجکر کہی جاتی وھاں تے جو کچھ آیا ھور آپے بھار اپایا،
تو مطلوب ھوا ڈونالہ کھوایا ہے سد ہے ھوش ھوا ، کیا کتا کیانس
کتا فراموش ھوا یے بلند ھوا بلند چھتیا اسماں میں تے اٹھند
یو لا اوبالی درکاہ یلی کیا فقیر یا بادشاہ ھور دواب سب
بھار ھے دل میں خداچ کی تھار ھے ولے عارف کوں ضرور ھے
یو تحقیق کرجانے نفسانی خطرا ھور رحمانی خطرے کوں سو
پچھانے نفسانی شیطانی خطرے کوں سر بھار کاڑنے نا دینا
من خطریاں کوں بھوت قید سو رکھنا جاکا نازک ھے پردا
پھاڑ نے نا دینا نعوذباللہ اگر یو نفسانی خطرے بھار نکلے
لزوں پر پاوں دے کلا چکلے کلہ کار یو خطرے کرتے ہیں،
شرم سار یو خطرے کرتے ھیں اگر مرد ھے توں صاحب حال
تو اس نفسانی خطریاں کوں سنبھال تیرے رھزں سو اوچھ
ھیں تیرے دشمن سوچھ ھیں دشمن کوں پتیانا خوب
نہیں، انو میں مل جانا خوب نہیں روح بھار کے وقت
نا تجھ پر بھائینگے آپے میانے تے نروانے ھو جائینگے۔
اس وقت کنا توں انو کوں نکڑنے مارے کا، کنھر ڈھونڈنے کا
کہاں تے لیانے جاوے کا کام ہوت گہل، اگر توں عاقل ھے تو

ھوتا ھے۔ لطافت آتے ھی کثافت سب دور ھوتا ھے، غایب حضور ھوتا ھے۔ حالی سب بھر پور ھوتا ھے۔جو بے زباں بولتا وو بوبیچوں بےچگوں ھے، بےسبب بےنموں ھے۔ سنتا ھے ھور کاں نیں، بولتا ھے ھور زباں نیں۔ جکچھ وو کتا ھے سو ھمیں کرتے، اگر مرو کتاھےتو مرتے۔دوڑتے ھیں جدھر وو دوڑاتا، آتےھیں جدھر وو لیاتا۔ ھمناچارا نیں ھمیں بچارے، جکچھ وو فرماتا سو کرں ھارے۔ ولے کدھیں ھماری بی بات سنتا ھے، ھمارا بی دل ھات لیتا ھے، ھمنا سوں بی مل چلتا ھمنا بی دلاسا دیتا ھے۔ غم کے وقت یاری کرتا، خوشی کے وقت دلداری کرتا۔ آپڑے کوں کام آتا، مرنے کی جاگاتے بچا لیاتا۔ خوش دل کرتا ھے، مراد حاصل کرتا ھے۔ وو بےچون بے چگوں بےزباں بات کرتاھے سو اُسے بی بےصورتی سوں نور کی صورت ھے، بہوت پاک بہوت لطیف صورت ھے۔ اتنی نازکی ھے جو دکھلائی نیں جاتی، جیتا کہے دی کہنے میں نیں آتی۔ اگر کہے تو بی کوئی دکایک پتیاسی نا، یو دریا کسی قطرے میں آسی نا۔ بیج میں جاکر جھاڑ کوں کون دیکھیا ھے، کنکر میں گھوس کر پہاڑ کوں کون دیکھیا ھے۔ تارے میں آسماں کیوں سماتا، ذرے میں آفتاب کیوں دیکھیا جاتا۔ محال یو حال جدا کرے توجہ ھووے، اس حال وصال جدا کرے توجہ ھووے۔ یو بات جو آتی سو جدا تے آتی، جاں تے آتی وو جدا یو خوب پچھاں جاں تے بات آتی وھاں جاتی۔ باتیچہ میں جو بات ڈھونڈیا سو ھوا سر گرداں، ھور عام خاص سب ھور عالم سب یاں حیراں۔ ھور حس پردے تے بات بھار پر آتی، و روح " قل الروح من امر ربی " جسے امر جدا کتے

اما جو ابتدا تے' وصول خدا تے' ہوا ہے سو روا ہے بلکہ اگر
خدا ہوا تو خدا کے کام کرنا' خدا کے کام اگر ہات نہیں
ہوے تو اپے بلکہ ہوں کر کام کرنا قطرا دریا تے واصل ہوا
دریا قطرا کوں حاصل ہوا ولے یو کیا اپے بالذات دریا ہے
دریا قطرے میں بھریا ہے عجب قطرا ہے وو جس میں دریا
بھرتا' قدرت دیکھو قطرے کوں دریا کرتا تو دریا میں دریا
سماتا قطرے میں دریا کیوں آتا حلوں یاں کھڑے ہیں
الوں بہوت بڑے ہیں انساں جو اس مقام پر آتا ہے تو یے
کچھ کہیا جاتا ہے یو سب عشق ہور عرفاں کا زور ہے معادا
توں جانے کا کچھ ہور ہے یو بات تحقیق سب وونچہ ہے جر
یاراں جانے اما تک ولے ہے درمیانے ایکیم تہا سواد کی
خاطر ایک کے دو ہوے یعنے یو تہے سو وو ہوے لاالہ الاالله کا
ذکر اول چلہ روز زباں سوں کرتے ہیں خاطر قرار رکھہ دل
کوں تہار رکھہ بہوت نعیاں سوں کرتے ہیں جو یو ذکر اسے
خوب وفا سوں بہیدے تو فکر اسے خوب وفا سوں بہیدے اس تہار پر
آیا' محبت حاصل ہوئی پہل کا لذت پایا بعدازاں الله کے
اسم کے' اس قسم کے' ذکر تے ہیں کہ زباں کوں اس ذکر کا
اثر نیں الپڑتا' زباں کہاں ہے کہ زباں کوں خبر نس الپڑتا
جاں اس ذکر کوں تہار ہے واں زباں بیکار ہے اس جاکا
پر فکر کرنا کہ یو بے زباں ذکر کرتا سو کوں ہے' اس
میں اپے ہزار ہزار فکر کرتا ہے سو کوں ہے یو ذکر لس
جہ لگن الپڑتی ہے کہ ذاکر مذکور ہوتا ہے' ظلمات سب نور

ہے۔ قرب کا انداز ہے معشوق کا ناز ہے - ہمت کا امداد ہے، عشق کا اتحاد ہے۔ جو لگن بشریت اس میں باقی ہے، تو لگن آنا اللہ کہنے کے مستانی ہے - بشریت کی دھن، آنا اللہ لگن۔ اللہ کا عشق یاں لگ انپڑتا ہے کہ یو آنا اللہ کہتا ہے، پچھیں رہتے رہتے یو یکھارے د وقت آنا کے مقام پر آتا تو آنا اللہ بی کہنا رہتا ہے - آنا کے مقام پر جو آتا ہے سو تے مع اللہ کے وقت کا مانا ہے۔ یاراں ھو انصاف کرو، دل کوں صاف کرو بہوت لکو لاف کرو۔ کہیا مانو، اپس کوں پچھانو - یا نا جاں کر یا مستی سوں یا دیوا نگی سوں تے کچھ کہیا جاتا ہے، ولے حکوئی سمجیا وو بی اپنی جاگا پر آتا ہے - عربی میں یوں دئے ہیں خبر، کلام المحانیں لا تعتبر- اما جوں ابتدا تے، رسول خدا نے، ذکر اشغال کا قاعدہ آتا ہے، تیوں بیاں کیا جاتا ہے - کہ انساں انا اللہ ھوا اچھو یا آنا ھوا اچھو اول تو واجب ہے اپس کوں یہاں بسرنا، ولے بلا اختیار خدا خدا بولیا جاتا ہے اُسے کیا کرنا - پس معلوم ہوتا ہے کہ آنا بی معشوقیت کے کمالیت کا مقام ہے، جس کوں سمج میں سمج ہے جس کوں فام میں فام ہے، اُسے یو فام ہے - اگرچہ خدا سوں مل خدا ھوا ہے عشق رکھیا نیں جدائی، اما اتنا ہوے پر بی بشریت سوں مل چلتی ہے جدائی۔ انا اللہ و آنا کا تو لگیا ہے دھندا، ولے جو بشریت کی احتیاج میانے میاں آے تو وو خدا سو خدا یو بندا سو بندا - بیت

گشتم تمام جمع و پراگندگی کجاست

سر تا بپا خدا شدم و بندگی کجاست

کا حکوئی محرم راز ہے سو جانے کا جو تعقق ھوا اپیں اپ
نہ اُسے ماں نہ اُسے باپہ احد ھوا لم یلد ھوا ولم یولد ھو اُ حد
تے گزریا ہے حد ھوا جو کوئی انا عشق اپس سوں دھرتا ،
وو دسرے کی نماز کیوں کرتا اسے اپنی عبادت سے فرصت نیں
یک تل ، یوں اس سوں انی کا ہے مل تعقق یونچہ ہے ، جیوں
کہا گیا اپونچھ ہے اما یک انا الله واں عشقی ہے وو یک الاالله
واں عرفانی ہے اگر یو دونوں حاصل ھیں تو زہے سعادت تمام
شادانی ہے اگرچہ عشق ھور عرفاں ذکر یک ہے ولے ہووے
دو تہار عاشق مست ہے عارف ھشیار انا الله کے مقام پر ھم
عشق میں ھم عرفاں میں حکوئی کامل ہے وو ھمیشہ کھڑا
ہے ولے انا پر انا ھور بشیرت بالکل اُس تی جانا یو مشکل
یو کام بہت بڑا ہے اگر کریں عاشق یا عارف اس تہار پر
سمجکر کرتا ہے کچھہ فرق تو انا در انا یکھادی وقت بے اختیار
میسر ھوتا ہے العمال کالبرق تمام بشریت کس تے گئی ھور
کس تے جاتی بنہایت دور ھ تی یک وقت یک تل اس حد لگی
آتی تر دوانا پر انا ھور دو انا کھوانا دو اپس تے اپیچ کچھ ھو
آتا ہے نہ یہاں اس کا بھاگا ہے اگر یو آپے میانے آوے اور
اپس کی یوں کہوانے نعوذ باللہ کافر ھے یا مردود ھوجاوے
انا در انا بہت مشکل ہے انا کا تمام علم کیسے حاصل ہے والله
بالله تا الله محمد(ص) نے یہانیچ کہیا لاالہ الا الله محمدرسول الله
نیں تو کیا محمد کوں یہ حال نہ تھا ، یو وصال نہ تھا یو تال
نہ تھا بشریت مطلق جا نہاری نہیلیچ یو درست نیں کہیلیچ

آکر کیڑے رہتی' نار ہور پیار کیاں باداں کتی- محبت زور ہوتا' کام کچھ ہور ہودا- حکوئی اس تیار محبت کا بیچ ہوتا ہے' رہتے رہتے بینگے ہوراس کیڑے کا قصا ہوتا ہے- منصور یہانچہ آکر دولیا مطلق' کہ میں شوں منچ ہوں اناالحق اناالحق- یو ندے ہور حدا کا وصال ہے' یو عسق کی کمالیت کا وصال ہے- عشق ایسا ہے کہ عسق تے ایسے کاماں پیوت ہو آتے' بعضے عاشقاں دکھلاتے' بعضے عاشقاں چھپاتے- بعضے کتے دکھلانے میں سواد ہے بعضے کتے چھپانے میں' ہر یک کوں یک قسم کا وقت تیا ہریک زمانے میں- بعضے عاسقاں یا عارفاں عسق یاعرداں کے زور سوں حدا کہوائے' بہوت حرف نہے عاسق نہے عارف نہے سہائے' یروچھ ہے تو کہوایا جائے- اما اناالعه یعنے مینچ حدا ہوں یوبی وصال تو ہوے' یوبی کمال تو ہوے یوبی حال نو ہوے- ولے میں ہور حدا یو دو ہوے اس نہایت یگانگی سوں یوبی دوئی کا مقام ہے' دوئی تووان لازم نیں آدی جان عشق تمام ہے' دوئی دور کرنا یوتو عسق کا عین کام ہے' انا العه کا معنا عسق کتا سو عاشق کوں نام ہے- جو عسق انا کہنے پر آتا' تو عاشق پورا مقصود پاتا- سب آپیچ ہوتا' انا العه میں کا دوئی پنا دور ہو جاتا- یہاں اپنا اپیچ یار ہے' وحدہ لاسریک له کی تکار ہے- یہاں اپنا عشق اپس سوں دھرتا' یہاں اپنی پرستش آپے کرتا- یہاں ... ر علی نور ہے' یہاں آپیچ سب جاگا بھر پور ہے- حضرجوت حدا سوں ملنے گئے تھے معراج کی رات' ذو پردے میں تی یوں آئی بات' کہ صبور کرو حدا نماز کرتا ہے' یعنے اپنا شغل پس سوں دھرتا ہے- وو نماز کتے سو یو نماز ہے اگرکوئی پچھا نے

حضور کھڑے رہ کر ایک جیو سوں اپنا دل دے و بنا جکچھ
اپنا مدعا اچھے کا سو نماز میں خدا سوں بولنا نماز منی
خشاع سلکات اچھنا' خشاع سوں بات اچھنا' خدا سوں اختیاری
کرنا خدا کوں اپنی بے کسی دکھلانا زاری کرنا جو نماز کوں
جاے تو یو جاننا کہ اپے خدا کے حضور جاتا ہوں آپے فرمایا
سو اوس کی آزمودگی بھالیا آتا ہوں خدا کوں حاضر ناظر کر
جاننا الرید اللہ قادر کر جاننا کہ آپے پیدا کیا ہے جیو دیا
ہے آپے سمجکر چلنے اس کی عبادت کیا وو بوہت بڑا ایسی سمجکے
کلام میں تی چلے کچھ لیا وو بہوت بڑا اول اس دنیا کے بوجھ
کی یک ذرا خاطر میں نا لیانا پیچھیں عبادت کرنے خدا کے
حضور جانا' تو دیکھنا کہ دل کہاں جاتا ہے ہور کیا صفا ہوتا
ہے' دل پر کیا کیا خدا کا تجلیات آتا ہے' اس پانچ وقت
ظاہری نماز کے خارج جو عبادت ہے سو شغل ہور ذکر یو
بہوت دور اندیشی نو بڑی فکر یو مرداں کا کام ہے' یو
صاحب دردان کا کام ہے یو خدا کے خاصے میں خدا کے خلوت
میں محرم' ہے پانو ہرگز خالی نس الو کا آتا جاتا دم اپے ہور
اپنا خدا باقی دل تے سب کٹے جدا الو کا اسرار اذو کا
محرم اللہ' چڑتا دم لا الہ اُترتا دم الا اللہ ہو لا الہ الا اللہ
کا سمج دل میں ثبوت پایا' خاطر میں ہی خوب ایا خدا
نے یاں کچھ سمجایا پیچھیں چڑتا دم اُترتا دم بی اللہ اللہ
کہتا آتا ہے' بندا خدا سوں یار ہوتا ہے بندا خدا کوں بھاتا ہے
جیوں شراب کی مستی چڑتی تیو محبت کی مستی چڑتی
بندے ہور خدا میں یاری چڑتی چڑتی عاشقیت ہور معشوقیت

دل اس گل میں دا دھامدی' ادو کے دلاں پر ایسے خطرے ہرگز
نا آسیں۔ خدا بغیر دل میں تے سب کاڑے' پچھیں خطرے
کیوں آتے آرے۔ اگر ان کے دل پر کچھ واقی اچھے کا تو ہور
دسرا آرے گا' اس کے مشغولیت میں خلل پاوے گا۔ انسان
نے اتدا دو داصل کردا ہے کہ دارے دھار کئے لگی اُسے خدا بن
کچھ یاد نا آوے' اس دنیا میں اے کوں کچھ دی اپنا کام
کرنے پاوے۔ جب ناچیر ہو داداوے کھانے پینیچ کا لگیا ہے'
مرنا دسر کے جینیچ کا لگیاہے۔ اگر ہتا ہو توں سر پھوڑے
گا' تو بی کوئی سچے جیوتے نا چھوڑے گا۔ جیوتا ہے لگس
مرنے کا کام کر' کچھ کرنے کا کام کر۔ جیوتے تے کچھ حاصل
کرنے سکتا ہے اگر' تو ادر مرنا ہے مرنے کوں نکو دسر' بلکہ
جیو دیبچ مر۔ خداج کا یاد خداج کا ذکر' جکوئی جیو دیبچ موا
اُسے مرنے کا کیا فکر۔ اس دنیا میں مر رہنا' اپنا کام کر رہنا۔
اپنا کام آپ سوں کیتا بچارے' کیا حاجت ہے جو اُسے ہور کوئی
اُتارے۔ جکوئی جیوے خاطر پکارے گا' عزرائیل اُسے آکر مارے گا
موڑے کوں کنے پکار یا دیں' موئے کوں کوئی ۔ دیں
"موتوا قبل ان تموتو" حدیث ہی یوں آئی ہے' اس حدیث
کے معنے سمجھ ئی ہے۔ کرنے کا سو نیں کرتے ہور نیں کرنے
کا سوں کرتے' بسرنے کا سوں کرتے ہور یاد رکھنے کا سو
دسر کرتے۔ یک ساعت توں دل صاف رکھنا' دنیا کا کچھات
دل تے دھونا' تقوے قرار رکھ خاطر جمع کرنا گھابرے نا
ہونا۔ آینہ صاف اچھے گا تو خدا کے نور کا جھلک اوس میں
دستے گا' دل روشن ہوے گا بہوت بلندی پر چڑنے گا۔ خدا کے

ہے لسی تیار تو اس تھر خاطرا حوب خوب اچھلا کہ سب
مقصوداں بر آویں' بلکہ اس تے دسرے کوہہ مقصوداں
پا ریں اگر اس وقت تعیے دنیا کوں بسر نے کیں ذملے
تیار تو یاد کر گور کا عذاب قیامت کا پوچھہ بچار
اِدھر اُدھر نکو جا' دواع ہور بہشت تو ہی خاطر میں اینا
ماں یا بپ مرتے وقت دیکھا لوے کا وو وقت تو ہی یاد
کر' کہ اس وقت پر دنیا کیوں دستی بہی ہور کیا کرتا تہا
میرے اوپر شاید یوں تو ہی نماز کے وقت دنیا کگ فراموش
ہوے' بے ہوشی بیری جاے' صاحب ہوش ہووے حلے خدا
کوں تصدیق جالیا ہور رسول کوں بر حق مانیا' نماز
کرنا اس کا کام ہے نیں تو ہمیشہ بر سر رہنا ہور آیت
پڑنا یو نک رسم عام ہے یعلے نماز کرنا ہے نس نماز کرتا
ہے' خدا کوں واز کرتا ہے اگر اوس دو باتاں نو کوئی استقامت
پکڑیا ہے تو نماز میں اس کا خاطر قرار اچھے گا' نیں تو
دل تمام خطرا خطرا ہوکر سو تہار اچھے گا جکچھہ ہے
سو خدا ایک ہے' کر جالنالچھہ ہے' رسول کوں رسول برحق
ہے کر ماننالچھہ ہے' نا رسول کوں سمجھے نا خدا کوں پچھانے
تو کیسی مسلمانی ہے گوش جالے۔ایک گھڑی دنیا کا دھندا
چھوڑ خدا کی عبادت نئیں رہیا نئیں جاتا' وو کیسے حو تمام
عمر چھوڑے ہیں اجھوں ہی چھوڑنانچ دل پر آتا جکوئی
صاحب ہے دیتا دلاتا ہے اس سوں دل جوڑنا اسے ہرگز نا چھوڑنا
جس تے سب اچھہ نا ؟ اس کی عبادت میں ہور خطرے
کوں کدوں منجے میوں لیدے جوئی صحت دل ہلاں اتو کہ

جکوئی اُسے سمجھیا ہور اس کی یاد میں رہیا وو انسان؟ جکوئی یو دو کام نیں کیا وو حیوان - حیوان بی کھا تا پیتا ہے، حیوان بی جیتا ہے اگر ایہو لعب سوں جیئے ' پس ہزار حیف ہے کچھ نیں کئے - خالی بات آتا خالی ذات بتاتا' وان خدا ہور رسول کوں کیا موں دکھلا تا - بحسب ظاہری پانچ، وقت کا نماز کرنے کا حوں شرط ہے ' تیوں نماز کے پچھے بی ہزار جنس کی عبادت ہے - وون عبادت کئے تو خدا کا دیدار رسول کی شفاعت ہے' لاکھ لاکھ عنایت ہے - نماز کوں کھڑے رہے تو دل کوں پاک کر کھڑے رہنا دل پر شیر کچھ نا لیانا ' جولگن نماز کرتے ہیں تو لگن خداچ یاد آنا - اگر یو بھید کوئی پایا ہے' تو "لا صلوۃ الا بحضور القلب" بی آیا ہے- نماز میں جکچھ پڑنا ہے سوں جانو خدا سو باتاں کرنا ہے' یو ادب کی جاگا ہے یہاں زیادتی کا نام سب بسرنا ہے- نماز یوں کرنا ' کہ نماز کرتے وقت یو دنیا اس کے وہم میں ناگزرنا - الحمد اللہ ہور قل ہو اللہ جکچھ پڑے سو اس کا معنا سمجکر پڑھے تو بہوت حاصل ہوتا ہے' دل ادھر اودھر نیں جاتا اس کے معنیچ میں اچھتا ہے دل خدا سوں واصل ہوتا ہے- اس وقت یوں جاننا کہ وحدہ لاشریک لہ خدا ایک ہے' حاضر ہے' دیکھتا ہے' میں اس کی عبادت کرنے آیا ہوں' بندا ہوں عاجز ہوں اس کی درگاہ اپنی عاجزی لیایا ہوں- کہ وو دل کا مالک ہے دل تے خبردار ہے' بےعیب پاک پروردگار ہے - جتنا سکنا' اتنا دل کوں اس باتاں میں رکھنا اوس چیز پر جو مقصود کا خطرا دل پر آتا بے اختیار ' آخر اس خطرے کا علاج ہونا

اپنے نفس کوں دیکھے گا یو آن حالہارا ہے آپے آتا لیچھ سی کر خدا ' جیو سوں توں حالاں سو خدا ایتی ہو یو خدائی ہے' انسان کوں خدائے ایسا برا پیدا کیا ہے کہ یو خدائی سب اس میں سمائی ہے اودھر اودھر دیکھ کر کیا ہوتا عجب' ادس میں دیکھ کہ تجہ میچھ ہے سب یوں دیکھے تو سب تھار خدا ہے' ہر یک تھار یک لذت خدا ہے اگر کوئی سمجھنہار ہے' تو حال خدا نمن وو کون تھار ہے اگر خدا انساب ہو آیا تو ہملا کیا حظ' اگر چاند ہوکر دیکھلایا تو ہملا کیا حظ' آدم کی صورت منے اگر کوئی خدا کوں پاوے تو سواد ہے' آدم منے حکمت ہے سو دیکھیا جاوے تو سواد ہے یہاں خوب اندیش دیکھ اگر تجے ہے نظر اچھے ہے نگاہ' کہ خدا اپے بولیا ہے کہ اینما تولو فثم وجہاللہ ایک راز کی بات کتا ہوں سن کہ وو بات جداج ہے' اس آیت کے معنے یوں ہے جدھر توں دیکھتا ہے اودھر خداج ہے اگر تجہ میں کچھ شناس ہے اگر تجہ میں ہے کچھ دید' تو مصحف منے یوں ہوں آیا ہے کہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ خدا شہرگ تے نزدیک تر ہے' ولے کیا فایدہ کہ آدمی بے خبر ہے آدمی جس کام سوں جیو لاتا ہے' خدا نا ایسہ نیں کرتا کچھ بی پاتا ہے۔ بے خبری دور کر خبردار اچھ دنیا دو دیس کی ہے ہشیار اچھ آنے ہملا اس خاطر پیدا کیا ہے کہ آپے سمجیں آپے پناہ کریں اس کے ہوویں' نکہ غفلت سوں جمع ہویں غفلت سوں کہا ویں غفلت سوں پڑویں حلم اپنا غفلت سوں کھوویں

یو سنوار نکلیا۔ وہی قطرا ہے جو ریجھتا رہاتا، وہی قطرا ہے جو بیاتا بیلاتا۔ وو قطرا جیو کا وجود، جس جیو میں معبود۔ وو قطرا جیوں انکھیاں تاتا، یہاں دم مارنے کسے اندا زا۔ عارف کی شناس وونچہ ہے، ادہیوں اس قطرے کی داس وونچہ ہے۔ ایک قطرا ولے ہزار دریا اس میں، خدانے قدرت عجائب کریا کچہہ اس میں۔ اس قطرے کا کوں پایا مایا، آسمان زمیں اس قطرے میں سمایا۔ خوبی دیکھو، انکھیاں ہور دل کا ستر ایک۔ جو کچہہ کرتیاں سوں انکھیاں ہور دل، اسے سمجنے عاشق ہونا یا بہوت عاقل، یو بات بہوت باریک بہوت مشکل۔ اس بات کے مانے، بحوث بالله داناں کچہ کا کچہ جانے۔ داناں کوں فکر سر چڑے، ناداں ہنس پڑے۔ اتنے پر بی کیا چپ رہینگے، کیا جانے کیا، کیا کہینگے بو رمز نکات بولتا ہوں، خدا کے راز کی بات بولتا ہوں، یو عاشق ہور عارف کے سنگات بولتا ہوں۔ کہ عارف عاشق عاشق عارف ہے بالذات، وو پاوے گا یو بات۔ اس قطرے میں جیو ہور جیو تو مرتا نہیں، وو قطرا تا قیامت جیسا کا ویساچ ہے اس قطرے کوں کوئی تحقیق کرتا نیں۔ کیتا کہوں اس بات کے مانے، اس تے اگے خدا جانے۔ غرض یو جیو ہور سب دل میں ہے، ہزار ہزار عالم ہر ایک منزل میں ہے۔ اے چتر شہباں، انسان کوں جہنا فکو جاں، اگر خدا کوں پچھاننے منگتا ہے تو انساں کوں پچھان۔ جان کا جسم اسو بند ہے، بند میں جند ہے۔ جنے اپنے باپ کے بندی کوں دیکھیا، او نے اپنے جند کوں دیکھیا۔ اپس میں جائیگا تو اپس کوں دیکھے گا، اپنی ماہیت معلوم ہوے گی

کتے تھے کہ حضرت روح سوں آسماں پر گئے ہے اَنو نے تحقیق
یوں کئے ہیں ' ہمنا خبر دوں دئے ہیں شرع کے لوکاں کتے کہ
نا یوں نبی حضرت اسی جسم سوں آسمان پر گئے ہے ' اسی
تسم سوں آسمان پر گئے تھے جو جبرئیل خدا کے پاس تے خبر
لیا نا تھا ' تو آدمی کی صورت ہوکر آتا تھا جاں اسرار ' جاں
راز کی بات اس تے پیشتر حضرت جانے ہور پرور دگار
یو بات عقل کی حد آلگے ہے ' نقل کی حدتے آلگے ہے جتنا ہے
اس ہر دو جہاں کی منزل میں ' اتنا ہے سب دل میں وہی
ہوا عاشق ہور وہی بھلیا ' جس پر پردا کھلیا دل میں
جانے ہور دل کو پانے کی بات خدا ہے دل میں خدا ہے یہی
دیدے یہاں دیکھتے سو دیدے دل میں جاویں ' تو دل کا
دیدار پاویں دیدار ہور دل دونو ایک ہویں مل دل دیدا
دیدا دل یوہی من عرف نفسہ فقد عرف ربہ ' کا مقام ہے اپس
کوں دیکھنا اپس کوں سمجھنا عارف ہور عاشق کا کام ہے جو اپنا
پیکھنا ہے یہاں اپس کوں اپے دیکھنا ہے یو حضور کا جلوہ ہے
یو اپنے حسن کے غرور کا جلوہ ہے جکوئی یہاں آتا ہے وو کچھہ خدا
کوں پاتا ہے یکس کوں کلے پوچھیا کہ توں خدا کوں کیوں جالیا کہا
دیکھیا ولے نیں پچھالیا دیدا ہوے تو دل میں جاتا ' جیو ہو تیو
پیو کو پاتا جیو کو پاتا دل کوں دیکھنا عجب تماشا ہے '
سرتے پاوں لگ سب تماشا ہے باپ کے صلب میں تے جو قطرے
ماں کی رحم میں آیا تھا ہور جیو اس میں سمایا تھا '
ہور اہی اسپیلچ ہے ' ولے یہاں سمجھنے میں پیچ ہے وہی
قطرا جو وجود پکڑ کر بہار نکلیا ' وہی قطرا یو عمارت اپس

تجھے معسوق کی کیا پڑی تو عاشق ھے اپنی نبار - بیت

معشوق بے نیاز اھے بادشاہ پری

معشوق سوں نکو کرو ھرگز برابری

معشوق بے نیاز صاحب ھے و و حکچھہ کرے گا سو اُسے سہاتا ' توں عاشق حریدی بندا تجھے دل توڑ اپنا کیا کام آتا - دل دل توڑتا تو کیا دل توڑا جاتا ھے ' دل توڑیا ھوں کر چپ موں میں تے دول آتا ھے - یو عشق ھے اس تے جیو کیا بھکے گا ' جتنا توڑنے جاے گا اتنا لگے گا - اگر عاشق میں ھے عشق کے نشانے تو عاشق پر معشوق آپی ھوتے دیوانے - یو سن ' ایک عشق اس میں ایتے گن ؟ بارے اے من موھن تو جو کتی ھے کہ میں دل پر عاشق ھوی ھوں مجے دل سوں ملا ' میرا دل غنچہ ھوا ھے پھول کر - دل بہوت ھے بڑا ' دل پر کوں رہ سکتا کھڑا ' کہ کہیں ھیں قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالی ' دل بہوت آلا یعنے خدا کا عرش مسلماناں کا دل' جکوئی دل کو انپڑیا وو خدا واصل - بعضے کتے ھیں کہ حضرت کوں بی معراج دلیچ پر ھوا تھا' یو راج کاج دلیچ پر ھوا تھا - دیدار کوں دلیچ میں دیکھے' پروردگار کوں دلیچ میں دیکھے - جو باتاں خدا کوں بھاتیاں تھیاں ' سو باتاں دلیچ میں تی آتیاں تھیاں - بعضے کتے جو روح جسم سوں آسمان پر جاتا اس جسم کوں روح سو مفارقت لازم نیں آتا - جو جسم روح ھوکر آسمان پر چڑے ' اس جسم کوں شکست ترکیب نیں وو کیوں خاک میں پڑے - حضرت جو دل پر آنے سکے ' جو خطرا دل میں تی آتا تھا اس خطرے کا ناوں جبریل رکھے بعضے کتے کہ یوں نیں بزرگاں

فرلفت هے ' هر رلم کوں راحت هے ' کہا واسطہ که یو عشق هے
عاشق کا یو حال کرتا هے' تو کیا معشوں تے گذرتا هے معشوق
ٹیں عشق نیں سلدرتا ' معشوق کوں عشق دیوانے نیں کرتا
معشوق ڈاواں ڈول نیں هوتے ' معشوں گھالگرا گھول نیں هوتے
معشوق بی عشق کا سواد لیتے هیں' معشوق ہی عاشق خاطر
جیو دیتے هیں - معشوق ہی زار زار روتے هیں ار بھرتے هیں'
معشوں ہی عاشق خاطر لئی کچھہ کرتے هیں اتنی طاقت
کاں هے اس میں جو بچھڑ رہ سکے ' بچھڑے کا دکھہ سہ سکے
معشوں کا دل بے دل هوکر کاں جاتا عشق آپیچ لٹ کر
زوراں سوں کھیلچ لیاتا عاشق کے عشق کوں داکر ' معشوق
پاواں پڑ پڑتے اگر معشوق بے پروا صاحب ذات ' عاسق کا جو
عشق پورا دیکھتے تو وو عاجز هر کرتے بات اگر وو اپنی
بے پروائی پر آوے تو عاشق کا گھر میں جیو جاوے یوں
عاشق معیه میں کتنا نیاز اچھنا کیتا امتیاز اچھنا توں
تو یوں آنا پیش جوں باد شاہ اگے درویش ' جوں صاحب اگے
غلام' هزار هزار تسلیم هزار هزار سلام اس کا حسن تیرے
دل کا اجالا ' اس کا عشق تیرے پیلے کا پیالا معشوق کا
جفا سوسنے عاشق کوں سار نیں عاسق کوں معشوق بغیر آرام کی
ٹھار نیں عاشق کوں معشوق بغیر سر تاج نیں عاشق معشوق
کی بے رضائی کرنا نیں عاشق اپس کوں کیا خاطر سہانے لاوے
وهی خوب جومعشوق کوں بھاوے عاشق جو ثابت هوا اپنے ٹھار
معشوق آپیچ آتی هے بےاختیار معشوق جکھہ کرے تو عاشق کے چار

جو دل کا یار اچھے کوئی تو کہوں میں بات اپنے دل کی
کہ آسانی کچھ اندیشے کرم کر میرے مشکل کی

جکوئی چتر ہے جکوئی جان ہے سو تجے پہچانتا ہے؛
توں یوں کیا سو ووں بی کرنے جانتا ہے۔ تونچہ ہے مجھے دل کو
ملانے کا ٹھاں، تونچہ ہے میوے ہور دل کے میانے میاں۔
اتنا کیا سو تونچہ ہے، یو کام سب تجھہ سوں نچہ ہے۔ محبوب
خوب دیں کہیں ایسے دنیا میں، سوریج چاند دونو مل
اس تارے کوں جنے۔ نظر نوایا اے حسن دھن، جگ جیون
من ہرن، مس موہن، محبوبی کی روشنائی، ناراں کی صفائی
جیواں کی پیاری، دلاں کوں آرام دین ہاری۔ دیدے مشتاق
تیرے دیدار کے، عاشقاں امید وار تیرے پیار کے۔ یو ہور
کچھہ نیں دل ہے، دل هات اینا بہوت مشکل ہے۔ دل بادشاہ
دل آپ بھاتا، دل سوں دل ملے بغیر دل هات نیں آتا۔ بیت

کرے کوئی دل کو کیوں اپنا سینے میں چھپکے یو دل ہے
تجے آسان دستا ہے مجے یو بہوت مشکل ہے

دل تو ملے جو دل کوں دل ملا جانے، جکوئی دل سوں
دل ملاوے دل کوں پچھانے۔ اول تے دل کسی سوں جوڑنکو،
وو توڑے گا تو توڑنکو۔ عشق کرتے سو دیوانے ہچ ہور،
دل اکا توڑتے سو سخت دل بحر کوڑ۔ عشق میں معشوق کے
جفا نے کچھوانا ناں، دل پر اپنے دریغ لیانا ناں۔ عشق کا وضاچ
یوں ہے، قضاچ یوں ہے۔ یاں اپس کوں بے دل فنا کرنا،
کام اپس پر مسکل ناکرنا۔ عشق ایسیچ چالیاں تے پا یا
رواج، عاشق کوں مو سے سو بغیر کیا علاج، ہر جفا کوں

ادھرتے ناز توں کرنا ادھر وو کرتے ناز
وو ناز خوب نہیں دونوں ہی ہونگے واز

معشوق نے ناز کرے تو عاشق نے نیاز جوڑنا عاشق
نی ناز کر کر معشوق کا دل توڑنا وو نازاں بلا ہے ' وو
نازاں میں برا غلبلا ہے سارا بھاندا نکو بوڑ جاں دو
نازاں واں توڑا توڑ معشوق کا للنکنا ہی ایک بیار ہے'
دل دوٹیا نو نانکنا ہی کیا درکار ہے جو لکن نانکتا ہے
میانے میاں تو لگی اس میں ملکنا ہی ہے محقق جان معشوق
نیں ملکتا نو بھیکی نکو کر دل لکو توڑ' حتنا وو توڑے کا
اتنا توں جوڑ عشق اور زور لکیا سو جھتتا کدوں' تو لس
توڑنا سو امتنا کیوں معشوق کا لس ملکنا میں ناز ہے لس
تھار عاشق کا کام نیاز ہے اس کے اپی ملکنے تے تو اپنا کی
واز ہے عاشق ہے تو معشوق کا ناز سوس توں ایس سو سیا
دونہیں سمجھیا تو ہزار افسوس کہ آخر استغنائی حاجری
کا پیلنے کی لباس نا اُمیدی امید تے ہوے کی خاص
معشوق کا ناز دھات دھات ہے' اگر کوئی عاشق سمجھے کا
تو یاں بات ہے اللضا حسن جھی سوجھی جگ جیوں دل کھوان'
دل پر جو عاشق ہوئی تھی سو نظار کلے سب اپنا احوال
بولی سمجھائی کہ اے بھائی جیوں توں دل کی صفت
کر مجھے دل پر عاشق کیا ہے تیوں ابھ امال اس کے ملنے کی
بی فکر کر خدا مجھ فرصت دیا ہے مجھے دل سر عاشق
کرنے تجھے آتا دل کوں مجھ پر عاشق کیا تو تیرا کیا
جاتا بیت

دونوں بی عشق پر عشق ھیں یوں کوں نام کیا ھے۔
عاشق روتا معشوق نہ روتی، عشق کی ذات دور دور ھوتی۔
معشوق اپنی مشتاقی دل میں چھپاتی، عاشق کی بے تابی
ظاہر ھو آتی۔ عاشق اوتاولا بہوت گرم، معشوق کوں حایل
ھوتی شرم۔ اپسکوں اپیچہ بہاتا، اپسکوں اپیچہ لگ جاتا۔
فارسی میں کہتا ہے کہ بیت

عشق است بسکہ در دو جہاں جلوہ میکند
گہ از لباس شاہ گہ از کسوت گدا

عشق کدھیں صاحب کدھیں غلام، ایک شخص کے یو دو
نام۔ عاجزی اور استغنائی، یو ایک صفت ھے عشق کی
جو دو صفت ھو آئی، اگر توں بی عاشق ھے تو یاں
سمجھ رے بہائی۔ مارے حسن دھن جیو کا جیوں عجائب
رتن گلرو غنچہ دھن، نظر کوں خلوت کر گہر میں بلائی،
نزدیک بسلائی۔ عشق سوں سیدا جالے، انکھیاں میں تے انجھوں
ڈھالے۔ سبحان اللہ یو عشق ھے اگر یکسکے دل کوں زیر
و زبر کرے گا، پانی کوں خون جگر کرے گا، تو آخر دوسرے
کے دل میں بی گھر کرے گا، آگ ھے جالنے کا اثر کرے گا،
مستی دھسے کا بے خبر کرے گا۔ بیت

عشق تے عاشقاں مراداں پائے
عشق آخر مراد کوں اپڑائے

رموز راز ھوے گا، ناز نیاز ھوے گا۔ بھولے بغیر بھلایا
نہ جائے، ڈھونڈے بغیر پایا نہ جائے۔ ذات ایکیچ کتا کتا۔
حکچھہ ھے سو ثابت پتا۔ بیت

چالے اوپی سنبھالے عشق چلدر عشق بہان عشق دان عشق
اہمان عشق حاکم عشق سلطان، عشق سے روشن زمین عشق
تے روس آسمان، عشق تے روشن ہردو جہان عشق تے
عاشق معرور، عشق تے معشوق لے نکری ظہور عشق روشن
سب میں بھر نور، عشق اُجالا عشق نور عاشق ہور معشوق
کے سی کا مایا سو عشق، اس دونوں کوں دھلدلانا سوں عشق
ہلاک ہوکر غم سوں، نکسکوں ایک بھلاتے ہم سوں کیا پرس
کہا فار عشق میالے میاں ایا بچھین کہاں کا قرار عشق لگے
بغیر دل لگتا نیں، عشق کا لذت ایسا ہے جو ہرگز دل بھکتا
نیں عشق سمی جتلا دکھہ عاشق کوں اتلا سکھہ جاں دو
جیو ہوتے ہاں راضی واں دل کی کھلتی ہے بازی - جیو
کے دریا میں دمار کا طوفاں ماریا، کلے دل جیتا کلے دل
ہاریا عاشق اپنے کوں سنوارتا کہ تا معشوق دیکھے معشوق
کوں خوش آوے، - شوق کوں بھاوے معشوق اس کوں
سنوارتی کہ تا عاشق کوں رجھاوے عاشق کا دل بھلاوے،
عاشق کوں اپنے بھلاے میں بھاوے معشوق ناز ہے ولے
معشوق میں بی تمام عاشق کی صفت ہے عشق نازں ہے ولے
عاشق میں بی تمام معشوں کی گت ہے داشق معشوق دو
نام ولے دونوں کا ایک کام سب کوں ایک وضا سوں گھڑے،
ولے ناؤں جدا پڑے عشق ایکیچھ ہے جو دونوں جاگا جلوا
دتا ہے، کہیں ناز کی صورت پکڑیا کہیں اس کوں نیاز کیا
ہے ایک عشق ہے جو دونوں کوں بے آرام کیا ہے، ایک عشق
ہے جو دونوں کوں بدنام کیا ہے ایک عشق جو اتلے کام کیا ہے

غزل

سہیلی یار بچھڑیا ہے مجھے وو یار یاد آتا
بسر نیں سکتی یک تل میانے وو سودار یاد آتا

جہاں میں دیکھتی ہوں وہاں مجھے اس کاج موں دستا
وہی بستا ہے دل میں وو چہ تہارے تہار یاد آتا

مرے یو دیدے فادیدے کدھیں تک دیکھیں گے دیدار
مجھے دیدار دے آتک مجھے دیدار یاد آتا

مری انکھیاں میں پھرتا ہے ترے مکھ کا خیال آکر
تیرے رنگ روپ پر بھولے ترا رخسار یاد آتا

کھڑے قد کی ملائیونگی نظر بھر دیکھونگی حسن دیس
تیرے نیناں تیرے سیناں تیرا گفتار یاد آتا

ستی ہوں سدہ میں اپنی کہاں گی بدہ رہے مجھ میں
تجھ خوشبوئی خوش لگتی تجھ سنگار یاد آتا

تیرے دیدار کا میں دھیاں دل میانے پکڑ رہی ہوں
تجکوں پھول خوش لگتا تجھ گلزار یاد آتا

کھانا نیں بھاتا، پانی نیں بھاتا، دل کی خاطر حسن کا جیو جاتا — بیت،

حسن پر اندھارا ہوا سب جہاں
حسن پر پڑیا ٹوٹ کر آسماں

عشق کے پھاندے سنپڑی، باتاں چہ سن اس حال کوں انپڑی۔ گماں جو اسے تہا سچ، پانوں سوں پڑنے کا آیا وقت۔ عشق عاجز عشق توانا، عشق دانا عشق دیوانا۔ عشق اپنے رنگ میں آپی کھلتا، عشق ایس پر آپی بھلتا۔ عشق کے

حیران ہوا عقل کر بڑی بیت

دو گوہر دیکھ کر گوہر بوجھا ایا
جو اس گوہر میں جرھر دیا سو جاتا

کہا من ہرن۔ رہے' دو اشنائی کی صورت مجھے بہوت بھائی ولے دو صورت یہاں کیوں آئی یو پاک صورت اودار ورب مغرب ہور شام کے پادشاہ کی ہے عالم تمام کے بادشاہ کی ہے' یو اس کی صورت ہے حسن کی صاحبی سے پر چلے ' دو اُس کی صورت ہے حسن کے حکم تے زمین آسمان ہلے صورت بہوت عاقل اس صورت کے صاحب کا ڈاؤں دل بیت

صفت دل کی کنا لی حسن کے پاس
لگانا دل کی اخر حسن کوں اس

نظر جاکا جاکا کے پردے کھولیا چھپیاں چھپیاں باتاں بولیا حسن دو سواہ بھوریاں باتاں سن یو کوریاں باتاں سن کچھ فکر دل پر لیائی دل پگھلائی- عاشق ہوئی دل ار تے اُڑ گئی دوئی بیت

حسن ار دل بھلا دل حسن اوپر
پڑنا ب کام مشکل حسن اوپر

دل ار عشق چھپایا ناز نیاز در انا- حسن کوں دل کا لگیا دھیان دل حسن کا ہوا پران حسن کا ذکر ہوا دل حسن پر وقت کام ہوا مشکل -

غزل گفتن حسن از فراق دل

روشن ہوتے ساتوں فلک۔ دولی کہ مرے دل میں بہوت دیسیاں سے یو تھا، خبر اپنی تو ہی جانتا، کہ کوئی مرد خاص پیدا ہوے جوہر شناس پیدا ہوے، کہ جوہر کوں جانے، جوہر کی قدر کو پچھانے۔ بیت

آدمی کوں آدمی کی طلب گر آئیے
آدمی جیسا منگے وو ویسا پائیے

بارے الحمدللہ ایسا جوہر شناس آدمی آیا، خدائے اسے یہاں لایا۔ یو بات ہوے پچھیں غمزے نے نظر کوں دسرے دیس حسن کے حضور لایا، نظر آیا، نظر کا رویس حسن کوں بہوت بھایا۔ نظر کی نظر حسن پر پڑی، حسن کی نظر نظر پر پڑی۔ سلام علیک علیک السلام، جیوں دنیا کا رویش تھا تیوں چلیا دنیا کا کام۔ بیت

چتر تھا گیا بیگ مجلس کوں تمام
دیکھیا کر ایسا دل چتر کا ہے کام

حسن دلبر، من موہن، جگ جیون، حسن علم کی جوں جوں بوجھتی بات، نظر تیوں ایک ایک بات کوں کہا سو سو بات، چھبیلی نار، رنگیلی سحر کار، وو بات سن ہوی شہ مات۔ حسن دلبر خوش طبع خوش کام، جیو ہور دل کا آرام۔ بات تے دکھیا کا دکھ جاوے، موں دیکھتے دل میں خوشی آوے۔ خزانے دار کوں بلائے فرمائے کہ وو سنگ جو سرنگ تراشی صورت ہے، من مورت ہے جا، بیگ لے کر آ۔ خزانے دار بی بگیچ دھایا، جو صورت حسن دلبر من موہن منگی سو لیکر آیا دکھلایا۔ نظر کی جز اس صورت پر نظر پڑی

میں کہا خدائی ہے بہوت رویا گلے لایا بہوت عذر خواہی کیا بیت

حکوئی بچھڑے بچھیں نہیلچ ملنے پاتا ہے
خدا ملانے کوں ملگتا تو یوں ملاتا ہے

بولیا سو قصا کسے تھا کام خدا کے ایسے ہیں کام بہوت عزت سوں بہوت حرمت سوں غمزے نے نظر کوں اپنے گھر لیکر گیا دلاسا دیا حرن تواضع کرتا تھا تیوں تواضع کیا القصہ حسن ناز نے گلدار نے انکھیاں کے سلگارنے دل نے اسهارنے سنی کہ غمزے کا بہائی جو لہن پن تے بچھڑیا تھا سو ملیا غمزے کے دل کا غنچہ جوں پھول کھلیا۔ بیت

حکوئی طالب ہے اس کوں طلب الدونا ہے
طلب میں ثابت ہوتا ہے تو سب اترتا ہے

حسن ناز چہر چوسار صاحب صورت صاحب دیدار دسرے دیس غمزے کوں بلائی کہی میں سنی ہوں کہ بہوت دیساں بچھڑیا تھا سو ملیا ہے تیرا بہائی کیا نام دھرتا ہے کیا کام کرتا ہے غمزا بولیا کہ میرے بہائی کا ناؤں نظر عجب مرد ہے با خبر بولی کہ کیا ہنر جانتا ہے بولیا کہ لعل ماںک ہیرے رتن خوب پچھانتا ہے بیت

خوبی اچھی ہے خوب کے سات
خوب اوسی کیے ہیں خوب بچھات

حسن ناؤں دل پرور دلدار جو کے اُجھار پاس بڑے مول کا بہوت تول کا عجب ایک جوہر تھا کہ کسی بادشاہ کے خزانے میں ویسا جوہر نہ تھا۔ کہ جو پڑتا اس جوہر کا جھلک

دو آشنا دو بچھڑ کر ہوے سو بیگانے
یکس سوں ایک مل یکس کوں ایک نیں جانے

ولے نظر کوں ایک بھائی تیا بہوت خوش نام، غمزا اُس کا نام۔ نہن پن تیچ جدا پڑیا تھا، ایسا کچھ قضا کیتڑیا دیا آخر حسن کی خدمت اسے روزی ہوی، فیروزی ہوی۔

بیت جکوئی کام کوں چاہتا ہے کام در اچھتا
ولے وو کام جدے لگ نیں بہوت دور اچھتا

القصہ قضا را یوں ہوا جس وقت کہ نظر رخسار کے گلزار کا نظارا کرتا تھا دل پارا پارا کرتا تھا، جدا کیا کرے نا کر استخارا کرتا تیا۔ غمزا نرگس زار میں اس عشوہ یا کے گلزار میں مست پھرتا تیا، ولے شعور دھرتا تیا سب بیار نظر کرتا تیا۔ نظر کوں نظر سوں دیکھیا غمزا نیں پچھانیا، کوئی بیگانہ ہے کر جانیا۔ ہور بڑا اٹھیا، اپنا لہو آپی گھتیا۔ ہور لہوا اس پر اچایا، کہ تو کوں ہے کیوں اس باغ میں آیا۔ غمزا مست، غصے سوں بدست، نظر کوں مارنے خاطر نظر کی انکھیاں باندیا، تس پر کے کپڑے اتاریا، سکتا تیا کہ مارے ولے نیں ماریا، کچھ دل میں بچاریا۔ نہن پن میں نظر ہور غمزے کی ماں نے کچھ فکر کی تھی، دونوں کوں دو لعل دی تھیں، بازو کوں باندنے، مہر محبت سوں باندے۔ دنیا کوں کیا پتیانا ہے، کہ ایک وقت ہے زمانا ہے۔ کچھ ہوئے تو ایکس کوں ایک پچھانے، ایکس کوں ایک جانے۔ غمزے نے نظر کے بازو کا وو لعل پچھانیا، جانیا کہ یو تو اپنا بھائی ہے، اپس میں ہور اس

جدھر دیکھتا ہے ادھر خوشی ہور آنند، جدھر دیکھتا ہے ادھر
ناز ہور چونچلا بیت

نظر اپنی مراد کوں اپڑیا
تہاں سو دیدار داد کوں اپڑیا

یکایک وہاں کسک جیسے بچے نظر کے نظر پڑے بچے
کچھے نظر کے نظر پڑے چنچلے، انپے بہوت سہائے، جانو
دل کے دانے باتاں بولتے اتھے من میں، چالے انپے جیسے جن
میں اتھے، وے سب فتنے ہر ایک نر ملا، جانو شراب کا پیلا
کھلگیاں تے کوم ہم دل جاں ہم حرم صورت اس دل کا جانو
قطرا زہر ہلاہل کا بیت

رتل بہن ہیں حسن کے داتے ہیں
جو لیلے کوں بہوت سندے ہیں

نظر پوچھیا کہ یہیں کوں ہیں کیا نام دھرتے ہیں کیا کام
کرتے ہیں انو بولے کہ حسن نار، عالم کے دلاں کا ادھار، دل ربا
شوخ چشم دل شکار، جنبش ہور زلفاں کار، بہوت پیارتے، ملکاے
تی سو ایک دل دھرتی ہے دل اپنے پر بہوت دل دھرتی ہے وو دل
آفت ہے بلا ہے، عاشقاں کے دلاں میں اس کا غلغلا ہے ساحر ٹونے وو
ایک، جیو کا جھولتے مار دل کا چور مارک عاشقاں پر کرنا ظلم،
سب عاشقاں ہوتے یہاں حیراں ہور گم جس عاشق کو انے ماریا
وو عاشق نکیں داد ملگیا نکیں پکارنا بہوت چنچلا بڑا ہٹیلا
ہمیں سب اس کی غلاماں ہیں، عاشقاں کے دلاں کے داماں
ہیں اس باغ کی نگہبانی کرتے ہیں جولے جدن دی دیتے
پھرتے ہیں جھاڑ پات پھل یہاں کا ہے ہمارے حوالے، دو پہل
جھاڑاں سب پانی دے دے ہمیں پالے بہت۔

ہوں - یو پل صراط کی بات ہے، بہوت داں آتا آت ہے - اپنا
کچھہ منہ پر کیڑیا، ولے ایسا مشکل مدعے کیں نہیں پڑیا -
ات کوں اس کی پریشانگی پر، اس کی حیرانگی پر، اس کی
سرگردانگی پر، مہر آئی، اسے گلے لائی، کہی اے بھائی - خدا ہے
کچھہ غم نکو کر، خوش اچھہ خدا کوں نکو بسر، تھوڑا کم نکو کر - یو
دول دول ات بہوت ایسی بہوت کری، وہاں تے دنجاں کواتے کھانے
کھر بر دری وہاں تے دو چار تار ست نظر کوں کمر پر ابائی، کہی
اتال منزی [illegible] کدھر جاتا اندر جا بھائی - نظر ات کوں بہوت
نبلی کر جانیا، بہوت اس کا انکار مانیا - ہمت منگیا، رخصت
منگیا ات نے پیار سوں اپنے ات میں چت کاڑ کر تھوڑے تھی
بال، کہیں تجھے کام کچھہ مشکل پڑے تو یو بال آگ پر ڈال -
میں حاضر ہوں گی اس تیار، پیلاڑ کام کرنہار پروردگار، دوہ

خدا کے کیل کچھہ سب تے جدا ہے
جسے کوئی نیں مدد اس کوں خدا ہے

تو نکو، اس وقت در ہمت بسر نکو - ات سوں رخصت ہوکر،
نظر وہاں تے شہر دیدار کے اودھر، چلنے سر کوں قدم کیا،
خوش ہوا دور غم کم کیا - دور تے دیکھیا شہر دیدار میں،
رخسار کے گلزار میں، عجائب دادر بہار میں آیا، آسودہ ہوا
راحت پایا انکھیاں نرگس زلف سنبل رخسار لالا، قد پھول کی
ڈالی، دہن غنچہ سو دال کالا بالا - جوڑا طاوس کلا [illegible] چمن
میں طوطی کے توڑے، تل پھوفرا چال کبک اندھر عین سکر
جوڑے - گلے میں چاروں طرف گوہراں، جانو میٹھے پانی کے لڑیاں -

سو اس دل ربا نار کوں دائیاں کے سنگھار کوں چتر چوسار کوں ایک سہیلی تھی' بہوت چھبیلی تھی' راپ رنگیلی ہور نازک اس کا لیتی ساولی تھی رنگ کو کالی گھنگر والی قامت کے گلزار کا ہور شہر دیدار کا تماشا دیکھتی تھی حا بجا دیکھی ہوی اس و ہوا دیکھتی تھی تماسے سوں جھولائی ہوی' اسائش پائی ہوی سو اس وقت دوپ کی کرسی تھی اپلی کرسی ہوی' کمر کے چھاؤں لے اسی تھی اپس میں یکانک نظر پر اس کی نظر پری' بیٹھی تھی سو پھنک کر اٹھ کھڑی بیت

اشنا اشنا کوں جانیا نئیں
اسنائی کوں کوئی پچھالدا نئیں

نظر کوں پوچھی تو کوں کدھر تے آیا' اس باغ کی خبر تو کیوں پایا تیرا خاطر نیں جمع تجھ میں بہوت دستی طمع پریشاں سا دسنا حیراں سا دسنا کچھ گلوا لیا یوں دستا کسی کی چوری کیا سوں دستا "دونوں حیراں دونوں سرگرداں" سکیے نیں ہیں ایکس کوں ایک پچھاں نظر کی ماں تھی ہلدوسعانی' سہاہ پیشانی باپ تھا ہرکسانی لتے سوں لتے پٹ ہوکر یار نیت ہوکر اسنائی و ہم شہری کا اظہار کیا' اس وقت بارے اپلی دسنگیری کوں تیار کیا حیب لاکر بالیں بال' بولیا اس کلے سب احوال بیت

سہر ماجر یہ ہر کسے ادی
کہ خدا کوں ہی ماجری بہاتی

یاں لگ اکر یوں پڑیا ہوں' کیا کروں تدبیر نہیں اڑیا

نظر حیرت تے باں گم ہوکو جاوے
کھور دستیجہ ذہن کیوں دات پاوے

موتھی میں کیوں پکڑے بچارا' ددھر دیکھے اادھر دائ یارا - نظر کوں ایسے جاگا پرتے گدرنا بہوت مسکل ہوا' نظر حیران پریشاں فکر مند بے دل ہوا . بیت

نطر کوں تھاریں کس تھار جاوے
وقت مسکل جدا کچھہ کام آوے

دطر حوار آوارا' کچھہ دیں دستا چارا' عاجز ہوا بچارا' قضا یوں ہوا' جدا کا رضا یوں ہوا - جو دیس میں حسن نار' رفتار خوش دیدار خوش گفتار' خوش رفتار دبدیاں کاسنگار' ل کا آدھار - پھول تالی تے خوب اتکتی' چلنے میں ھنس کوں ت کتی - راویں تے مبتھی بولے بات' آوار تے دوری کوں کرے ہ بات' کمول کے پھول کے پھنکڑیاں جیسے ہات - چہن میں پھول سورج حضور' لاج تے آسماں پر چڑے چاند سور، مست ہاتی تے غرور ماتی بھاتی' کسے خاطر نیں لیاتی - دال جادو کالے داگ' ل جادو عشق کی آگ : بیت

یو موہن لٹھن عجائب موہنی ہے
سورج اس کے درس کا درشنی ہے

جودن الماس تے گھٹ' ادھر یاقوت تے اعلیٰ نپت - اس کیاں کھیاں جانو لالے' جادو سراب کے پیالے - دانتاں دیکھہ موتی دانے' گھرے گھر پھرتے ہوکر دیوانے بیت

نظریاں میں انکری مرد کا دل ہات نیں نکری۔ انلی چاترائی
کچھہ کام نیں کی نکامی کچھہ کام نیں کی۔ وہی عورت بھلی'
جو کوئی مرد کے کہے مدں چلی۔ بیت

ستیا ہے غم لے عداوت طرب عزیز ہوا
نفا دیا ہے بشارت جفا سو چیز ہوا

القصہ بارے ہزار مشقت سوں' ہزار معلت سوں شہر
دیدار کوں انا نظر کا جو بہوت خوشی پانا اس شہر دیدار
میں دیکھیا رخسار عجایب گلزار مگر اوو بہست پیدا کیا ہے
پروردگار جھاڑاں ڈالیاں سب پھولاں سوں بار' پھولاں سب
نادر سب اچنبا سب اوتار بیت

صفت اس باغ کی گر کوئی سناوے
عجب کیا رشک جو جنت کوں اوے

سکیوں وہاں ہر پھول پھلتا' دامن دات جو بھلتا عاشق
دیکھہ وہاں جیو کھوتا' ہر پھول میں لالہ طلسم لاک ٹونا
رنگ اس کا کرے انکھیاں سوں ہم آغوشی' باس اس کی تمام
داروے بے ہوشی طوبی سوں دعوا کرتی ہر جھاڑ کی ڈالی'
اس نادر پھولاں سوں بھرنا ہے چمن کدں نہیں خالی عاشق ہوا
سو سمجھیا یو مانا جلے یو پھول دیکھیا سو ہوا دیوانا عاشقی
پڑی' دیوانگی کوری' ہشیاری اڑی' مستی چڑی کیا لطافت
کیا ناز کہا چھب' جلے نہ سماے دیکھیا آلے پڑی رہا عجب
عجب کہر کوں دیکھیا کہ ہاں تے بارنگ' دیکھتے وقت نظر
ہوتی بارنگ۔

هے ڈال میں بے عشق کوں میدان میں کاڑے اگر حسن پر پردا
دا کرتے، تو ایک عاشق دا جیوتا سب اڑ اڑ مرتے - جاں اپے اور
غیر ہوا، وہاں حسن پر پردا ہوا سو بہوت خیر ہوا - حسن
کا حسن اسم ہے، بہوت بڑا طلسم ہے - اس طلسم تے کوئی چھوٹ
نہیں سکیا، جکوئی بڑا سو توٹ نہیں سکیا - عشق کے دریا
کا طوفان سو حسن، عاشق کا دین شور اہماں سو حسن -
حسن کوں اپس تے چھپانے نہیں آتا سب میں اپس کوں دکھلاتا
چھپاتے چھپاتے ہزار پردے پھاڑیا پردے میں تے اپس کوں
بہار کاڑیا - خوبی کیا چھپی رہتی ہے، معشوقی کیا چھپی
رہتی ہے - جکوئی خوب ہے اسے اپنی خوبی چھپانے میں نہ آتا،
خوبی چھپانے جواں کوئی فکر نہیں آتا - ہر کوئی منگتا ہے کہ
اپنی خوبی کوں دیکھے، ہر کوئی منگتا ہے کہ اپنی معشوقی
کوں دیکھے - خوبی خوب ہے دکھلانے خاطر، ناکے چھپانے خاطر،
اپس کوں اپے دیکھ کر حسرت کھانے خاطر - ولے بعضے جواں خوبی
اپنی کسے نہیں دکھاتے ہیں، جتنا سکے ہیں اتنا اپنی خوبی کوں
چھپاتے ہیں - حسن کوں نہیں چھوڑتے جو پھرے بازارے بازار،
حسن کوں قید کئے ہیں تیارے تہار - اس کا ریسا کس کے
نظر میں پڑیا، سر تیچھ اس کوں خدا بے شرم سوں کھڑدا - اصیل
عورتاں اپنے مرد بغیر دوسرے مرد کوں اپنا حسن دکھلانا گناہ
کر جان تیاں ہیں، اپنے مرد کوں ہر دو جہاں میں اپنا دین
ایمان کر پچھان تیاں ہیں، جوں خدا کوں مانے تیوں اپنے مرد
کوں مان تیاں ہیں - جو مرد راضی تو خدا راضی رسول راضی،
جو مرد راضی تو دین دنیا میں عورت کی سرفرازی - جنے

کر کر، سر پر ھات دھرکر، اپنے تہارتے ھلیا، چلیا - سو دیکھیلے
اس شہر دیدار کوں، اس رنگ اورے گلذار کوں، اس لطافت کے
لالہ زار کوں، اس اوپے روپ کے نو بہار کوں - لذت سب محبت
ہور دیار میں ہے، جسے سواد کیے دیدار میں ہے - امس

حکوئی عاشق ہے اس کوں ہوا بلا دیدار
کیا دلاں کوں بچاراں کے مہیلا دیدار

عشق دیدار ہے بکرنا زور، سٹی کوں دیدارتے لذت ہے
کچھہ ہور - جو عاشق نے سمجھا ہے کچھ عشق کے گت جوں
تیوں اُسے دیدار بہوت ہے علامت - دیدار دیکھے دو دل میں
ابا سار، دیدار دیکھے تو دل کوں ہوتا قرار - عاشق جو مانگیا
اپنا یہو دیدار کی خاطر دیتا جیو - نار میں لطائف تہارے
تہار ہے ولے حکیچہ ہے سو دیدار ہے - دیدار سب خوبی کا
سنگار ہے دیدار دیدیاں کا اظہار ہے - دیدار سعر ملیر تویا،
عاشق کوں دیدار ہویا - جو عاشق دل معشوق پر واریا آخر
دیدار دیدار کر پکاریا - خدا کا بی دیدار بچ دیکھنا ہے وہاں
بی کچھہ جھلکا ریج دیکھنا ہے - دیدار دیدے ہور دل
کا آرام، عاشق کوں دیداریچ سوں لگتا ہے کام دیدار میں
حسن جلوہ دیتا ہے دل لیتا سو دیداریچ ایتا ہے - دیداریچ
کی لذت دل پر تو بلا لیادی دیداریچ کی لذت دل کوں اس بلا
میں بھاری - بہوت کر اسیچ تے حسن کوں چھپاتے ہیں بہوت
قید کر محافظت میں لیائے ہیں اگر حسن سب پہ نک نکلتا
بہار عاشقاں میں ہوتا تہارے تمار، جھوٹا خوں سارا مار -
حسن آفتاب ہے پردے میں پہ ادالا پاڑیے، حسن کا حکم لاجواب

دونا - خدا کا عالم ہے نا دو نا کہا جائے، ولے ہمیں تو اس طلسم تے بہوت ادب پائے - نظر آخر گیا اپنے قول پر نیں رہیا، دغا دیا دغا باز تھا دغا بازی کیا - اس کا مکر اسے نہ تھا خام، انے تو کیا اپنا کام - فرد

رقیب بند کیا تھا سو بارے بند تے تٹیا
ہوا خلاص بچارا یو اس کے بند تے چھٹیا

رقیب گمراہ، روسیاہ، حیراں، پریشاں سرگرداں - فکر میں چوکیا، عقل تے گریا، آخر کچھہ تدبیر نیں دسی لا علاج خاموش ہوکر اپنے شہر اودھر پھریا - فرد

8 Feb 49

امید ست کو رقیب آج نا امید ہوا
خدا کیا جو نظر پر نظر یو دید ہوا

نظر رقیب کے ہات تے خلاصی پایا، خوش ہوکر دیگر قامت کنے آیا - دل کا مدعا کھولیا، بولیا - کہ تیری ہمت تے تیری دولت تے رقیب کی محنت تے آسودا ہوا، تیری مہر تیری مروت کا مجے آزمودا ہوا - توں مجھ پر لی شفقت لی پیار کیا، مجھ پر تو لی اپکار کیا - یو کام کرنے تو بچھ سکے، خدا تجھے سلامت رکھے - مجھے لگیا ہے شہر دیدار کا خیال، رضا دے اقبال - بہوت ضرور ہے یو کام، یو ضرور میرا خدا چہ کوں دام - قامت کہا اے والدہ، بسم اللہ، بصحت و سلامت خدا تجھے تیری مراد کوں اپڑاوے، جکچھہ توں منگتا سو خدا تے پاوے - بیت

دنیا میں مل کو بچھڑنا یو بہوت مشکل ہے
لگیا ہے دل ستی دل مل رہیچہ پر دل ہے

بہوت استقامت سوں، نظر قامت سوں، وداع ہوکر، تسلیم

تیرا صاف پانی، جھعیب تیری ہوے گی پریسانی۔ تھنیے عقل کے
آدمی سوں بڑے عقل کے آدمی نے بہوت بات کیا تو بہوت زیاں
ہے، اس کی بی عقل نہیں ہوتی بڑی عقل کوں نقصان دے۔
شربت میں تھک گلاے تو کیا سواد دے گا، گلاب میں چھاچھ
بہاے تو کیا باس ایوے گا۔ ایسے سوں بات کونا جس کے بات
سوں اپنی بات کوں کس چڑے، یا قوت پکڑے بات کوں
رس چڑے۔ بڑی عقل میں کمی ملے تو یوں ہے جادھی دوں
شراب میں تاڑی دوں دودھ میں کانجی۔ فارسی میں بی کہے
ہیں شانایاں نے یو بند، فرد " پسر نوح بابداں بہ نشست
خاندان نبوتش گم شد" عاقلاں نے اول تے بادھے ہیں یو
قاعدہ، باداں سوں تھوڑی بات بولنا بہوت فائدہ۔ دانا نادان
کی صحبت سوں بیزار ہے، دانا کوں نادان سوں بولنا عار ہے۔
دوں فرزدق کہتا ہے، مصرعہ کہ " تا من ناسم سخن نہ جہی
بکنم، عارف بعیر کوں گذراں سکتا یو جنم۔ جنیے دانائی کا لذت
پایا، اُسے نادان کا صحبت ہرگز نیں بہایا۔ القصہ وو رقیب
ناپاک، بد نظر سینا چاک۔ اس مصفی دلکشا قامت کے بستان میں،
ایسے نادر مکان میں، بارے دونو آئے، دیدیاں کوں دور تے شہر
دیدار کا تماشہ دیکھلاے۔ بیت:

خدا مراد دیتا اس کوں جس کی ہے ہمت عالی
عجب ہے اس وقت اس آدمی کی خوش حالی

قامت جو نظر کوں رقیب کے سنگات دیکھا، چوری سوں
اس کے احوال کی بات پوچھیا۔ فرد

کہ حدیث ہے کہ الصدق ینجی والکذب یہلک سچے کا دل پاک جھوٹے کے دل میں شک یعنے جھوٹ ہلاک کرتا ہے اور سچ دیتا ہے نجات' نو رسول تے الٰی سو ہے بات خدا نا روزی کرے اہل کوں نا اہل کی صحبت نو بہوت بڑا عذاب یو بہوت بڑی مصلحت یا عاقل سوں بیٹھنا ل دا محبوب سوں لانا دل' جکچھ ہووے حاصل یا یکلے اچھنا ہور اپے کہنا ہور اپے سننا اپنے ہیں' یہاں ہی حدیث ہے کہ السلامت فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین'' یعنے اکیلے اچھنے میں سلامتی ہے ا ملے اچھے تو گیاں کوں بل ہے' جہاں دو ہیں ملے وہاں بڑا کھاٹ وہیں بہوت خلل ہے دانا کی گیت کچھ ہور ہے ناداں کی ہٹ کچھ ہور ہے فارسی میں کہا ہے صحبت کہ بحرت نبود دوری بہ جاں صرت نا اچھے گی واں کیا سواد دسوے کا سننا یوں ہی کتے ہیں' مصرع' اے وائے اواں صحبت لادیں ولا ہ بیا'' جکوئی دانا ہے وھیچھ نو بات کچھ دایا کچھ سمجھیا کچھ منیا ناداں میں بیٹھ عبث بولنا عبث سننا اوقات ضایع کرنا دانا کا کام نیں' دانا کوں ہر گیزی ہر جاگا ہزار کام ہے ناداں کوں فام نیں نو عمر اسی امی ہے حکوئی اسے گلدانے لہو و لعب کرحانے کام کے اس ی کوں یاں کام کرنا ہے کیا کام ہے سو فام کرنا ہے تنہای دانا کا خلاصا ہے تنہائی دانا کا خاصا ہے تنہائی میں دانا کوں بہوت حاصل ہے' تنہا وھیچھ رہے حیکوئی واصل ہے کامل ہے نا داں ہے یک دل تنہا رہنا نا جاسی' ناداں کوں ہرگز تنہائی نا بہاسی اگر توں دانا ہے تو دانان سوں تکو مل'

مصلحت سوں چلتا دنیا کا کار خانہ ' کیں سچا دول کیں
کیں جھوٹا بہانہ - ولے جھوٹے کوں سب کوئی پتیاتے' سچے کی
بات کوئی خاطر نیں لیاتے جھوٹا دنیا میں بہوتیچ بھاتا '
سچے کوں کتے کچھ کام نیں آتا جھوٹا نیں ہووے سو بات کاڑے'
جھوٹا دو میں عداوت پاڑے - جھوٹا کافر بے ایمان ' جھوٹا
بد بخت بدگماں - جھوٹے کی بات کو نیں کچھ بنا' جھوٹا
سچیاں کے گوہاں کا اپہنا' جھوٹے کے منہ میں قایم گری -
جھوٹے کوں کیں عزت نیں ' جھوٹا کافر محمد(ص) پیغمبر
کا امت نیں - حضرت کہے ہیں یو سچ نبی کے رتی' کہ
"الکذاب لا امتی" جھوٹے کوں لانتا ' جھوٹے کی جیب
پچھاڑ کا تنا جھوٹا سیطاں کا سالا' جھوٹے کا دین دنیا میں
موں کالا - جھوٹا اپنے دل تے باتاں جوڑے' جھوٹا لوکاں کے گھراں
پھوڑے جھوٹے دی میں کیا کہوں بات' خدا پناہ دیوے جھوٹا
ہے شیطان کی ذات - سچے کوں ہمہ کتے ' کچھ کا کچھ کتے۔
سچے کے باتاں کوں کون مانتا' سچے کوں کتے یو کیا جانتا - سچے
کوں سچا جانے' جھوٹا سچے کوں کیا پچھانے - سچا جھوٹے تے دغا
کھاوے' سچے کوں جھوٹے کی صحبت کام نا آوے شیطاں تے ڈرے
تیوں جھوٹے تے ڈرنا' جھوٹے کے موں پو لعنت کرنا - بیت :

جھوٹے سے کام نہ آیسے ڈرا اکامی ہے
جکوئی جھوٹ کتا بہوت وو حرامی ہے

سچے پر ہنستے مسخریاں کرتے' سچے کوں اڑاتے سچے پر
دولاں دھرتے - سچے مٹس نیں ہے جھوٹی داری' سچے سوں خدا
رسول راضی - بعضے ناپاکاں پیغمبر کوں بولتے تھے کہ یو دیوانہ
ہے ساحر ہے' یو بات چھوپی نیں ہے ظاہر ہے - اتاں دسریاں
کوں بولے تو کیا عجب' اس جاہلاں کی خاصیتچ ایسی ہے سب،

یہاں کیاں کوں بہوت برا حلمال ہے آدمی ہوکر آصی کوں سمجھنا تمام اسکال ہے بارے رقیب بے نصیب کا طبع بے سیلا گیا تھا چکایا، نظر کے حضور سوں میں تے یوں نکلیا کہ تیرے باناں سی میں رہا ہوں اس کر، اتال ہوں دوں کہا نیوں سنا راس کر بیت

سلیگا چت برا ہے آدمی کوں
کہ غم کرنا اہی سب بے غمی کوں

نظر جواب دیا کہ اس سے کی ترکیب کوں کچھہ کچھہ داروان کا بوٹ درکار ہے، معدن اس داروان کا دلربا شہر دیدار ہے ہور گلشن رخسار ہے رقیب بد بخت بے نصیب بولیا اگر سنا راس کرنا میسر ہے، تحقیق اکسیر ہے تو بہتر ہے دلربا سہر دیدار ہور گلش رخسار بہی نزدیک بلکہ نزدیک تر ہے خدا قادر ہے جو کچھہ تو ملکتا سو سب حاضر ہے ہمیں تمہیں ملکر جائیں، جو کچھہ مستعدی ہونا شہر دیدار تے لیائیں آنے ہی کہا خوب، انے ہی کہا بہوت خوب، مطلب پر آیا مطلوب ۔ بیت ۔

زباں تک تھی دونو کا دل جدا تھا
سمجتا حال اس کا سو خدا تھا

رقیب بد بخت گمراہ دل سخت، ہور نظر دل کا دولت خواہ دونوں مل کر ایک دل کر، دل ربا شہر دیدار کے اودھر چلے، دل میں کوڑ کپٹ موں پر دونو بھلے ۔

اگر کوئی مرد ہے یا امردی ہے

کا وچاوے گا اُپکار - یک صاحب چھوڑ اتیے صاحب کیا' وہی صاحب اس کا جیے اوسے کچھ دتا - ایسے کوں دھیاں کہاں ایک صاحب پر' یو پچاس صاحب کا ایک دھر - ایسے کوں ایسے داتاں کا کچھ عار نیں ' ایسے کا ایک جاگا پر ایماں قرار نیں ماتی میں جاؤ ننگ نام' ایسے آدمی کو پیکاں سوں غرض پیکاں سوں کام - عزت حرمت کی کیا ہوس' پیکے ہات میں آیے تو بس - کوئی برا کہو یا بھلا ' تلیں موندی کئے ہور انکھیاں کلا- دل قرار رکھ خاطر جمع ہو بہت ' اگر ماتی لے گا تو بی بڑی تدبیگ پر ہ.ت ہمت - خدا نعمت کیا ہے کاہے کوں گھٹتا' جیو گیا تو بی ہمت نہ سٹتا مرداں جیو کے طمع تے بی چھوٹے ہیں' سر گیا دی مارتے اٹھے ہیں اپنے نیم نے نا جاتا ' موے بی ہات ہلانا بڑا ہو بڑے کام پر اختیار اچھے' دنیا یکدم کا جیو نا بے خبر نکو ہو ہسیار اچھ - حس وفا سوں یاں لینا ہے' اس وفا سوں واں خدا کوں جواب دینا ہے- یہاں تیری ہمت کا یو اصول' وہاں تجے خدا کیوں کرنا قبول - یہاں کچھ کا کام نیں کرسکیا نام' وہاں بی تو ادھوں لی ہے کام - یاں کی آرزو پر اپنا مشکل ' وہاں بی ای لی جاگا ترسے گا دل- برا ہے عورت اور سینے کا درد' جکوئی یاں اپس کوں سنبھالیا سو بڑا مرد - عورت کی بات عشق ہے پیغمبراں پر گزریا ہے بہر حال' پرایا مال تو کیا اچھے گا کہ کوئی اس پر گرے گا خیال - داڑی موچیاں آیا تو کیا مرد ہوے' چار عورتاں بہا یاں تو کیا مرد ہوے- ایسے مرد عورتاں سے بہتر راسک راس' ایسے مرد پیکے کے پچاس - خبردار کہواتے اور بے خبر ہچ ' صورت آدمی کی اور سیرت کچھ کا کچھ -

کی خواری ' طمع تے دونھا ہے ا لیں دو اُسے کیا دھاڑ ماری
حکوئی مرد ہے بے طمع' وو بڑا ہے سدا اس کا خاطر جمع
دنیا دو دس کی ہے تھوڑے پر ہی گزرتا ہے' بہوت پر بی
گزرتا ہے ' ولے حکوئی مرد ہے وو عزت پر نظر کرتا ہے جیو
ہے لگیچ کسے ایک کسے چار آخر وقت کوں برابر ہیں
مسکیں ہور دنیا دار اگر کوئی حق دوست ہو یو رلسے اچھےکا
اس وقت بلکہ دنیا دار تے مسکیں کا مرتب زیادت اچھے کا
مرد کی نظر ہمت پر ہے مرد کی نظر عزت پر ہے مرد کوں
مرد جانے مرد کوں مرد بچھانے بہوت کا نا کرنا ہوس اعزت
سوں جتنا جاتا اتنا بس بے عزتی پر آبے تو لی ملتا لی
ملایا جانا ولے مرداں کے اگے وو مردار ہے مردار کوں کون کھاتا
ہر ایکس داس کوں ملک لیتا مالکا دیتا پر اے تو ہر کوئی
دیتا ۔ دینا دو خدا کا دینا یا خدا کے خلیفہ کا دینا' باقی
کیا بچارے بامیاں پاس کیا لینا اَو بی ہزار مشقات سوں
ملاے کر اُس دو داس تلیں کے دوداس دو بالدی ملیں
کی بالدیں' کیا ہوا ہواز کے ملا کر ڈالدیں اگر کوئی ہو کے
اچھے یا ننگے جیسے ایں حکوئی ایسے جیسے پاس منگے مردار
ہی بڑی جاگا تے کچھ لے سکتے ہیں' مردار ہی کسے کچھ دے
سکتے ہیں عزت خدا کوں آیا ' عزت رسول کوں آیا ' عزت
مسلماناں کا مانا جنے عزت کوں سمجھا اُنے خدا کوں پایا
اس معنی پر دو آیت آئی ہے مصحف میں خدا تے ایسا ہے دس'
کہ للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین جکوئی ہر ایک داس تے
کچھ ملنگ لئے ہر ایک جاگا سرنوائے لھلے سو اس پر بڑے
ہوے' اتا اپس حالی کاں تے ابی ایک سر اپنیاں کا بہار' کس کس

وهاں سر نواتا - حس کے سر پر طمع کا دھار' اس کا سر دایم تلار - بےمغز حالی سر' سہوتیچھہ پر پڑتا پھرتا پھر پھر - طمع تے دڑائی حاتی' طمع دار کوں دڑی بات کاں آتی - فہنا کام کیا فہول' دڑائی کہاں تے آئیگی ڈھول - بے طمعی تے حدا کا وصال' بے طمعی تے ہوتا صاحب حال - سواد دیں رھتا حاں طمع آتی' بے طمعی سب کسے بھاتی - حاں طمع آئی واں حدا سوں دی کچھہ سواد نیں اچھتا' طمع تے دایم پریساں دھیں، دل شاد نیں اچھتا - زیاستی، طمع نہ خالق کوں بھاتی نہ حدا کوں بھاوے' ھدا پاس بی اتنا نا منگنا جو حدا بی بانز واز آوے - بیت

طمع داری دڑي ہے اے عزیزاں
نہیں کچھہ حوب اے صاحب تمیزاں

—o—

طمع داری سے آتی دار خواري
طمع داری میں نیں ہے رستگاری
طمع داری کے سرنے جو اتھے ہیں'
وھی ایسے دلایاں سوں چھتّے ہیں-

یوں لئے تو لینہارے کا دل ساد کیا اچھے گا' واز ہوکر دئے تو اس دیمے میں سواد کیا اچھےگا بغیر منگے وو دیں ھارا ھے' دیں دیا بی کس کوں کیا چارا ھے- اس کی لوڑ لوڑنا' اپنی حوسی اس کی حوشی پر چھوڑنا - کسی پاس تے زور سوں کوئی لیتا ھے' دیں ھارا ھے سو آپیچ دیتا ھے - اگر زوراں سوں کچھہ لیا جاتا' تو کام اس حفا پرنا آتا - حکوئی کھوایا نندا' اُنے حداچ پر چھوڑنا دھندا حکچھہ دیا اُنے اس پر سکر کرنا' غرض خواري سوں پیٹ نا بھرنا دڑادیں ہویں دیتے طمع

رقیب روسیاہ کوں اس کمراہ کوں خواھی ' نخواھی ' وقت میں تصور تھا سلام کر کچھہ کلام کر چپ نہیں رھیا ' کہا کہ میں حکیم ھوں بہوت معتبر ھوں سب حکمت تے باخبر ھوں سرتے پاؤں لگ علم میں ھنر ھوں بے جان کوں دیونگا جان شاگرد ہے میرا افلاطون ارسطو ' بوعلی ' ھور لقمان دنیا میں مثال کچھہ بی جو دھرتا سو ووجہ خوب ' مجلس میں سمجکر بات کرتا سو ووجہ خوب نیں جانتا ھوں خدا کا بہانا جو مجھے اس ملک میں لایا اگر حکمت پر میں دھیان دھروں کا ' تو ساتی کوں شاگروں کا گر کسی کوں ملنا بہاتا ہے ' تو مجھے راس کرنے آتا ہے بغیر پُت بغیر آس ' پہتل کوں کرد کھلاؤں کا سنے تے خاس رقیب نے نصیب ' بے روش بے ترتیب سنے کا طالب تھا اشتہاں بہوت غالب تھا بولیا کہ الحمداللہ یو توں نیں آیا ہے ' الحق کہ یہاں تجھے خدا لیا یا ہے حکمت کے علم میں نادر ایسا ' بہوت دیساں پچھیں مجھے ملیا تجھہ جیسا بیت —

خدا سنبھالے بری ہے طمع کی دشواری
جہاں بہوت طمع بہوت ہے وھاں خواری

بہوت طمع تے بہوت ہے زیاں ' بہوت طمع تے عزت کوں نقصان ' بہوت طمع تے رھتا نیں مان بہوت طمع تے ادمی دیں گنواتا ' بہوت طمع تے آدمی کا ایمان جاتا طمع تے آدم کوں بہشت میں تے کاڑے ' طمع تے آدم پر یو بلا پاڑے جس کے بڑیاں پر طمع تے یوں لیاے خواری ' انو کے فرزنداں سوں کیا کرے گی وفاداری طمع کا آدمی سر نیں اُٹھاتا جل جاتا

القصه دوں همت نے نظر کوں اس پر هنر کوں، اس چنچ
نظر کوں، اس آب حیات کا نشان دیا، حاطر نشاں کیا - نظ
همت کنے رضا منگ کر، امنگ کر بهوت محبت سوں، بهوت
مروت سوں ، چکور هوکر ، سرم حضور هوکر ، بهی مشرق کے
ملک کے اُدهر رح کیا ، توکل کے هات میں هات دیا - نظر کوں
پکڑیا اچات ، یهی اپے اور اپنی بات - دیس چلتے چلتے ، تلملتے
تلملتے، اپنے دل کوں تقوادیا، سمجهایا، ایک دیس اس دیت‌الهال
اس شهر سبکسار میں ، اس پلشت تهار میں - بات وهیچ تهی
لا علام هو آیا رقیب پادشاه کے لوکاں ، اس روسیاه کے لوکاں
دیکهے که یو آدمی اس سهر میں نوا آیا هے، پالقی‌هے حاسوس‌هے
بهیدی هے چور هے آیا اس شهر کا کیا مایا هے - بیت ،

پرائے شهر میں هر گز حدا کسے نه لے حاے
اگر هزار بهلا هے بی اس کوں کوں پتیاے

دل میں سب یوں حانے ، اس کا مایا پانے - پکڑ کر ، جکڑ کر
رقیب بادشاه روسیاه بدکردار کنے کتے حنے ملکر لیاے ، احوال
اس کا سب سمجهاے - رقیب نے روسیاه نے بے نصیب نے بوایا
توں کهاں کا هے اس حاکا تو کیوں آیا، اس شهر کی بات توکیوں
پایا ، تجهے کون دکهلایا - نظر عاقل تها سمجیا که یو طرفه
وقت هے ، کام بهوت سخت هے - یہاں عقل نا بسرنا ، اندیشکر
کچهه کام کرنا - بیت ،—

عقل اچهنا وقت اوپر خدا کا کچهه کرم هونا
اگر فولاد هے توبی ضرورت کوں نرم هونا

یوں اگر اس شہر سبکسارتی' اس بے اعتبار تہارتی' خلاصی پاوے کا ھور خدا لے جاوے گا' تو دلربا شہر دیدار میں جاوے گا یاد اچھو وہاں میرا ایک بھائی ہے' ایک مائی جائی ہے قامت اس کا نام استقامت اس کا کام' دلربا شہر دیدار میں اس کا مقام قبول صورت مکن مورت بلند بالا' بھوتیچ آلا دل کوں لگے' جیو کوں تھکے سد چھلے' بد دھلے فراق کوں سلکاوے اشتیاق کوں آگے لاوے بے تابی کوں ٹالے آرام کوں حالے قرار کوں بے قرار کرے انتظار کوں بیمار کرے صبوری کوں لوٹ لیوے اضطراب کوں قوت دیوے بیت

یو دنیا میں حسن نیں یک بلا ہے
کہ عالم اس بلا پر مبتلا ہے

قامت نیں وہ ایک آنت ہے عاشقاں کے دلاں کا صیانت ہے اس قامت کوں اس قیامت کوں تیری سفارش خاطر ایک کتابت لکھہ دیتا ہوں تیرے قصے کی حکایت لکھہ دیتا ہوں میرا ناؤں لے یو کتابت اس کے ہاتھہ دے البتہ تجھہ سوں کچھہ محبت دھرے گا مروت کرے گا تجے کام آے گا وہاں کے روش سمجائے گا فرد

ایکس پر مہر دھرنا خوب ہے کچھہ
مروت کس سوں کرنا خوب ہے کچھہ

حسن وقت توں وہاں تے بھی قدم آگے رکھے گا اے یار تجھہ پر لی لی قصے گھڑیں گے اس تہار فرد

نفا ہے تیوں تجھہ جفا بھی اسے سفر میانے
خدا کسے نہ لے جاوے برے شہر میانے

شہر دیدار کوں انپڑنا بہوت مسکل ہے - بات میں جنس
جنس کی ممنت حائل ہے' اس دریا میں کہیں غرقاب کہیں
ساحل ہے - کہا واسطہ انگے ایک سہر ہے اس شہر کے ناؤں
سبکسار' توبہ استغفار - دل کوں واں بہوت اکراہ' لاحول ولا قوت
الا باللہ - ایک دیو ہے پادشاہ روسیاہ گمراہ بد کار' اس ک
ناؤں رقیب نا برخوردار دل آزار' پالشت مردار - ہیچ کارا
ے بہرا - فرد'

عشق کے دروازے پر سب کس کو سر دھرنانچہ ہے
حو عشق فرمائے اپے احتیار ہو کرنانچہ ہے

ولے عشق بادشاہ' عالم پناہ' ظل اللہ' صاحب سپاہ
کے ہات میں ہے اس کا احتیار' عشق پادشاہ کو اس جنس کا
آدمی بی ہے درکار - بادشاہاں نیں اچھتے پر کم' پادشاہاں
کنے جنس کا اچھتا آدم - عشق بادشاہ کے فرماں تلے رقیب
سر دھرے' حکچھہ عشق بادشاہ فرمائے سو رقیب کرے -
دلربا شہر دیدار کا نگہباں' اغیار کوں واں نیں دیتا آن -
ہرگز کس تے نیں ڈرتا' جکوئی آتا اُسے منا کرتا - اس کے ڈرتے
نظر بھڑکنے نا پاوے' انداز کس کا حو کوئی واں آوے - حکوئی
آتا اس سوں جھگڑتا' کُتا ہوکر لڑ اڑ پڑتا - حاں ایسا آدمی اچھے
نت' کُتا رکھنے کی وہاں کیا حاجت - نہ بھلے تے ڈرے کا نہ
برے تے ڈرے گا' ایک رقیب ہزار کُتے کا کام کرے گا - بیت

باغ میں مالی کیوں کسے چھوڑے
بن رضا آئے تو کمر توڑے

ساز سوں لٹکتی، کھٹکتی، جھلکتی جھمکتی رخسارے کے پھل باڑی میں، اس پھولے پھل واڑی میں ناز غمزہ عشوہ ادا حرکت دلربائی خوش نمائی لطافت اسیاں، چاند جیسیاں سگھڑ سہیلیاں سوں مل مل، ایسیاں رنگیلیاں چھبیلیاں سوں مل مل دائم تماشے دیکھتی ہوتی تھی جا بجا دیکھتی پھرتی تھی بیت

آگی دلہن چمن کے الگی میں پھول پھرتا ہے پھول کے بن میں

ایسا خیال کتی ہے وو اگر اس چشمے میں نیں ہمیشہ اب حملہ پیں ہے ہمت تو باب کہا، گم ہورہا نظر سنیا؟ بی سد ہوا سر ڈھلیا دونو ہوے بے ہوش، دونوں گئے اپسکوں فراموش نہ یو دیکھتا اس کے اندھر نہ اس کی اس کوں خبر دونو مست دونو بے سد ہو پڑے، بارے کتے وقت کوں دونو ہشیار ہوے دونو اٹھ کھڑے دونو حیران، دونو پریشان ایکس کا ایک دیکھے موں، کہے عجب تھا یو جلوں نظر دل در فکر کی کسوت بلیہ، ایسا تماشہ نہ کوئی دیکھیا نہ کوئی سنیا یو تصرف کا کام تو حیران ہونے کا مقام ہمت کہا میں کہا سو الگے آیا، بارے الحمدللہ حوں بھوں توں اپنے مقصود پایا بیت

سب کسی کوں خدا مراد دیوے
اس کے معشوق کی اس کوں داد دیوے

اتال عجب مہی کیا کہوں لکھوں تو چپ ہی کیوں رہوں توں تو خوب دانا بہوت عاقل ہے، ولے ہشیار دل ربا

باغ کوں بہست سوں کیوں تشبیہ دیا جاوے - جن اس کا موتیاں سوں بھریا جوں تاریاں سوں گگن' بہست اُس کے ایک باغ کے کونے کا چمن - ملایک آرزو دھرتے ہیں اس باغ میں آنے' حوراں فرستیاں ہیں اس باغ کے پھول کا طرہ لانے - بیت:

بلبل ہوکر نالے بھرے جمنے چمن سیراب ہو
پھولاں کے خاطر جا پڑے کانٹیاں اپر بے تاب ہو

مجنوں لیلی نا لیا' اپس کوں بہوت سنبھا لیا - آخر دیوانہ ہوا اس باغ کے پھولاں باس تے' فرہاد کوہ میں آ کہ دھرتا ہے اجنوں اس باغ کے شیریں پھلاں کے آس نے - زلیخا جو پھرتی تھی یوسف کے آس پاس' سو اس باغ کے پھول کی پائی تھی باس - بیت

جدھر تدھر ہی حسن ہے جو دل دھلاتا ہے
کدھر کدھر کی بلا عاشقاں پہ لیاتا ہے

حسن دل ربا سہر میں یو دلارام باغ ہے' اس دل ربا سہر کا ناؤں دیدار' اس دلارام باغ کا لقب رخسار - اس باغ میں ایک چشما ہے اس چشمے کا ناؤں دہن' من موہن جگ جیون - دھوتیچ میٹھا جوں نبات' اس چشمے میں ہے توں منگتا سو آب حیات - اس چشمے پر جاوے گا' تو وو آب حیات پاوے گا - ہور وو حسن دار' دل کا سنگھار' حسن پر بھولیا سب سنسار - فرد

لالے دئے سینے پو گل پھل پھول کے تیرے گال پر
دریا میں تی ہنس آیا گا عاشق ہو تیری چال پر

عشق کی بیٹی اطاعت کی دی دی' دعوت ناز سوں' بہوت

عجب شراب آهے حسن جس میں سب مستی
که اس شراب سوں چڑتی هے عشق کوں مستی

اس کا کام ناز' اس کا کام نیاز' دو مستغنی وو محتاج' دو سب شرکی وو سب لایچ عشق هور حسن دولو جوڑا کرے بهوت سمجیا کوئی بهوڑا' عشق حسن خاطر حسن عشق کی خاطر هوا اشکار اس دولوچه کا هے شور گهریں گهر تهارس تهار' عشق عاشق معشوں حسن ناری' عشق کے معشوق دائم سلواری ساکاری القصه اس عشق پادشاه کوں عالم پناه کوں ظل‌الله کوں' ایک بیٹی هے بهوت مقبول' بهوت خوش اصول' بهوت معقول بهوت خوش رنگ بهوت خوش ڈهنگ نور هیں سمور نس‌لس کے سم' نازک نرم جوں پهول جوں ابریشم' بالاں کرناں دیکهیے الکیاں کو گهیرے آکر کرناں' سدا چهوڑ دیوانے هوکر بهرناں بیت

گهر میں تے هلستے نکلے انگی ملےپهولاں جهڑیں
عاشق هوکر چاند اور سورج دروازے پر آکر پڑیں

دو نوا نور نوا آفتاب' اسے دیکهنے کا کسے تاب' عالم عالم اس کی خاطر خراب هر دل میں اس کا اضطراب هر طرف عاشق هزار معشوں هزار فرهاد' سر سست دلربا بے پروا بے داد بیت

گل کے رنگ کیاں چمن میں شاہاں هیں
لالے نیں جالو آشناہاں هیں

ناؤں اس کا حسن کتے بولوں اس کے گن القصه کوه قاف کے اُدهر ایک شهر هے اس شهر میں ایک باغ هے' که بهشت اس باغ کے رنگ کے داغ هے جس کے پهول دیکهتے جیو آوے اس

تھاؤں ملکنا، ملکے تو ناؤں ملکنا ۔ مرد
پچھانیہ حلے اپنے ناؤں کی ادت حائیا ۔
ں ، اس دوش حبر کوں، حلوت میں
کر، سمجایا مقصود اس کا پایا ۔
سوں حیو اپنے یار سوں لایا
ت ہو آیا مراد آنے پایا
ہ ہے، ہور اس کام پر بہوتیچ تعجب ہے ۔
نپڑے اس آب حیات کے چشمے اگن
، بے نہایت میں، ایک بادشاہ ہے،
ہے، صاحب سپاہ ہے، حقیقت آگاہ ہے ۔
ں میں اس کا تھاؤں ۔ سب سوں جوڑیا،
ا کریں گے بیاں، اگر ملیں گے ہر دو جہان
ں مد ماتا ۔ عشق خدا کوں انپڑاتا، عشق
ہ پچھیں کی فکر نہ اگلے کا اندیشا،
وا اس کا ریشا ریشا ۔ عشق کس تے نہ
ے سو کرے ۔ بیت
ہے جو سب جہان اس کا ہے
سورج آسماں اس کا ہے
ے واں جالے، عشق کے آگ کوں کوں
حسن، اس حیو میں لاکہ گن ۔
انی، حسن تے قایم عشق کی زندگانی
شیدا، عشق حسن خاطر ہوا پیدا ۔

ہارے کہانی کہی ساری رات ' آخر وہیم بات کہ دشمن
گورنا ہے سو ضرور کوں گورنا ہے ' اپس کے دل میں سلتریا
تو کچھ کرتا ہے مرد نوں رہنا کہ دسمی اس کے رہنے کی وزاچہ
کوں دیکھہ تورے اپنے حد سوں اچھے زیاستی فکر نا کرے
مرد نوں رہنا جو خدا بھی شاہ باش شاہ باش کہنا دانے ' جو
رکھتے دانے دیونے وو ایک ضرور کے وقت کام اتے وقت جسے کتے
وو ضرور کا ہے ' تو اندیشہ بہوت دور کا ہے سب باتوں کا
پوچھ مانا کہ دانے دیوانے لوگ سلانا دیوناں کوں تھوڑے
مارے سو دانے دیوانے ' خداچہ کوں بڑا جانے سو دانے دیوانے
دانے دیوانے لوگ سلا آپی نی بزرگی سوں جتے دمریاں کوں
بی بزرگی سوں جلا یو مکری دغا بازاں کام ایا آتے ' ہے
لگن کھانے نیں تو نکل جاتے اپنی عزت کی نیں شرم ' سو
دمریاں کا کیا رکھینگے نیں دھرم دانے دو اپے چھوڑ جانے
نیں جانتے ' بھی کچھہ جیلا مکر میانے نیں جانتے الو کا دل
بہوت کڑوا ' لیلے دیلے کی نی کچھہ نیں دروا بعضے لوکاں
مزدوری کرے ' صاحب کے کا پر نظر نیں ہر کس کی شرم حضوری
کرتے سرور کے تکڑے روٹی پر نظر ' بعضے کا ماں کے اُسے کیا
خبر مزدوراں میں کاں ترا ہے فام ' اسے مرروراں تے کیا ہوے کا
کام کوئی آکر دولت بر کھڑے ' دانے دیوانے ملے تو ہوے
بڑے خدا جانے کس کے سر پو ادر چڑتا ہے بڑے ہوتا کیا ہاب
میں بڑتا ہے اوسی جاگتا نیں سوتا ہے ' آدمی جس بچے میں
بڑتا سو ہوتا ہے مشقت تالی نیں جاتی ' ہمت خالی نیں
جاتی ولے شرط ہے جوں ہمت اچھنا سکت کا گت اچھنا عاشق

کوں وسلے بہوت ہے ' دنیا دغا باز ہے دنیا میں مکر
ہور حیلے بہوت ہے ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ سوں
کچھہ کام دھرتا ہے ' تو اس کے نزدیک کے اوکاں کوں بی کچھہ
دیکر اپنے چاکر کرتا اس کے بندے جو اپنے ہوے چاکر ' نو
کام دنیا کا بند بیٹھا ہے آ کر جو اس کے ارکان دولت اپس
سوں کئے قول و قرار ' پچھیں الو کے بادشاہ کے دل کوں
پھراتے کیتی بار اول کے دانالوگ بھی یونچہ تکراں دھلتے
تھے اپس میں اپے بچار بہوت کا ماں ایسے تدبیراں سوں کئے
جاں الو کوں کچھہ مسکل پڑتا اس تہار دنیا تماشے کی تہار
ہے ولے حکوئی عاقل ہے وو اپلی جاگا بہوت ہشیار ہے
در و دیوار تے بھکلنے کی جاگا ہے اپنے جیو کے یارتے بھکلنے
کی جاگا ہے فرد

بشمع خانہ ہم اسرار خوانی پارہ کم کن
زنامحرم چہ غم داری حذر از یار محرم کن

جوں توں ایکس کوں اپنے جیو کی بات پتیا کر دتا
کہ نو میرے جیو کا یار ہے ' دیوں اس یار کوں بی ایک جیو کا
پیار ہے ' اس کا بی اس یار پر اعتبار ہے ' نو رازکیے قابول سی
اگر خاطر قرارہے اس بھروسے پر نو بہوی راز کی بات جاکر اس
اپنے جیو کے یار کنے کتا اُسے یار کر پھیا یا ہے جیوں لیں رہتا
جاں جیو پتیاتا ' واں ہر یک بات کنے کوں دل میں کچھہ
ملاحظہ نہیں آتا یونچہ یار کوں یار کوں یار کتے کتے
بہتر کی جھمی باب بہار جاتی ' تدبیر کا بند ٹوٹتا یک آدھے
وقت نس سو کلیکی بلا آتی یار کوں یار کتے تفر سلیا چاکر

دیوانیاں کے رج - انو چپ باتاں کرتے آکر میانے ' آخر بھلے برے کے یار سو دیوانے - تدبیر رج سوں اچھے تو سواہ ہے ' کام سمج سوں اچھے تو کچھ سواد ہے - جس تدبیر میں رج نیں ' واں عزت کوں کچھ سج نیں - ایسی تدبیر کا پایا قایم نیں اچھتا دایم رہے گا کر جانتا ولے دایم نیں اچھتا - دشمن کو زیر کرنے پیش ہونا یازور - دشمن تل تل کی لیتا ہے خبر - آج کیا کھایا کیا پیا ' آج کس سوں کیا بات کیا - آج کیا تدبیر کرتا ہے ' آج کیا قصد دھرتا ہے - آج کس کنے کی کیا لایا - آج کسے کیا دیا - آج کہاں بیٹھا کہاں سوتا ' آج گھر میں کیا اندیشا ہوتا یوں بی پر مثال لی دیتا ' نزدیک کے لوکاں کوں باندہ لیتا یو غافل بچارا خبر نیں دھرتا ' کچھ اپس کوں بھاے سو کرتا - یو تو سب کوں بھلے کر جانتا ' سب کوں مانتا - اس کا تو سب پو اعتبار ' ولے بعضے نزدیک کے لوکانچ دشمن کے خبردار - نیمچے دشمن پورے دھتیارے ' تو انوچہ دشمن کوں خبر انپڑاں ہارے - دنیا ایسی ہے جو اس دنیا خاطر لوکاں نے ماں باپ کو مارے ہیں ' سگے بھایاں بی سگے بھایاں سو عداوت سارے ہیں - دنیا ماں ، دنیا باپ ' دنیا بھائی ' آخر یو دنیا کسی کی ہونیں آئی ؟ دنیا کے لوکاں بہوت مست ' بہوت بے خبر ' خدا رسول انوکوں کدھر ' انیو کا ماں باپ انیو کا خدا رسول سو زر - رام جو جان کر راون پر آئے ' گھر کے بھیدی تے لنکا جاے - رام جو جاں کر راوں پر آیا ' مایا دے کر بھائی کوں بھائیچہ مارنے فرمایا - سگے بھائی کوں یاں پتیایا نا جاے ' نفر چاکر تو بے گانہ نفر چاکر پر یکایک کیوں پتیارا آے - دنیا میں ہر ایک کام

اچھے کا فرہ

نفر جسے کیے دنیا میں وو نفر کاں ہے

نفر سہیج کہواتے کسے خبر کاں ہے

نفر ایسا اچھلا جو صاحب کا نام کرے، اپنا کام کرے نفر وو جو اپنے کام نے صاحب کا کام اگلا جانے نفر وو جو صاحب نیں کہے اگے صاحب کا خیال پچھانے نفر کوں بہوت عقل کا سکت اچھلا، نفر بہوت عالی ہمت اچھلا جاں ایسا صاحب ایسا نفر واں کام فتح و ظفر اتال کیا ہے تو حکوئی ہے دانا جکوئی سمجھتا ہے بات کا سانا وو نفر کوں دیکھ صاحب کا مقدار جانتا ہے کہ اس نفر کا صاحب اتنیچ عقل آتنیچ فام کا ہے، اتنیچ تدبیر اتنیچ کام کا ہے نفرکوں کس مقصود کوں بہیجے تو بہوت فکر کرنا عاقل لوکاں بہوت سہائے کے ہیں بہوت تو لا جوکوئی دانا یاں ہیں دانشمند کہواتے باتیچ میں بات کوں سمجھ جانے عاقلاں نے عقل سوں ملک گیری کئے ہیں، اجالا پاڑے ہیں روشن ضمیری کئے ہیں جو عقل ہور فکر پر آئے ہیں، تھوڑے کوں بہوت کر دکھلائے ہیں تدبیراں کئے ہیں، شلکاں لئے ہیں اگر عقل کوں تک ہمت کی چاشنی دیا جائے تو جو ہی کچھ کام کیا جائے جیتا عقل جیتا گیاں ہے توکل بہی سیانے میاں ہے مرداں کوں ایک عقل ہے کہ اس کا ناؤں دیوانگی مردانگی مرداں کوں وو بہوت بہاتی، وو عقل اڑے وقت پر کام آتی تو عقل نیں سب کسے، مگر خدا دیوے جسے بعضے لوگاں ایسے لوگاں کو دیوانے کہے، انو کیا جانے کتے در اصل ایس میں نیں ہے اتلی سمج، کیا سمجھیلگے دانے

مجھے کیا ہے توں دیدل یو کیا عقل کرتا
ہوے سو کام میں میرے تو کی حلل کرتا

خوب خدا حاطر جوں تیوں اس آب حیات کی بات توں
بول' اتال دل کوں کھول جو اس کے اثر تے کیا ہوتا ہے گھڑی بھر
ایک جاگا دونوں مست ہوکر پڑیں' ایکس کے ایک گلے لگ لگ
تک ہنسیں تک روئیں تک چڑ پھڑیں - یودی ایک
تماشا دیکھیں' اس معاملے کو بے خطر لیا دیکھیں - یودی ایک
عالم ہے' آخرجوشیچہ ہے کیا غم ہے - یک ساعت مست اچھیں اپس
میں اپے ہمدست اچھیں - دونوں ہی مست' دونوں ہی مے پرست
دونوں ہی دانے' دونوں ہی توانے* - دونوں ہی دانشمند' ایکس
سوں ایک بچارے' ایکس کوں ایک دے پند - آج لگن عاقل
تھے ایکدیس دیوانے اچھیں' یوبی ایک گلریری ہے دیکھیں
اچھیں' جانے اچھیں پیرت پتلی کیوں کھڑتی' ناوں تے
مستی کیوں چڑتی - کوئی کتے یو بات حرافات ہے' ناؤں تے
مستی چڑنا بہوت بڑی بات ہے - فرد

نفا ہے کیا جوچھپا راکھے دل منے دھر کر
جو کام دل منے آوے وو دیکھا کر کر

توں ہمت' توں صاحب شوکت - دارے ہمدا کچھہ فیض انپڑے'
تیری دولت مقصود سنپڑے - دل کوں کھول' وو آب حیات
کاں ہے اس کا نشاں بول - کیتا تپاوے گا' صبوری کرتے
جیو جاوے گا - ہمت نظر کوں بہوت کسیا' پیٹ پکڑ پکڑ کر
ہنسیا - کہا شاباش تجھے اس کام پر بہوت ہم ہے' توں بہوت
ثابت قدم ہے جس کا اثر ایسا اچھے گا - اس کا صاحب کیسا

---

* (ن) دیوانے —

پھلا دسریاں کا قصہ سناؤں کا ' دل کوں بی ہمت پر لیاوں کا '
دل ہے آخر تو کام کچھہ کرے کا بالذات مردانہ ہے مردانگی پر
دل دھرے کا ' ہرگز نہ ڈرے کا دل کوں بی کہوں کا کہ کرتے
تو بھلا ولے ہشیار رے جیا مرداں میں تھاؤں اچھلا ' کچھہ
ناؤں اچھلا کہ ارے سن رے دل ' کام کِیا جاے ولے کام نبھانا
مشکل تو بولیا ہوں تیری خاطر میں کچھہ اختیار کرتا ہوں '
تجھے اپنے ٹھار ہشیار کرتا ہوں بیت

نفر وہیچ کہ صاحب کے کام پر جیو دے
اس کے کام کوں ست دیوے نام پر جیو دے

کہ میں نفر تیرا ' تو صاحب میرا تیرا نیم دھرم ' میرا
شرم صاحب کی بزرگی نفر کی بڑائی ' حکوتی نفراں خوب
ہوں دائم انو کوں اسیچ عقل آگی ' اسیچ عقل تے انو
کی بڑھائی اسا کچھہ اندیشہ اندیشگر ' قصہ کچھہ پیش کر '
ہمت کوں بولیا کہ توں پادشاہ توں ہمت توں فتح توں
نصرت توں صاحب ملک توں صاحب مملکت ' توں صاحب
دین توں صاحب دولت توں ہمت مجھے سرے کام کوں
ہمت دے ہمت کی کچھہ ست دے ہمت تے ہمت خوب ہے
ہمت مطلوب ہے تیرا جیو نیں رھیا توں یو بات البتہ میرا
جیو دکھلے کھیا نیں تو توں ہمت تجھ یو بات کدھر تجے
اس بات پر کہاں نظر توں سعادت مند توں ہمت ہوت
بلله جہاں ے ہمت ھاری آچھیں وہاں تمام خواری
ہو لگ خدا کی خدائی قائم دو لگ ہمت قائم ہمت دایم

بہوت گھابرا ہوا ' جب جت کا برا ہوا معاملہ کچھ کا کچھ کیڑیا ' اندیشے میں پڑیا - یو دیرت ہے اسے کوں نہایت کوں انپڑایا ' اس کوں اب نہیں کوں اس کا اب پایا - کہ یو آب حیات کہ اس آب حیات کے خاطر ویسیاں ویسیاں تے یو جفا دیکھے گا ' کیا دعا دیکھے گا - تودہ کئے پچھتائے آخر یھی پھیر اپنی جاگا آئے - کوئی اس بات میں جاکر اپس کوں پورا نیں انپڑایا ' جس دت گیا تیا اس بات کا مقصود نیں پایا - گریا پھریا' تریا نہیں کریا - گرم دل نیں اگر اس آب حیات کی خبر پاوے گا ' تو کیا نہایت کوں انپڑاوے گا - اگر دل کے ادھر دیکھتا شوں تو دل کے فائدے کیاں بہوت ناتاں ہیں ' اگر جیو کے رہنے کا کچھ دکر کرتا ہوں تو لئی حکایتاں ہیں - میاں میاں بچارا اڑیا بچارے پر مشکل کھڑیا - بیت '

دعر شہاں کیے کوئی دور اندیس ہوے تو خوب
کہ دیر کام نہوے کام پیش ہوے تو خوب

ولے عاشق کوں قادل کی بات خاطر میں کاں آتی ' پند کسی کی کاں دیاتی' دوستی جاکر دشمنی دساتی - دل میری بات کاں مانے گا ' اگر دراوں گا دشمن کر جانے گا - بیت '

حکوئی خوب کوں کہے اور کوئی برا مانے
نہ بول دول کہ کیا کام سب تے پچتانے

کہیا خوب مت سور، چت دھرنا 'اتاں کیا کرنا' کیا سکے کیا ہرے' جسے دعا ہمت دیوے سو کرے - دل کے دل میں میری ہے آس ' میں دہی انپڑیا ہوں ہمت پاس - تارے یاں لگ آیا ہوں مقصود کو جکایا ہوں - کام ہوتا چہ بھلا' کم ہمتی کا خطر سوتا چہ

ولے بات کئے اور چڑیا آدمی بے ہوش ہو مرنا رگے رگ
میں لہو کو اتا جوش نو عالم سب فراموش نوبات بہت بلند
اور دور' ناز امر خونی خون ریز اس بات تے برهنر حذر
کر اے غلو خوب نظر کر' اس بات تے ڈر گرو کو بلکہ
دسریاں کوبی خبر کر بھوت اوکاں اس بات میں اثر حیواں
گلوایے ھیں ایمان نو بات لیاے عمں ملعلی نے نبی سو
ساتھ مرندان سوں مصحف کو حالة سور حرانا شراب تھا اس
کوں کفر میں گھا لیا تاوہ اس خاطر اپنے جیو نو اٹھے انکس
کوں جیوں مارے خدا کوں ہمارے ایسا کئے ہو آخر
پچھا کر کمر بسلا لئے مجلوں حیوتے ادہا' اپنا لہو آپی
کھتیا مجنوں کا سیلا دھتیا اس خاطر زلیخا نے کیا کری
شرم تے اٹھی جیو تے نس تری طالب ہی بچاری سچی
کا کلوت میں آکر یوسف پر کیا کیا دعوے رچی سرہ کوں
بے ہمتی خوش نیں اس جسے ہمت ہے اے صاحب ہمت
کی صحبت بہاتی دوں ہی یو بات سلنے کچھہ کا کچھہ ہوے
کا' دیوانہ ہوے کا ہیچ ہوے کا بے تاب ہوے کا' بے ارام
ہوے کا جپ عالم میں بدنام ہوے کا بیت

شراب پئے تو بھی کوئی نہیں ہونا سا نا
حسن شراب کہ حس دیکھیے اور آتا

نعوہ میں نا رھتی دوری سد پچھیں کاں کی عقل کاں
دی بد دیے دل کوں حوز' اس بات کا دُنبالا چھوڑ میں
کہ ہمت ہوں سوں اس تہار میرا نو احوال اہال دسریاں
کی بات کما کہوں دسریاں کا کیا حال نظر یو خبر سن

کوئی کر سی نا ، ہمت کی صحبت جینا کہیے وہی سر سپنا ۔
مرداں کوں ہمت ، عاشقاں صاحب دردان کوں ہمت ، مرداں
کوں ہمت ۔ کیا کام اوسے جس نیں سو گادتا ، جس میں ہمت
نیں سو خالی نہادتا ۔ بیت

جیکچھ خوبی ہے سو ہمت کے باب ہے
ہمت ناؤں لینا بوی لی صواب ہے

ہمت مرداں کا سنگھار ، ہمت صاحب دردان کا اظہار ،
ہمت سوں راضی آپی پروردگار ۔ ہمت تعلیم جاے میں جہت ،
ہشیار اچہ ہمت نکو مت ۔ ہمت مرداں کی سنگواتی ،
ہمت کوں خدا منگتا ہمت خدا کی نہاتی ۔ غرض مرد کوں
ہمت مطلوب ہے بہوتیچہ خوب ہے ۔ القصہ جاسوس نظر
ہمت بادشاہ ، عالم پناہ ظل الله ، صاحب سپاہ ، سوں جاکر
ملیا کہ خدمت کرے ، عظمت پاوے ، نامرادی جاوے مراد
آوے ، مقصد کا جہاز راحت کے پہل پار لیاوے ۔ بیت

غرض دہرتا ہے نیں تو کیا غرض ہے یاں انک اپے کوں
حکوئی سیوا کرے کس کی سو کچھہ مقصود پانے کوں

سنیا ہو جفا ، کو لک یو جفا ، خدا جانے ککہاں ہوتا
تہا نفا ۔ نظر کا خاطر وہاں تنگ جمیا ، چند روز ہمت کی
خدمت میں گمیا ۔ گہتے گہتے ہمت کنے ایکدیس اس تازے آب حیات
کی بات کہا ، اپنے سب واقعات کہا ۔ ہمت سن ہنسیا ہنسکر
ہی رویا ، انجہواں سوں موں دہویا ۔ لہو کو پانی میں
گہولیا ، ہور بولیا ۔ اس تارے آب حیات کی بات کہے ، طاقت
نیں مجہہ منے ۔ یو آب حیات نو ہے دو شہد یو نبات تو ہے ۔

عجب کوٹ اوب ہے کتنا بکہانوں
کہ حلقہ اژدہا ماریا ہے حالوں

اس کوٹ کنے آکر' وھاں کے اوکاں اں رمض پاکر پوچھیا کہ اس کوٹ کا ناؤں کیا ہے اس کوٹ کے بادشاہ کا ناؤں کیا ہے اس کوٹ کے بادشاہ کی کیسی ہے عدالت وھاں کے اوکاں بولے کہ اس کوٹ کا ناؤں ھدایت اور اس کوٹ کے بادشاہ کا ناؤں ھمت مرد

ھدایت لگ تو آنا ہے دیکھیں کیا ہوے ھدایت سوں
نظر نے لئی حذا دیکھیا لگیا اب کام ھمت سوں

نظر بولیا کہ شکر الحمدالله اپتا دکھ دیکھے سو دھن بارے اپڑے ھمت لگی اداں خدا ھمت دیوے' خدا فرصت دیوے ھمت بی کچھہ ھمت پاوں مراد اپنی بر لاویں ھمت بی نیست ھوتا ھست دنیا میں ھمت بڑی بست عقل ھمت تے پکڑی بلندی ھمت کے سر ہے تمام ارجمندی ھمت کاڑی کوں ھوے تو پہاڑ کوں زیر کرے' قطرے کوں ھمت ھوے تو دریا سوں دعوا دھرے ھمت تے نہنا بڑا ھوتا ھمت تے پڑیا سو کھڑتا ھوتا ماں ھمت باپ ھمت پیر ھمت مرشد ھمت جکچھہ ہے سو ھمت ھمت جس مرد میں کچھہ ھمت ہے اس مرد پر رحمت رحمت ھزار رحمت بیت

وھی مرد جو ھمیشہ ھمت سوں ھمہ ست ہے
ھمت خدا کے خزانے کی خاص کچھہ بست ہے

بڑائی مفت نیں آتی' جتنی ھمت اتنی بڑائی ھمت جلے کلواتا' انے دنیا میں کیا پاتا ھمت کی صفت حوں ہے یوں

مسلماناں کا دل خدا کا عرش ہے یو پانی اس عرش میں تی آتا ہے، عاشق کے انکھیاں کے کنگوریاں پرتے جاتا ہے۔ نعوذباللہ تو پانی اگر قہر میں آوے، دریا کوں تباوے۔ نوح کا طوفان، اس پانی کا ایک قطرا کر جاں۔ اس پانی کا بہوت ادب دھرنا، اس پانی سوں بے ادبی نا کرنا، اس پانی سوں بہوت ڈرنا۔ یو پانی اگر مہر کی موج اُچاوے، تل میں عالم کوں گُلستاں کر دکھلاوے۔ پھول کوں پھولواڑی کرے، داڑ کوں باڑی کرے، پات کوں جھاڑ کرے، کنکر کوں پہاڑ کرے۔ ذرّے کوں آفتاب کرے، آتش کوں آب کرے۔ گدا کوں پادشاہ کرے، ستارے کوں ماہ کرے۔ تیرا سخن مجھے خوش دیا، تیری بات تی میں بہوت حظ کیا۔ عجب فہم دھرتا ہے، شاباش بہوت سمج سوں بات کرتا ہے۔ تو کہیا سو بات بی میری بات میں ہے، دو دیس دی اس رات میں یہ توں دو موتی ستیا میں چنیا، تونی جو بولیا سو میں سنیا، ولے میرا مدعا کچھہ جدا ہے، کستے کیا ہوے گا اقبال جدا ہے۔ یو کہہ وہاں تے اٹھیا، اُس کی خدمت کے بند میں تی چھٹیا۔ اس کام پر یوں تھی قضا، جاتا ہوں کرمنگیا رضا۔ اس فکر تے چلیا، بہوت قلملیا، بھی اپنے کام کوں باؤ ہو کر جنگلے جنگل چلیا۔ اس جنگل میں دیکھتا ہے جو یکا یک کوٹ نظر آیا، آسماں پر پڑیا تھا اس کا سایا، سات زمین اس کوٹ کے یک طرف کا پایا۔ ہر یک کنگورا اس کا عرش کا ہمسایا، ایسا کوٹ دنیا میں آج لگن کوئی پادشاہ نیں بندھایا، جانو اپے کچھہ قدرت تی مستعد ہو آیا۔ فرش

غرض اگر معنے ہوناچھے تو تانی تو عاشق کے انجھواں میں
ہےلس تانی کی نشانی عاشق کےانکھیں کاتانی کیاہے عشق کی خوے
اس تانی تے کیا عجب ہو موا سو جیو نا ہوے مسیحا کا دم اس
تانی تے فیض پانا مسیحا اس پانی نے موے کوں جلانا پانی
کے ہر قطرے میں لاکھہ احساں ہیں اگر کوئی پچھانے توچہ پانی
ہے حیات ہے اگر کوئی جانے فرد

جو اپنے رونے تے محظوظ ہیں درد منداں
سو جلس تے نیں نانے میں حظ تر محبوباں

چنداں کس کس لذت بھرے درد انسوں انکھیاں میں نیں پڑتا
ہے بلد انک انک اگر تو عاشق ہے تو بلد بلد کا لذت دیکھہ اس
غم میں کیوں خوشی آتی اس کڑواتی میں کوں رکھے مٹھائی
کانٹیاں نے پھول کی باس کوں لیا ہے اگ میں پانی ہے وو پانی کوں
نیا ہے وو پھلورا کل ہے جو تو باس لیوے وو پروانہ
کاں ہے جو تو پانی پیوے ہور اس پانی کی خبر دیوے
یو قطرا ہے بہوت لذت بھرنا ہر قطرے میں سو سو دریا
معنے معلوم دیا سو کیا عرض امال لوں جانے تیرا فرض
نظر جلس کر زرق کوں حیلے کے برق کوں بولیا ہو توں
بی کیا ہے سو اس میں ایک مانا ہے ولے تو سا نا پانا ہے
مکر کیے نے ولے یہاں کچھہ مکر نیں دسیا تمام میٹھا پھیر
شکر کچھہ نیں دسیا شاباش انجھواں کا عجب بیان کیا
عاشقاں کا خاطر نشان کیا عاشقاں کے انکھیاں کے انسو
ایسیچ ہیں جوں توں کتا ویسیچ ہیں جس انکھیاں کو
دیدار کی لگی حیرانی اس انکھیاں کا کیوں نہ ہووے ایسا
تانی دولہ تعالیٰ وقلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ یعنے

رهیا، اس ڈونگر کے نزدیک گیا - وہاں کے لوکاں کو پوچھیا کہ
اس جاگا کوں کیا کتے ہیں، یہاں کون رہتے ہیں - بیت

خدا کریم ہے سب کوں مکر میں تی کاڑے
کسی کے مکر کے پہاڑ دے کسی کوں باپاڑے

او بولے کہ یو ڈونگر ہے رشد و زرق کا آسیانا ، مشکل ہے
اِس ڈونگر پر دکا یک جانا - اس ڈونگر پر ایک گُہا دِتھا اچھتا
ہے رات دیس، اس سے پرَسن ہوا ہے پر میس - اس کا داؤں
زرق ، مکر ہور اس میں کچھہ نیں فرق - نظر کو بہوت
تھی طلب کی آس، داؤ ہو'ر ڈونگر پر چڑیا گیا زرق کے پاس -
اپے کہیا اے پیر سلام، صاحب تدبیر سلام ، اُنے کہیا اے جوان
علیک سلام، علیک سلام - یو بے غرض اہے عرض تمام ، خدا کرے
تو ہوے یو کام - بیت

یو کاں کا وو کاں کا یو دونو ہوائی
تماشا عجب ہے دوی آسنائی

زرق کہا کہ یہاں توں کیا آیا ، کون تجھے یہاں لیا یا
کون تجھے یو بات دکھلایا یہاں کیا ہے تیرا کام ، حیراں ہوں
میں نیں ہوتا خام - نظر اپنے دل کی گانٹھہ کھولیا ، اس تازے
آب حیات کا قصا بولیا - زرق کہیا آب حیات کا چشمہ کتےسوں
نہ کس باغ میں ہے نہ کس کسب میں ہے، وو ایک چشمہ تو
کتا سو بہشت میں ہے - توں اس چشمے کوں ڈھونڈتا دنیا
میانے، اس کا نشان کوئی کیا سمجے کیا جانے - فرد .

یو غرض ہے پوچھ بغیر نیں رہتا
یو کچھہ پوچھتا وو اسے کچھہ کتا

حیا میں تو آب حیات ہے میں بولیا نشان اتال تو سمجھہ
نچھان کھول کہیا اس بات کے چھپے معنے، اتال اس پانی
سوں تجے کچھہ کام اچھے کا تو توں جانے نظر ہوانا کہ اے ناموس
پادشاہ، عالم پناہ صاحب سپاہ، ظل الہ توں مرد ہے، فرد ہے
ہمدرد ہے نیم دھرم تجھہ کنے رہتا ہے توں جکچھہ کتا
سو سچ کتا ہے تجے تیری بات کرے شہ ماب سونے کے پانی
سوں لکھہ رکھنا یو تیری بات فرد

آدمی نہیں وو جس ملے کچھہ نام و ننگ ایں
آدمی نہیں وو جس ملے آدمی کے ڈھنگ نیں

ولے مدعا میرا کچھہ اور ہے، مرے مدعے میں ہلوز
شر و شور ہے وو آب حیات جو میں منگتا ہوں اُسے کوں
سمجھانے کاں اچھے کا سو خدا جانے بیت

چلیا امید کوں اُمید کوں بر لیا وے
وو نا اُمید جو آتا اُمید نوں پاوے

نظر ناموس پادشاہ کوں عالم پناہ کو سلام کر کچھہ کلام
کر چلیا نشان اس آب حیات کا کیں نیں پایا کر بہوت تلملیا
کام تاخیر ہوا، دلگیر ہوا یہی یاد کر اس دل کی زاری
خدا سوں لاتا اُمیدواری جاتے جاتے تلملاتے تلملاتے حیفے
کھاتے کھاتے باغ میں دیکھا ایک تونگر عظیم الشان دسرا
آسمان ہر نک کھورے میں اس کے چاند سورج کا مکان
ہریک جہاز کی بیل اس پر جوں کہکشاں، خیال کا ہاتھ
اس پر نیں اپڑتا خیال جز جز کر پڑتا نظر اس کی
بلندی پر نیں جاتی کھواتی یہی پھر پھر آتی جیو نیں

ہے دیگر باقی ایسی حکایتاں ہیں بارے ناموس پادشاہ کے حضور نظر راز کا پردہ بساڑیا، اس نازے آب حیات کی بات کاڑنا۔ ناموس بولیا کہ اس تارے آب حیات کا قصہ ایک تاویل ہوتا ہے، اک تمثیل ہوتا ہے۔ ہریک کوئی اگر نا سمجھکر اس تنار بات کرتا ہے، عقل کوں بول لگاتا ہے، فہم پر گیات کرتا ہے۔ یو بڑا ایک ویکیدا ہے، یہاں اندیشہ کر دیکیدا ہے آب حیات کتے سو وو آب حیات مرد کے موں کا پانی، جو اگن یہ پانی دو اگن مرد کی زندگانی۔ اس پانی کی خاطر اوکاں مرتے، کیا کیا مشقت جو ہیں سو کرتے۔

یو سکندر کو نیں لدیا یک جام
زور ہور زر سوں نس یو ہوتا کام
دوں حافظ طبیعت کا تتا، یو کتا
سکندر را نمی بخشند آبے
بزور و زر میسر نیست ایں کار

یو پانی روشنائی میں ہے ظلمات میں نیں، یو پانی جیا دیوے کسی کے ہات میں نیں۔ یو پانی ہوئے دو حیات ہوئے، یو پانی ہوئے تو سب بات ہوئے۔ یو پانی کے جائے، پانی وکیبا سو جائے۔ جیو اس تے پانا یوچہ پرانی ہے، دنیا میں جکچھ ہے سو یوچہ پانی ہے۔ فرد

دین و دنیا کی جوئی نمی نیم اور دہرم ہے
ایماں کی نسانی سو مرد کوں سرم ہے

کہ کتے ہیں الحیاء من الایمان، حضرت کا حدیث ہے یو تحقیق جان۔ اگر اس آب حیات کی کچھہ بات ہے، تو

ہے ہور بھلاں کے ہات میں کیا انا ہے خدا بولنا سو سچ ہے
رسول بولیا سو سچ ہے وہاں تو بھلے برے کا یوم بچار ہوے گا
برا ہوے گا سو مرت گلوائے گا خوار ہوے گا، سرمسار ہوے گا
خاطر لیا بولے لوکاں کوں خدا ہور رسول کے باتاں کا نقوا ہے
نفس تو دنیا میں حمو بی نفس سکیے یہاں خرب سمجھکر یہاں
کی اُمید چھوڑے ہیں اس د رحانچہ کی رکھتے بھلے لوکاں
اِسی تے دنیا چھوڑے ہیں دایاتے دل کوں توڑے ہدن
بھلے ادمی کاسکے دلنا میں نا اتے تو برے لوکاں اپنی حفا
نا پاتے برے لوکاں شہر میں کولنے کولنے بورے ہمیں برے
لوکاں بیلیاں کوں برے کرے ہمیں برے لوکاں بہوت بھلے لوکاں
بوڑے بھلے لوکاں سوں بھلا ہو تنو یاری جوڑے جیتا جیے
بہی اخر مرنا ہے انتے خاطر کیا کرنا ہے حمو دکھای مثل
ہے مرنا مرنا چوکے نا ایسا مرنا جو کوئی تہو کے نا حلوں
تصتمق جانے کہ پیدا کرنہارا ایک خدا ہے انو کا راہ ررس
انو کا چلنے خدا ہے برے لوکاں اگر خدا ہے کر جانیے تو
بھلے ہو کر اچھے برائی کوں پچھانیے کچھ خدا کا ڈر دھرتے
برے کاماں ہر گز نہ کرتے خدا ہے کر جاننا بہوت مشکل ہے
اس کی وحدانیت کو پچھاننا بہوت مسکل ہے جس تے برے
فعل دور ہوے اسے جاننا کہ یو خدا کوں ہے کر جانیا ہے ایس
کے پیدا کرنہارے کوں پچھانیا ہے دیکھنے کے انگے کچھ کیا
جاتا ہے دیکھتے کے انگے قدرت کا سال لیا جاتا ہے جکوئی کتے
ہیں کہ خدا سمیع ہے بصیر ہے قادر ہے علیم ہے کر جانتے
ہیں تو تو ہوتا نیں دو باتاں ہیں جاننے کی نشانی فعل نیک

یو سمجھے نیں ڈر اصلا ' ڈکوں کا ہے یو مثلا - جو کوئی آوارا '
وہ دہائی ہمارا - جکوئی کرے ہمت ' مار ڈکا لیں دت - التی
چلتی ڈنیا داری ' دیلے لوکاں کی ہوی جواری - نا اہل پاس
جو سوال کرتا ہے ' وو جیوتا نیں مرتا ہے - بلکہ مرنا بہتر ہے '
اپنے جیو پر قصد کرنا بہتر ہے - شرم کے آدمی کوں شرم کا
آدمی اچھے سوں جانے ' جس میں شرم نیں وہ شرم کے آدمی
کوں کیا پچھانے - ' اپنے ایماں سوں رہیے الصماء دمنع الرزق
کے معنے جکوئی جانتے ہیں ' جیاکے لوگ اکثر رزق کے دانے تدگی
سوں گزراں تے ہیں - دنیا جوتیاں کی ہے ' دغاداراں کی ہے '
بے ایماناں کی ہے - یو جوبی جانتے ہیں حق کڑوا ہے یو کڑا جسے
میٹھالگا وو بڑا ' اس بات میں پاؤں پھسلتا ہے ہر کوئی نیں ہوتا
کیڑا - اگر کسی میں بات سمجھنے کا مایا ہے ' تو حدیث میں
الحق مرّ بھی آیا ہے - اگر تو موں کا رکھلے منگتا پانی '
تو غم کوں کھا انکھیاں کے انجھو پی لے سارے دیلیاں کی
زندگانی - اصیل بغیر اصالت کون پاتا ہے ' بھلے آدمی کوں
اصالت سنبھالنے جیو پر آتا ہے لا علاج کو سکال دو کال ہوتا ہے '
تو مردار بی حلال ہوتا ہے - بھلے آدمیاں تی کس پاس منگنا
نیں جاتا ' ادوں پر یو واقعہ فاقہ آتا - بھلے آدمیاں کا منگنا
ایک اسارت ہے یا نیں تو ایک بات کرنا ہے ' اتنے میں کام ہوا
تو ہوا نیں تو اس کام تے در گزرتا ہے پچھیں خدا
دلاوے گا تو جیوینگے نیں تو مرینگے ' بھلے آدمیاں کا کرنا
اتناچہ ہے بہی کیا کریں گے - دنیا دو دیس کی ڈکھ اچھو یا سکھ
جوں تیوں یاں وقت گزرجاتا ہے ' واں دیکھیں بریاں کا کیا حال

پسار صاحب صاحب کھیے پھرتے آس پاس جانو دودھ صاحب
اسیچکے جاکر اسیچکی آس حکوئی دوں کسی کے دنبال لگ
لگ پیٹ بھرے بے حیائی ہر دل دھرے پیچھیں ھمت کا
آدمی لا علاج ہوکر کچھہ بی دینا ہے بچارا کیا کرے
ایک بار دو بار تین بار سہالغہ چار بار دنا جائے کا پانچویں
بار ایسے آدمی تے آدمی بیزار ہوے کا ننگ آے کا نو اپنی
جا کا پر تے نیں ہلتا بقول اہل ھلد چکنے گھڑے پر پانی
تھلتا کوئی بہلا کہو کوئی برا کہو ایسے کوں کس کا کہنا
اثر نا ہوے یو بے حیائی کا شراب پیا ہے مست ہے اُسے خبر
نا ہوے در اصل کسی پاس ملگنا بہلے آدمی کوں معلوم ہے
کہ کیا بلا ہے' دل پر کیا آفت کیا زلزلہ ہے بلکہ قیامت
گزرتا ہے بہوت مشقت گزرتا ہے ماں باپ ہور خدا پاس
بی ملگتے دل کوں ملاحظہ آتا ہے یکا یک نیں ملگیا جاتا ہے
لالچ کے آدمی کوں بہوت ابی لالچ پچھیں ضرور ہوا تو
لا علاج کوں کیا علاج لوکاں کا دو قام لوکاں کی دو چال اپنی
بچارے بہلے آدمیاں کا کیا حال لوکاں بہلیاں کوں برے
کر جانیے' بریاں کوں بہلے کر پچھانتے بہلے آدمی کوں جینا
بہوت مشکل دل میں کیتا ھمت دھرے خدا سب کرے ولے کیسے بہلا
آدمی نہ کرے اپنا ہیرا آپی کھا نا اپنا لہو اپی پینا
تو دنیا میں بہلے آدمی ہوکر جینا برے بہلا جانیے دغا
دے جاتے' جیوں تیوں کس پاس تے کچھہ لے جاتے جاں
لگی بہلا آدمی ہے واں لگن خوار ہے' برے لوکاں کوں سب کیں
تہار ہے بہلا آدمی کیوں بہاوے کا تصابیچ کوں پتیاوے

حکوئی کس کیے آوے غرض عرض کرے
وہی بھلا جو عرض وو اپس پو فرض کرے

لاج ست کر منگتا منگنہارا، دیہارا دیں دتا تو شرمندہ ہوتا بچارا - شرم کا کوئی منگے تو وہاں کہے ہیں دھرم، بے شرم کیڑی کیڑی منگے گا اسے منگنے کی کیا شرم - اسے خوش لگیا ہے منگ ایتا، ولے کوی کسے کتا دیتا - گنج قارون اگر اچھے گا تو بی دیتے دیتے سرے گا، ولے بے شرم کا منگتے منگتے پیٹ نا بھرے گا - یو گدا، اس کا چلیچ، ادسا سدا شرم کوں نیں پچھاندیا، منگتا ایک ھنر کر جانتا - جاں گیا وہاں کچھ منگ لیا، کنے دیا کتے دیں دیا - کاں کا نیم کاں کا سب دیں اپنی وہیچ عادت اس بات پر یو بات بی آتی، کہ علت جاتی ولے عادت دیں جاتی - جو اوکاں کو خدا ہور خدا کے خلیفہ کی آس، عار آتی منگتے دسریاں پاس - دسریاں پاس، منگتے جیو پو آتا، ایسے لوکاں تی کس پاس منگیا کیوں جاتا - کسی کا بیڑا پان قبول کرنے کا نیں تاب، ایک بیڑا قبول کیا تو اس میں ہزار حساب - خدا نا کرے جو مردار حلال ہونے کا وقت آئے کیں، تو بی دیکھنا کہ کس پاس منگیا جاتا ہے کہ نیں خدا کا خلیفہ قسمت کر دہار ہے، اگر یاں منگے تو سارے منگنے کے تہار ہے - عیب نیں ہے منگنا اس تہار، پادشاہ کوں اپنا خلیفہ کیا ہے پروردگار پادشاہاں پاس حق ہے سب کا منگیا جاتا ہے، خدا دلاتا ہے تو یاں تے کچھ آتا ہے - نہ کہ جسے دیکھے دنیا دار، منگنے کھڑے رہے ہات

دنیا دغاباز ہے بہوت اوباش ہور حیلیاں بھری
آدم وہی ہے جو کرے آدم ستی آدم گری

نظر وہاں کے لوکاں تے لیا خبر کہ یو ٹھاوں کیا ہے ' اس شہر کا ناؤں کیا ہے وہاں کے لوکاں ہوے نک کولے ' سب بولے - کہ اس شہر کا ناؤں عافیت ہور اس شہر کے پادشاہ کا ناؤں ناموس نظر اپنے مقصود کوں دل میں یاد کر ہزار ہزار کیا افسوس - کہ آخر یو کام کدوں ہوے گا ' اس کام کا سر انجام کیوں ہوے گا - بیت

خدا دیتا ہے اسی کوں جس ہمت کھرا ہے
وہی مراد کوں اپڑتا ہے جس میں ست کچھ ہے

مہر تو عوں تدوں وہاں تے تاں تک زمیں چکایا ' اٹھ کر نکلیا بہوت ہم کر نکلیا اعمال خدا شرم رکھے ' خدا یو تیم ہمت رکھے اللہ کہہ کر تک ایک رہ کر عقل سوں اپنے دل میں کچھ لیا تا دل کوں سمجھایا وہاں کے بڑے لوکاں کوں میانے بہایا ناموس پادشاہ عالم پناہ سوں جاکر ملیا ' اپنے کام خاطر بہوت ٹلملیا - ناموس بادشاہ اسے دیکھ کر اس کی ادا دیکھ کر اس کی روش دیکھ کر بہوت خوش ہوا ہلسیا ہلیا علیحدہ دیا سو خوشی سوں دوں پھول کھایا فرد

ادب ہے جس میں تواضع ہے جس میں وو مرد ہے
دو کچھ دو جس میں نہیں ہے وو مرد سر درد ہے

دور تھا سو اسے اپنے نزدیک بسلایا ' پو چھیا کہ تو کون ہے تیرا مقصود کیا ہے تو کاں تے آیا بیت

کا وقت ہے ' دل داشتی ہور دوست داری کا وقت ہے ۔ تاخیر نکو کر اس کام کوں تقصیر نکو کر ۔ اس کام پر خدا دھرے گا' تو خدا بی تیری مراد حاصل کرے گا ۔ مقصود آینگی بر میں' دایم خوش اچھیگی تیرے گھر میں ۔ مبارک ہے جاگے تیرے نصیب ' کہ نصرمن اللہ و فتح قریب ۔ بیت

شاہاں کنے کوئی آدمی قابل اچھے تو خوب ہے
صاحب سوں اپنے یک جہت یکدل اچھے تو خوب ہے

جاسوس نظر دل پادشاہ عالم پناہ سوں وداع ہوکر قدم اگے دھر رواندہ ہوا ' اپنے کم کی سمج پر پروانہ ہوا۔ خوں ناو کیں او تما کیں گریا جا کا جا کا ڈھونڈیا عالم سب پھریا ۔ جس وقت جس ٹھار گیا جب ' تماسے دیکھیا عجب عجب ۔ بیت

سفر کی کیا ہے خبر جو لگن وو گھر میں ہے
سفر کیا سو وو جانے کہ کیا سفر میں ہے

عقل کے پیالے سوں متا ہے ' خوں فارسی میں کتا ہے ۔ فرد

صد تجربہ شد حاصل در راہ سفر کامے
بسیار سفر باید تا پختہ سود خامے

چت اس دل سوں لایا پھرتے پھرتے ایک سہر میں آیا' اس سہر کے عمارتوں جیسیاں کسی سہر میں کوئی آج لگن نیں بندھایا ۔ کہ اس سہر کے آس پاس' تمام پھلواری تمام پھولاں کی باس ۔ لوکاں سب واں کے ادب دار تمیز دار ' نیک بخت بر خوردار سیریں گفتار ۔ نیک دیت نیک کردار ' پردیسی کوں آئے گئے کوں بہوت کرتے پیار ۔ فرد

سمجھیا اونے کیا سمجھیا جکچھ پایا ہے سو نہاں پایا ہے
ڈھونڈنا سو ڈبرانا ہے۔ ارسی ہات میں ہور موں دیکھنے
نیں آتا کھیسا گھر میں ہور نقد لیلے نیں ناتا جیتا ہے ہور
جیلا بسریا ڈریا میں پڑیا ہور پانی پینا بسریا سر میں پھول
اور دماغ میں باس نیں انی دل میں معلا بھریا ہور بات
کہے نیں جاتی معشوق گھونگٹ کھولیا اونے انکھیاں جھانکیا
یار نظر پٹ ہوا بو ڈر کر نہانکیا ظاہر خلیفاچ کتا ہے باطن
میں جو کچھ ہے سو بات کتا ملاہے چپ رہتا ہے یو بادشاہاں
بہوت بڑے ہیں بہوت بڑی جا کا کھڑے ہیں انوں سوں
بے ادبی سوں پیش آنا نابود کی نشانی ہے انو سوں بد نیتی
کرنا مردود کی نشانی ہے ظاہر باطن انوں سوں صاف دل
اچھنا، رات دیس انو کی دعا سوں مل اچھنا انو کی خدمت
عظیمہ ہے بڑا ثواب ہے وو عظمت بخش ہیں یہاں قسم باپ
ہے عاشقاں کے وجود کا شرف معبودیچ جانتا جس میں کچھ
بی بود ہے وہیچ پہچانتا ہارے دل پادشاہ عالم پناہ
نظر حق نظرے کی یو بات سنیا امید کے چمن سوں تے گود
بھر بھر پھول چنیا فرد

من کے چمن میں باغ امید کے ہے غنچہ اس کا
ڈالیچ پر پھول ہنس پڑتا امید اب ہے باس کا

خوش ہوا جیو نیں رہیا، نظر جاسوس کوں شاباش شاباش
کہیا گلے لایا بہوت ملک کیا، خدا کے در کا امیدوار ہوکر
رضا دیا کہ توں جا یو خوش خبر لیکر بیگ آ کہ یو وقت
بہائی پنے ہور یاری کا وقت ہے، مخلصی ہور خدمت گاری

بھائی ہے اسے دھر نہ کہیا جائے
آپڑے پر جکوئی دھر کام آئے

جمتاکوں تو کستا' اس کام پر کوئی نیں دھمستا - اس
کام پر اتاں میں راضی ' دیکھہ میری جانہاری - مجھے رخصت
دے اس کام کوں میں جاؤں گا جدھر تدھر دھونڈ کر توں
منگتا سو آب حیات کی خبر لاؤں گا - بیت

کھینچا ہے دل کوں عشق نے' اب دل کوں کچھ چارا نہیں
عاشق کوں کوئی کیتا رکھے ' کس تے رکھہارا نہیں

تو منگتا سو آبحیات ہے دو اس کی خبر تجہ لگن آئی'
اگر یو آبحیات دنیا منے دا اچھتا تو دا دینا کوئی تجھے
یو نئی ہائی - قدیم یو پڑتے وقت میں کیا کام ' کہ یہاں
یو کچھہ ہے دام ' ولے آخر ہو نہارا ہے یو کام - پادشاہاں
کا دل جگا جوت ہے سب تیار جیوتا ہے ' بادشاہاں کے دل
پر جکچھہ گزرتا ہے سو ہوتا ہے پادشاہاں کا دل خدا کے رہنے
کی ٹھار' یہاں سک لیایا تو نہ استعمار - خدا یہاں بیٹھہ کر
اپنا کام چلاتا ' خدا یہاں بیٹھہ کر دیتا دلاتا - باطن میں
تو خدا آپ کتے ظاہر خدا کا سایا کتے - جاں پادشاہ کا
دل جا سکتا ہے' وانتے کس کا دل خبر لیا سکتا ہے - جس
دریا میں ادو کا دل تیرے ' دوسرے دل کوں قدرت ہے جو
وہاں پھیرے - ذرا آفتاب کے اگے کیا دسے گا ' ایک بول کتاب
کے اگے کیا دسے گا - جیتا کوئی دوڑے جدھر' دریا میں قطرہ
کدھر' یو مراتب پائے' جو خدا کے خلیفے کہوائیے - جکوئی خلیفے
کوں سمجیا سوں خدا کوں سمجھیا ' جنے خلیفے کوں نیں

دیں سو دیوانے عشق کا کومل کویل کر جانے القصدل پا دشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ حقیقت اکاہ بہوت بیدل ہوا دل پر کام مشکل ہوا سور سب ہمراں گھر گھر اوکاں پریشان حیتے جتنا دوڑے سر گرداں ہوکر سب سر پھوڑے پیشوا دبیر ا پرشان وزیر کوئی کر نہیں سکے اس کی تدبیر بیت

پادشاہ کے جو دل پہ اوے غم

دل ملے اک سب ہوے درہم

ویسے میں دل بادشاہ کوں عالم پناہ کوں ظل اللہ کوں صاحب سپاہ کوں، خصوص ایک جاسوس تھا اس کا ناؤں نظر سب ٹھاوں اس کا گذر سب جاگا کی معلوم اسے خبر صاحب فراست صحب ہمت خوش طبیعت خوش صحبت عاقل بہوت دھرے اس ہوناسو کام کرے کوئی نہ جا سکے وہاں جاوے کوئی خبر نیں لیانا سو خبر لیاوے سارے شہر کی خبر دل کوں دل میں دیوے ہر روز ہزار ہزار شاباشی لیوے بیت

گھر دھنی وو جہ جس کوں گھر ہے خوب

وو جہ صاحب جسے نظر ہے خوب

سو وو نظر جاسوس دل بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کے حضور اکر سرا ار تعظیم کر، تسلیم کر بہوت ادب سوں ایک سہسا سوں بولیا، بات کا ما یا سب کھولیا کہ اے دل بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ دل کوں رکھو گھٹ، دھوانکو ستی خدا سر پر دھرنہ فکر کی کرنا بیت

ذہ صبر در دل عاشق‌ دد آ ب در غربال'
دولیا ہے عسق میں ایسی چال' عاشق ذک دی بد نام ہوے
عشق ریتاب بے آرام ہوے تو حوب' عاشق ذک دی بدنام ہوے
عشق ریتاب بے آرام ہوے تو حوب' کچھوانا حامی ہے' یو بدنامی
تو حوب - بدنامی تے عشق میں دو فامی حوں کہاے میں
دیں عاشق کی بیکناسی ہے - عسق میں دو فامی حوں کہاے میں
دہک' حوں دیوے میں حہک' حوں محبوب میں تہک -
عسق کا یہی ہے نشان بچار' حیتا پنہاں کرنے حاے اتنا ہوے
آسکار - سب کا حال طاہر ہو آیا' کوں عاسق وو حو عشق کوں
چھپایا - حسرو شیرین درہاد یوسف رلیحا لیلی مجنوں' انو کا
عشق فاش ہوا تو یو حکایتاں چلیاں آحنوں - عسق کوں کوئی
چھپا کر تہاریا ہے' آوتاب کوں کوئی بغل میں ماریا ہے - آگ میں
کوئی دالدہا ہے کتر عوطہ مار کر کوں رہا دریا بہتر - عشق
ہر گز نیں چھپتا چھپاتے کتے سوں داناں ہیں' حکایتاں ہیں
ہر افاتاں ہیں - یو آگ ! اس آگ کوں کون دل میں چھپا با ہے
اگ کو دل میں چھپانے کا علم کسے آیا ہے - عاسق کا دیوانے ہو باج
کام' پیلار جکچھ ہوے گا سو حدا کو بچھ فام - عاسق جو حیو
نے وقت اندیسے پر آیا' عشق کا لدت گنوایا - اندیشا عاشق
وں لہنا نیں' اتاں بات کہنا ہیں - عسق میں آیا تر' پیچھیں
بدت کدھر - اتاں کیا ترے گا' کیا بچارا عاشقی کرے گا' حس
میں اچھے گا فام' ایک دل کیوں کرے گا دو کام - رن میں گھنسے
پچھیں اہوا ہور تیسا کیا' عاسق ہوے تو بی اندیسا کیا -
اگر جیوتے ترتا' تو کی عشق بازی کرتا - حان نیں تر وہاں
دلبر' جاں تر وہاں خطر' تر میں گھر' در میں دلبر- کون ایسا
عاشق ہے عازی' ہر ایک کا کام نیں حانبازی - عشق کھیلے

لگیں ایا کام۔ بات سنتے حال ھوا اس دعات کا' ناعر دکھواس اب
حیات کا دل اُس اسحیات کوں مطلق منگتا ھے' العق بر دق سلگتا
ھے ناؤں تے آٹرجریہ نیں دوجہ ہلاک ھونا کسے کدا پڑتا اس ناؤں
سیں ایسا زور ھے' تو دل کے دل میں تو شر شور ھے حیو کوں
محبت کے رنگ میں رنگنا دو کوئی کسی کوں منگنا کوئی
کچھہ بی لطافت دھرتا ھے' تو ایکس کے دل میں تہار کرتا ھے
پولاد کے تالکیاں سوں بی انسا کھڑیا ھے' تو ھر ایک کوئی اسے
منگتا نیں تو کیا منگنا مفت پڑیا ھے یو بات کھیل نیں بہوت
مشکل کسی میں کچھہ خوبی دیکھتا ھے تو رنجتا ھے دل نیں
تو دل جیسا دانا دل جیسا عاقل ھور دوں ھونا دیوانہ

ھوا دل بہوت اب دیدل کہ مشکل وقت ایا ھے
یو دل لالیکی جاگا ھے اگر دل دل لگاتا ھے

ایسی دیوانگی سوں اس دل کوں کیا نسبت یہی اسکوں
سنبھالیا ھے شاباش رحمت دل میں بی آتے جہاں' کیونکر رکھے
سنبھال بہت

عاشق ھے اُس کوں عشق اپنا ھے
عشق حلنا ھے عشق بینا ھے

بچارے عاشق کا دل بیگ لگ جاتا' ازما کر دل لگاتا دغا
کیا تا آزمانے گئے تو سواد تلتا لذت کم ھوتا نمی ازماے تو
تو بلا آتی دل درھم ھوتا بارے یو کسے ھے نام عاشق پر
صبوری ھے حرام صبوری کا ناؤں لیتے حیو جاوے' عاشق بی
صبوری کیونکر اوے بےصبری عاشق کی صفت' بیتابی عاشق
کی عزت ملہلنا عاشق کا کام' حلنا عاشق کا احترام سعدی نے

بہوت اطاوت سوں' بہوت فصاحت سوں بہوت بلاعت سوں بات کا
سررشتہ کاڑ کر ایک نارے آب حیات کا قصہ پڑیا ' ولے پڑتے
وقت اس قصے کے مستی چڑی سو آپے سی تک کر پڑیا - دل
کھولیا' بات سنا تہا سو دولیا . کہ حکوئی بو تازا آب حیات
پیوے گا ، دسرا خضر ہوے گا' اس جگ میں سدا جیوے گا —
اس آب حیات کی ایک بات ہے' یو دوا آب حیات ہے
حکوئی ڈھنڈیا ، ہر گر زوراں سوں کنے ہیں پایا یو جدا کے ہے
ہات' اس آب حیات کا جیو ہے دو آب حیات آب حیات کوں
دو پئے گا دنیا میں جیوتا اسیچ کا ہے ' حکوئی یو آب حیات
پیا ' نیں تو دنیا میں عبث آیا کیا اوت دیکھا کچھ میں کیا
عبث جیا - جس کے دل میں یو یہی طمع' کیا اس کا جیوتا
کس جیو نے میں جمع - جس کے آب حیات سوں تو ہوئیگے اب'
حیران ہوے گا تماسے دیکھیے گا عجب عجب . اُن آب حیات نے اس
آب حیات کا رکھیا ہے لاج ' نبی ہور ولی سب اس آب حیات
کے محتاج - اس آب حیات کی بات کا اثر بہوت دہات سوں دل
بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کے سر چڑیا ' دل بادشاہ
اس آب حیات کی بات پر مطلق عاشق ہوا بےتاب ہو پڑیا کام
ایسا کچڑیا . بیت

داؤں سنیچ دل ہوا بے تاب
داس آیدھیں چڑیا دو سراب

دل بہوتیچ طالب ہوا ' اشتیاق غالب ہوا - بات سنتے اس
حال کوں اپڑیا ، عاشق تہا بچارا بیگیچ سنپڑیا - اس فکرتی
کُھتیا ، بادشاہی کا سکہ ستیا - عاشق تہا تمام ' آخر اس حا

باگ میں بیں ترو ہر کسے دی بیں جانی الغصہ ایک رات دل پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سماہ کمانچ طنبور قانون ہوہ لگا کر مطرباں خوش سرود بلا کر دف دائرہ چنگ رباب سوں دو چار پیالے شراب کے ساتھ ارکان دولت ندیم شاعر قصہ خاں سہلانہ خاں خوش طبعاں لطیفہ گویاں حاضر جواباں گلوریاں خوش خو باں سب حاضر ہے مجلس کیا تھا جس کا راگ اسم ہے وو عشق کا جسم ہے اس جسم میں عشق کا جان ہے اس جان میں سبھاں ہے اس تہار عاشق کوں شک ایا تا کافری ہے بے دردی بے روسی بد گوہری ہے عشق کی صورت ولے نکڑے گیے تو ہات سن لس انی عاشق کوں بہوت بہاتی دل کے انکھیاں سوں دیکھے تو دیکھی ہی جانی عاشق کوں اگ ہو جالے عاشق کا دل نرم دو تو باد سموم بہو سگرم واکسی عجب ہے دلیر عاشق کے دل کوں یوں لگتا جوں تیر بہتے پانی کوں کھڑا کرے اڑے جانور کوں پاڑے دانے کوں دیوانہ کرے ہشیار کوں مست کر پچھاڑے راگ ہولیچھ میں عاشق زار زار روتا بے اختیار روتا ہاکاں مار مار روتا پکار روتا سینا پھوڑ دل کوں اگ لگتا ولے سنتے سنتے جمو نیں بھگتا درویشاں کوں حال آتا ہے ہزار ہزار دل میں خیال اتا ہے بیت

سرود چیست که چلدی فزون عشق دروست
سرود محرم عشق است و عشق محرم اوست

بارے اس وقت نکاک عین مستی میں بادہ پرستی میں فراغ دستی میں اس کمال ہستی میں ایک قدیم ندیم

کا مراتب ہیں حکوئی امامی بجائے باطن کی بزرگی بالاکوں دوں
دکھلایا جاے۔ عاشق ہور عابد کا مراتب دسنا قیامت پر موقوف ہوا
ہے' اچھوں بات پردے میں ہے روایت پر موقوف ہوا ہے۔
عاشق کے مراتب پر کوں کیڑا عاشق کا مراتب سب مراتب
سوں بڑا ۔ عاشقاں یو شراب بہوت شام سوں پیتے ہیں
بہوت احترام سوں پیتے ہیں۔ جیوں جیسے حلق الگی پت میں
شراب پیرتا ولے نہ مستی نہیں کرتا جیوں پیالہ دسریاں
کوں چڑتا ' ولے اپے نہ مست ہو نہیں پڑتا - جوں جم لب لب
سوں پیریا ہے شور مستی کم ۔ شراب پھوینکے اس وضا ' تو
شراب پینے کا پاوینگے مزا دارے جوں حقیقت کی شراب
میں تی منصور ایک قطرہ پی کر اناالحق کہوایا ' بعضیاں
بے جہاں حالی کئے ولے کوئی راز بیار نیں دیایا - جنے یو پیالہ
پیا اونے یو اسرار چھو پایا ' محمد (صلعم) کوں کیا یو پیالہ
نہیں ایا' محمد(ص) دریہ تھا محمد(ص)میں سما دا اتنا چہ اشارہ
دکھلایا انا احمد بلا میم' یو بات عاشقاں میں چل آئی یو اسرار
ہے قدیم۔ یعنے احمد تی جو میم کیا تو احد ہوا پاک ہوا صمد
ہوا - یو راز کی بات جو مرتضیٰ علی کووے میں سر سہاکر بولے
تھے پنہادی تو کتے ہیں کہ اس وقت لہو ہوا تھا سب کووے
کا پانی - یو سہاؤ یو گمبھیری اوچ کوں سہاوے' کم ظرف آدمی
کے ہات تے یو کام کیوں ہو آوے - یو حاصل اتھا تو او کوں
شاہ ولایت کتے ہیں' بزرگی او کی بے نہایت کتے ہیں - جن ولی
نے ولایت کی تشریف پایا اس کی تشریف پر شاہ ولایت کا
سکہ آیا - ولایت بغیر ار شاہ ولایت کسے نیں آتی' یو بزرگی

میں ہےالدھارا سمجھا سو پایا نیں سمجھا سو گلوا یا جکوئی
اس شراب کی مستی نیں سمجیا سو اُس شراب کی مستی
کیا جانے جیکوئی اس شراب کا بھید نیں پایا سو اُس شراب
کوں کیا پچھا نے شراب کوں اپ پینا نہ یوں اچھنا کہ
شراب اپسکوں پئے جو شراب اُسے پیا خراب کیا تودوں کیوں
ہوے گھانس آگ کھانے جائے تو جلنا مچھلی خشکی پر
پڑے تو تلملنا چھٹی ہنس کا پہاڑ اُچا سکتی ہے تھوڑی بہری
کا زور لیا سکتی ہے کلکر تونگر کی برابری کرے کا تارا
چاند سوں ہم بہرے گا دیوا افتاب کے سامنے اے گا شرار
شعلے پر ملہ بہانے گا شراب ہر ہر کوئی ہم نس پیانا
شراب پینا سب کسے نیں آتا شراب حسن کا زریا ہے'
میخانہ عشق کا سدبلہ ہے عاشق کی عبادت حسن دیکھنا
راگ سننا شراب پینا ہے عاشق جیکچھ میخانے میں پانا
سو کعبے میں زاہد کے ہات نیں اتا عاشقی مصاحبت ہور
یاری ہے عبادت ہور بندگی خدمتگاری ہے محبوباں ہیں
سو صاحب کی گود میں سوتے چاکراں ہیں سو ہات جوڑ کر
کھڑے ہوتے کفر جیسا بڑا ہوا ہی محبوبی کا ناز کچھ ہور
ہے' یو راز کچھ اور ہے سو پچھاز لتے ہیں تو بی کیا
کچھ کسے دیتے ہیں کمک محبوب ایسے ہیں مطلوب ایسے
ہیں جو دئے بھی نیں لیتے ہیں بردر ہور دربر' یاں آسمان
زمیں کا الغر تو ہر ایک مراتب کا ہے مقام اُس مراتب
کے آدمی کوں اُس مراتب کا کیا کام ہرنک کوئی اپنے مراتب کوں
جو بیچھ کرنا نا دسرے کے مراتب کوں یکایک نیں سانا یو ظاہر

حانے کیا فام کئے ھیں۔ یوں کہے تو ان مستی ہے، رور کئے تو تن مستی ہے، حدا کچھ دیا تو دھں مستی ھے۔ سراب کی مستی کوں کئے مدا، اس مستیاں کوں کیاکدا۔ یو دہ زید دولیا ھے دہ عمر، حضرت مرتضیٰ علیہ‌السلام کا قول ھے کہ سکرالحکومتہ افضل من سکرالحمر۔ یعنے حکومت کی مستی شراب کی مستی تی زیاست ھے، یو دریاں کا قول ھے الحق راست ھے۔ یہاں چپ رھنا، کسے کچھ نیں کہنا۔ کدھر کی دھی دات برے فعلیچ پر آتی ھے، دہ دیتی هور حہلیچ پر آتی ھے۔ دوا فعل حرام ھے باقی سب حلال، کھانا پینا انند کرنا محظوط اچھنا نیکی کوں نیں زوال۔ اگرچہ بحسب ظاھری میں شراب پینا گناہ ھے، ولے گناہ کوں بھی حدا کی بحسش کا پناہ ھے۔ حدا کا ناؤں غفار ھے غفار کا کیا مانا، گناہ نابخشے تو، غفار کیوں کہوانا۔ دولیچہ ھیں کہ بندہ گنہگار، حدا بخشنہار۔ ولے عاشقاں نے دو گنہ احتیار کئے ھیں، اس گنہ کوں بہوت پیار کئے ھیں۔ عاشقاں کوں حدا پر دو دی اتنا یقیارا ھے، کہ یو معقول گنہ حدا بخشنہارا ھے۔ ناپاکاں کنے سراب جاتا تو نا پاک ہوتا ہے، پاکاں کنے آتا تو پاک ہوتا ھے۔ شراب بہوت بری دست، پہتر پر کوئی سٹے کا توپھتر ھو وے گا مست۔ دھنساک ہونا تو یو آگ پینا، اس کام کوں پولاد کا ھونا سینا اپنے فعل بد کوں دیں کرسکتے منا، شراب کوں برا کہنا حاطر کنا۔ مرد ھونا حو اسے ھضم کرے، اس سوں بزم کرے۔ حو کوئی پاک پورا ھونا، اسے یوچہ شراب سراباً طہورا ھونا۔ دانا کوں یاں کہنا چارا، داناں کی سمجھ

ہور بہانا کیا کہ شراب پئے تو دوں ہوتا' دو ملغ اس پیے تو دوں
ہوتا شراب پر ہزار ہزار تہمت کرتے ' اپنے برے فعل کوں سو
بسرتے اگر کوئی سمجھے تو اس سوں بات کیا جائے ایک بات کوں
سوہات کیا جائے شراب کے ملا کرنے میں ایک ریحیکوئی پاوے'
تو بات کسے سمجھانے کی نیں مگر خدا سمجھاوے اگر دانا تر نا
دل پاک کر پیوے شراب تو نادان دیکھیا دیکھی پی کر اپس
کوں عالم کوں کرے خراب شراب تو خوب ہے' ولے ستمی اسے
برا بولکر ڈراتے' ملا کرے حرام کتے' توبہ کراتے عام خاص
پر ملا کا حکم انا دو عالم جانتا ہے بچھیں حکوئی راز
جانتا ہے امر پچھانتا سو پچھانتا ہے اگر اس میں کچھ
خدا کا راز نا اچھتا تو اہل راز اس پر مایل نا ہوتے' اگر
اس راز کوں نا سمجھ کر یو کام کرتے تو کامل نا ہوتے
اگر کسی انسان میں کچھ فام ہے' تو دل پاک کرنا بڑا کام
ہے خدا ملا کیا سو برے فعلاں چھ خاطر اس نا معقولاں کے
جہلاں چھ خاطر انیں تو کا ملاں کے اگے دو ہی ایک عرق ہے '
عرق اور اس میں کیا فرق ہے دریا ایک بلد تی الاتش نیں پاتا '
ولے دریا تیرنا کسے انا جاہل سوں ایک بات عارف بولے کا
تو وو بولے کا دس' شراب پئے گناہ کیے خدا بخشے کا بولے
تو بس نیں تو اس حلال کوں حرام نا کرے عارفاں ہوکر
ایسا کام نا کرتے الیم حلال ہور شراب حرام دو کیا عارفاں
کا ہے کام مصلحت کچھ ہے اس میں وہیچ سمجھے سمجھ
ہے کچھ جس میں تمام مستی کوں حرام کیے ہیں کیا

کوئی منا کرنے دیں آتا ، وہاں چپ رہیا جانا - کیا تمام تاکید سراب پر پچھ آیا ہے ، باقی گناہ سب بخشے کر کوئی لکھہ لایا ہے - سواد کے گنہ سب آپیچ کرنا ، دسریاں کوں ترانا ہور اپے باترنا - خدا نے بخسیا کیا کر، خدا کے ورموده میں نی ایتیے مکر - دو دس کی دنیا یاں کوئی کیتا جوڑے گا، گناہ کرنے کو نیں چھوڑتے سو ثواب کرنے کون چھوڑے گا - لوکاں لوکاں کے مال پر اور جیو پر کھڑے ہیں، شراب نے کیا کیا شراب کے دنبال کی پڑے ہیں - آپے پینا دسریاں کوں منا کرنا ، یاں انصاف ہے خدا کوں نا دسر نا - اپنے گناہ اپس کوں اچھنا نام، دسریاں کے گناہ سوں کسے کیا کام - دسرے کی تقصیر کا حجت اپس پر نا آسی، کس کے گنہ خاطر کسی کوں دوزخ میں نا بھاسی - ہر کوئی اپنا ثواب اور گنہ پہچانتا ہے اپنا جواب اپے دے جانتا ہے - اگر کوئی دوزخی اچھو وگر کوئی بہشتی، تجھے کیا کام آئے گی کسی کی جوبی کسی کی زشتی - تجھے کاھے کوں دسرے کی ذکر، توں کچھہ اپنے عاقبت کی کر فکر - غرض آدمی میں جہل نا اچھنا آدمی میں برا فعل نا اچھنا - صراحی کے گردن پر گنہ کا بھار نا دھرنا ، آدمی برا اچھے توسراب سے کیا کرنا - اگر کوئی پوچھے کہ شراب کیسا ہے ، توں بول کہ جیسے سوں ویسا ہے - یو بول یاں نیوں رہتا ہے، جوں فارسی میں کہتا ہے - مصرعہ

از شیشہ ہموں بروں در آید کہ دروست

کیتا کہنا درا درا، جوب سوں جوب برے سوں برا -
پے برے ہوکر کرتے برے کام، میانے میان بچارا شراب بدنام -

اس گھر میں معطبہ کیوں وہلنے پاوے- اگر ملگتا ھے غم کوں مارے تو شراب پی اگر ملگتا ھے حفا سرے انگے ھارے تو شراب پی اگر ملگتاھے سخاوت تر انے دو شراب پی اگر ملگتا ھے رن میں گھوڑا دیانے تو شراب پی اگر ملگتا ھے معشوق سوں حظ پانے تو شراب پی اگر ملگتا ھے حسن کا نظارا کرے تو شراب پی اگر ملگتا ھے دل میں محبت بھرے تو شراب پی- اگر کچھ اونچا چڑنے ملگتا ھے تو شراب پی اگر خدا کوں النز نے ملگتا ھے تو سراب پی بعضے ولیاں نی شراب نوش کیے ھیں تو دس اب خوش کئے ھیں شراب مرکب ھے محبت کے بات کا شراب ھادی ھے امر, گھاٹ کا شراب آرائش بزم پادشاھی شراب اسرار خلوت خانۂ الٰہی عین خوشی میں أیسے سودا کی عمل برے تکو کر قرتا کی جہاں خوب بستے ھے وھاں البتہ ملا کرتے ھیں کم حوصلاں کوں ڈراتے کہ تو بد نیت ھورتے ھیں اگر پاک ھوا ھے تیرا دل وھاں ھور تو بی عاشق ھے تو عاشق کوں پہچان شراب کوں اتال حرام کئے ھیں سخت ولے حلال تھا عیسٰی پیغمبر کے وقت ایسی شراب کی منادی اخر یہی فعل پر بات آکی برا فعل ملا ھے نہ کہ شراب' عارفاں سوں جہل ملا ھے نہ کہ شراب- شراب نا پی کر ھو برے فعل کرتے وھاں نیں ڈرتے بیت

از حسد امروز زاھد میکند منع شراب
ورنہ کہ اس مسلماناں را غم فرداے ماست

عالم خارج شراب ھزار گناہ کرتا ھوں ھیو کو بھانا وھاں

دے گا' دل میں تقواح نا اچھے تو مسقت کس کیا دے گا۔
پانی میں سو چسوے پر گئے تو کیا پیاس جاتی ہے' ہزار کیف
کھاے تو کیا ہوا شراب کی کیف آتی ہے۔ یو بات خدا جانتا
ہےآپیں آپ' عاشقاں کو شراب منا کرنا بڑا پاپ۔ عاسق مفلس
عاسق کا ذخیرا سو یو ہے' عاشق میں گناہ کبیرا سو یو ہے۔ عاسق'
کوں شراب پلانا عاشق کا دھرم ہے۔ یہاں عسق ہے عاسق کا عاسق
پر کرم ہے - عاسق ہور دل سخت' یو تو عجب نہائیے کا ہے
وقت - عاشق کا دل نرم اچھنا' عاسق کا عاشق پر کرم اچھنا -
اگرعاسق کوں عاشق نا پچھانے'تو بے گانا بےدرد بچارا کیا جانے -
یہاں جانتا پھول مارتا نو پکارتے' ان جانتا پتھرے مارے تو دم
نیں مارتے۔ جسے نسبیے ظاہری زور ہے' ان جانتے کا علاج کچھ
ہور ہے - جوں فارسی میں بولیا ہے کہ

کر نبودے چوب تر فرماں نبردے گاو خر

شراب معشوق کا مشاطا' ایک حسن کوں سو حسن کر دکھلاتا'
محبت کوں بڑھاتا' حکوئی عاسق ہے اُسے شراب بہوت بہاتا -
شراب عاسق ہور معشوق کے دل کے سک دور کرتا' سراب دونو کوں
محبت میں چور کرتا۔ سراب پئے پچھیں دل میں کچھہ خلاف نیں
اچھتا' شراب پئے بغیر دل صاف نیں اچھتا - دنیا کا لذت تو
یو شراب' شراب نا اچھے تو عاشقاں کے انگے دنیا سب خراب -
شراب ہرگز غم کو آنے نیں دیتا' سراب خوشی کو دل میں
تی جانے نیں دیتا - سراب عسرت کا سنگاتی' جہاں شراب
وہاں عسرت آتی' دل کی تاریکی جاتی - دل پکڑتا صفا' سراب
پئے تو عاشق کوں بہوت نفا - حس گھر میں سراب آوے'

عاشقاں —

کا سواد پادشا ھاں خاطر پیدا کیا ہے پادشا ھاں دنیا کا سواد چھوڑنے پر آگے پیچھے دنیا میں کیوں رھا جائے ۵۔رتاں کوں دنیا کیوں بہائے دنیا کوں اوگ مانگتے ھیں سو دنیا کا ذوق کرنے خاطر، اہ جھکجھک کر حسرت سوں مرنے خاطر پادشاھاں نے دنیا کا حظ چھوڑے خلق کا دل موڑے خلق ازردہ ھوا دل پژمردہ ھوا خلق میں نی گرمی گئی خلق افسردہ ھوا پادشاھاں خوشی پر آئے تو خلق کوں بی خوشی بہائے ھر ایک کوئی دو پیالے پیا پادشاھاں کوں دعا دیا گیا دو دس کی دنیا محظوظ ھو گیا جان تازا ایمان تازا تو سب جہاں تازا۔ پادشاھاں کے دل در اچھتا ہے کہ اپس کے دور کے لوگاں اپس تے خوش حال اچھیں یں کوں بہوت سنگیں اپنے فدا ھو ویں ھر ایک گھار اپنے رکھوال اچھیں اپنا دل شاد کریں اپس کوں دائم یاد کریں کہ ھمارا پادشاہ ایسا ہے ایسا ہے' جیسی تعریف کرنگے اس تعریف جیسا ہے تا دور قیامت اپنے دور کی بات ھولا اگلے کے لوگاں حکوئی سلے تو یہ بات ھولا شراب سب کیفاں کا پادشاہ کیف جاں عاشق ھور معشوق اچھے وھاں شراب نا اچھے تو مزا جیسے جوں نمک نیں سو کھانا؟ بےنمک کھانے نے آدمی نیں کیا سواد پانا؟ جوں جوت نیں سو گھر؟ جو متھاس نیں سو شکر' جوں معنانیں سو بات؟ جوں سخاوت نیں سوھات جوں پانی نیں سو لھوا جوں سبزہ نیں سو ھوا؟ جوں حسن نیں سو نار' کاجل نیں سوں سنگار دیوے میں بتی نیں سو اجالا کیوں پڑےگا شراب میں مستی نیں وو شراب کیوں چڑےگا جس کام میں نیت بابت نیں وو کام جس کیا

ا/

کرے دیب دل یو دازش عقل دیسا
کہ دررند ہبں کسے دنیا میں ایسا

تحت تاج کا لایق ' سب پر فایق - دات میں قابل ' سب میں فاضل - سو ایک دیس اس عقل پادشاہ ' عالم پناہ صاحب سپاہ ظل الله ' حقیقت آگاہ کے دل پر کچھ آیا ' اپنا اددیسہ اپس کوں دیایا - سو اس دل ساہ زادے کوں ' اس ماہ رادے کوں ' اس مستغنی کوں ' اس سب علماں کے دھنی کوں ' تن کے ملک کی بادشاهی دیا ' تن کے ملک کا بادشاہ کیا - سرفراز کیا ' مہتار کیا -

بیت . عقل دل کوں دیا ہے پادساهی
عقل دل کوں دیا عالم پناہی

- سر چھتر چھایا ' تحت دسلایا - دل بادساہ کے ہات میں تن کا ملک آیا ' تہارے تہار ' کونچے کوچے ' بازارے بازار اپنی دو راهی پھرایا - تن دل کا فرماں بردار ' حوں بمر حدمت گار -

بیت : حبر دلیچہ کوں معلوم ہر ایک منزل کا
فقیر تن یو بچارا مطیع ہے دل کا

حدهر حدهر دل جاتا ' دل کے پیچھے تن بی آتا - دوے توے قانون دهرنے لگیا ' دل تن کے ملک کی بادساهی کرنے لگیا - دل جان ' دل عاسق ' دل کوں شراب کا بہوت دهیاں - چتر سگھڑ ول ' شراب بغیر نیں رهتا ایکتل - شراب اُسے بہوت بھایا تھا ' سراب پینا اُسے آیا تھا - پادشاهاں کوں سعی کرنا واجب ہے عدل انصاف پر ' پادساهاں کو شراب پینے کا کیا ڈر - پادشاہ کوں عدل انصاف بغیر هور کچھ پوچھ بچار نا هوسی ' پادشاہ سراب پیا تو گناہ گار نا هوسی - پادسا هاں کوں حدانے پیار کرتے کچھ دیا ہے ' دنیا

سورک کیا سمجیگا یو سعد بمعلی فنا هونا ہے نہ بہورت
دوبو جہاں ہی گزرنا دو استھار اشنائی کرنا خدا کے ذات بغیر
ہی کس پر نظر نا اچھلا۔ اس بے بے خبر اس تے با خبر ' لازم
ہوں آتا ہے عاشق پر۔ حضرت کو جس رات معراج کی بڑائی دئے'
خدا کوں دیکھے بغیر کس پر نظر نیں کئے جس سوں لگیا کام
اس کا چھاچھلا قام دو قام تھا تو دوبڑائی پاے' یو قام تھا اس حد
لگی اے۔ دو قام تھا دو حبیب کہواے دو قام تھا تو خدا کوں
بھاے رسول ہوے قبول ہوے۔ صاحب مازاغ البصر و ما طغی
و صاحب ماینطق عن الہوی۔ یعنے کسی بات میں اپس کوں میانے
میاں نیں لانا وہی بولنا جکچھ خدانے فرمایا۔ رسول اسیچے
ناؤں دیا ' رب العالمین خدا کے امر امانت میں اپنی نفس کو
دخل نہیں دیا جوکچھ خدا نے کہا سو کیا۔ بہت

جسے ہے عقل وو ہر بات کوں سنبھال کہے
جو سو برس کو ہوے کا سو وو اماں کہے

کراست کتے سو عقل تمام جکچھ دنیا میں ہوا سو سب
عقل کا کام عقل ہی ہوا سب حلال ہور حرام ' عقل ہی پکڑنا
فرق خاص ہور عام۔ عقل ہی رکھے ہر ایک کا نام' نہیں تو کاں تھا
صبح ہور شام' شیشہ جام پستہ بادام صیاد دام' صاحب قلام
یو کچھ ہے سب نقل ہے غرض جو کچھ ہے سو عقل ہے سو اس عقل پادشاہ
کوں عالم پناہ کوں' ظل اللہ کوں' صاحب سپاہ کوں' ایک فرزند
تھا کہ اُس کا جوڑا دنیا میں کہیں نہ تھا' واصل کامل عاشق
عاقل ' عالم عامل' نانوں اس کا دل دانش ملدی ' ترکش بندی
قبول صورتی' دلاوری سب عالم نی اُسے حاصل فرد

کانتے آیا۔ جاں ہارا جانتا ہے کہ جانتے آیا - پانی تے موتی کھڑیا، موتی دی پادبج ہے ولے صورت میں فرق پڑیا یو موتی وو پانی کہوایا ، اس پانی ہور اِس موتی کوں جنے سمجھا سو گیانی کہوایا۔ بعضے صفاتکوں عین ذات کہتے ہیں ، بعضے نہ ذات نہ خارج ذات یو بات کتے ہیں ۔ کُل ایک ذات وجود ہے، جرم مراتب ہور ماں تے جدائی پڑی ، بے گانگی سمائے آکر کوڑی - یو بی ایک اس بات کی ہے ڈو، آنکس کہ نہ ما بود و شما ما و سما سد - یو میرا وو تیرا ہوا ، میانے میاں کوانچے بڑے گھر کوں جانے پھیرا ہوا - اگر یو میرا ہور تیرا سیانے میاں تے جاوے ، تو بےگانگی جاکر تمام یگانگی آوے - سب دیکھیچ ہو دسے، سب ایکیچ ہو دسے ۔ دریاسیتی قطرا بہار پڑیا تو قطرا ہوا نیں تو قطرا بی دریاچ تہا ، دریا کوں بی عسق کا طوفاں چڑیا نیں تو دریا کوں جیسے کا ویساچ تہا الآں کما کاں ذات تے صفات ہے ، صفات تے ذات ہے۔ذات ہور صفات داؤں ہوے، ایک دو تہاوں ہوے۔فرق مراتب ہوا ظہوریات میں، اچیوں کے معنی ہیں اس بات میں - صفات خارج ذات نہیچ، اس بات پر سب قایل ہیں یہاں بات نہیچ ـ بات بی کیا غیر ذات ہے، یو کیا بات ہے- استی دیلاز بے چوں بے چگوں ، واں کیا دیکھے گا چرا ہور چوں - وہاں سب خالی ہور لبا لب ہے، واں کچھ نیں ہور سب ہے- واں کچھ نیں ہور سب واں تے آتا ، جاں کچھ نیں واں کبوں کوئی جاتا — اس کچھ نیں میں ہے سب کچھ ، اگر گیان ہے تو سمجھ اب کچھ - جان کچھ نیں واں کے نور کا رنگ کالا، اس کالے میں کون دیکتا اجالا فنا ہوے باج وہاں رہیانہ جاے، یو بات کسے کہیا نہ جاے

کا سرط ہے نعوں عاسعی کرتے ھمں ۔ اما دلدا أسے کیے ھمں
کہ بےعرتے ھور خواری سوں حاصل ھوئے سفلگی ھور شرمساری
سوں حاصل ھوبے ادم زاد کوں دنیا مطلوب ہے ولے بے ملت
اے دو بھوب خوب ہے حلونے کچ سمجکر کسے بے مانت دئے
ھیں وو دیناپاں ناک ہے عارفاں نے قبول کئے ھمں بعضے
کیےھیں کہ حصرت کا حداث نہاں سمجے کما کہ رایت ربی
فی صورت عایسا؃ تعلے اردکی صورب مس دیکیا خدا
بی تعلیات یو سمجنا بہوب مشکل بہوب نازک ہے بات
جکیچہ دسا ہے ھور حکچھ سلیے ھمں أسے دو سب ناؤں ہے
یو یو سب صفت ادال ذاب کسے کہنا ذاب کوں کب نہاں
کی صفاتمع میں داب ہے نہاں انک باب ہے بلکہ بات میں
باتھے یو دوھمہدوسمہ ھوا ھمہ اوست ھوا حقے اس شُلا س
کی تعالے سوں مبے ھمں الو سب دونچہ کہیے ھدں استہار
خوب بہار فارسی و املاں فارسی صاحب دلاں الو بی یو
مغفی اسرار دوں کئے ھیں اظہار فرد

فعرش فمر در حہاں دگذاشت
لا جرم حملہ عمی اشنا شد

ھور واصل حق عاشق مطلق گنجرانی ساہ علی خدا کے
لاڈلے خدا کے خاصے خدا کے ولی دائم حدا سوں مل رھے الو
بی دونچہ کہے بیت

ھب سالے جز جز کہوں ساتی سیس
سب وو ھے وو ھے سب وھی وھی

اول جو سب جاکا خداچ تہا ھور کس کچھ نہ تہا تو تو سب

٭ احسن امرد۔

میں آپے سوجانے- بندگی ہور صاحبی کی دہات ہور ہے' عاسقی ہورمعشوقی کی بات ہورہے - ایک بات ہے ان نراسی ' عاسق کوں اس میں ہزار بسادی - یو دا دیکسی کہدا دیکھنیگا کہے تی زیاست ہے ' عاشق سمجتا ہے کہ کیا معشوں کی حواسب ہے - عابد کوں کدا نسبت جو عاشق کے بات میں آکر دحل کرے جیوں اپنے کام میں حلال کیا ' تیوں دسرے کے کام میں حلال کرے - عاسق بلند عابد پست ' عابد ہشیار عاسق مست - عابد دیں حاطر جنم کھو یا ہے' عاشق حدا حاطر دیں دنیاتی ہات دہوبا ہے - اس بات کا کون پایا کوح' کہاں گنگا تیلی کہاں راجا بھوج - معسوق دیدار دیکھلا تاتو ہے' ولے تک تپا کردکھلاتا ہے' گھونگٹ میں سوں چھوپا کر دکھلاتا ہے - عسق بڈھانے حاطر' لذت پانے حاطر - بھگ کئی سوں کھو لے دکھلاے تہاں بی تو ہو تا ہے دل ساد' ولے تک ہاں نان میانے میان اچھے تو بہوت سواد - عاشق کوں تپانا معشوق کا کام ہے - اپسکوں چھوپانا معشوق کا کام ہے - جاں معسوق کا نار ہے' واں عاسق گداز ہے - بعضے کتے ہیں کہ حدا کی ذات بغیر جس سے کا طلب ہے وو طلبیچ دیدار کا حایل ہے ' اس بات پر عاشق ہور عارف قایل ہے - اگر دل تی تمام طلب جاوے ' تو جاں نظر سٹے واں حدا چ دس آوے - ایک دل اس میں ایتا کچھ' اتنے پر جو حدا کو منگتا وو بڑا ہیچ - جس دل میں آیا یار' اس دل میں اپس کوں بی نیں تہار - جاں اپے نیں ماتا ' واں دسرا کیوں سماتا - جس میں سلوک وہیچ سالک ہیں تو مذہبیں بین ذالک - اوسیچ عاشقاں دیں دنیاتے گزرتے ہیں' جوں عاشقی کرنے

(ن) ایسیچ

کسے کیا قدرت جو اوسے میانے ہوئیں کوں جو اس کے نہایت
کوں پانے کا فکر کریں ' ایسے کاماں میں انے کا فکر کریں
ہملاہماری نہایتکی معلوم نیں‌ہوئی‌خبر' اس کے نہایت کی‌کسے
خبر اُس دریا کی کسے خبر نئیں ہوتی ' حضرت تے گلگے
ہوے سب سوئی موج ہر موج آتی کستے سمجے جاتی
بعضے کتے ہیں کہ موسیٰ نے خدا کوں دیکھنے کا سوال کیا
نیں دسیا سو دستا کر خیال کیا' فکر معاں کیا یہاں بات ہے
یہاں تحقیقات ہے اگر دیکھنے کا نا ہوتا ہور نا دیکھا جاتا
تو موسیٰ دیکھنے کا بات ہرگز میانے میاں نالیاتا کیا واسطہ
کہ وو پیغمبر تھا اُسے دو اسرار روشن تھا بلکہ روشن تر تھا
موسیٰ کو جواب ایا کہ لن ترانی یعنی ناد یکہ سی‌تو دو انوار
سبحانی نہار واصلاں کتےہیں صاحب حاصلاں کیے ہیں نادیکی
کہیے تو کیا دیکھنا نیں ہے جاں محبت ہور خدائی ہےواں یوں
کیے ہیں حکوئی محرم راز ہے' اس سوں دو ناز ونیاز ہے
ناکہےتو نا نہکوں کہیلیےنا پکڑنا ایک لطافت کی بات ہو یو
وہانچہ نا اڑنا دو کام موقوف عاشق کے دلبری پر ہے'
تو بی کیا خالا کا گھر ہے کانٹیاں کوں الگ جانا تو باغ
میں پھول پانا حکوئی دریا میں جاوے سو موتی لےآوے
جسے بعضے اسے تخت دہرا ---

سات سہیلی ایک پیو جولدھر پیو پیو ہوئے
جس پر پیوکا پیار ہے سو دھن ہر لی کوئے

عابدکا استہار کاں جاتا ہے دو عاشق کے سمجھنے کی بات
ہے یورمز' ناز دیکھے نیاز دکھلاے سوجانے' عاشقی کے معرکے

آکر زبان گردانے - بعضے کتے ھیں کہ عقل کے احاطے میں ذات
حق تعالیٰ کما حقہ نیں آسکیا، پیچھیں جو عاشق ھوا اُنے اپس
کوں عشق میں ونا کر بات کوں یہاں لیا رکھیا - خدا کے دوستاں
نے دولے ھیں، اسرار کے موتیاں رولے ھیں - کہ فنا فی اللہ
بقا باللہ - فرد

آیا جکوئی خبر کوں یہاں وو خبر ستیا -
کھولیا لہوا کمرتے سرن آس پر ستیا

خود بےخود ھوے تو خدا کوں پاوے، خودی دور کرے تو
خدائی دس آوے - جتے عاقلاں نے عقل دوڑ آے، آخر عشق کی بے آرامی
میں آکر آرام پاے - عشق میں جاتوں عقل میں کی آتا
سمجنے کا پہنچ سو سمجا کیوں جاتا - جو لگن توں سب تے سی طمع
ناھوسی، عشق میں آئے بغیر خاطر جمع نا ھوسی - اگر مرد ھے تو
عشق اپنا کمال کوں اپڑا، فراق میں کی ھلاک ھوتا اپس کوں
وصال کوں اپڑا - جو عشق تہرا نہایت کوں اپڑیگا اس دھات،
پیچھیں دل آپی بول آتھے گا ترے مراقب کی بات - قال حال
ھوتا ھے، فراق وصال ھوتا ھے - جکچہ بے اختیار دل میں تی آپی آتا
ھے، اپنی محبت کا قوت وھاں پایا جاتا ھے - خدا کا ھونے
منگتا ھے تو کچہ خدا کے کام کر، جکوئی خدا کوں اپڑے ھیں
ادوں کی بات دام کر - ھمیں عاشق خدائی، وھا ھودا ھمارا
احتشام، کیا تھا کیا ھے کیا ھوے گا اس باتوں سوں ھمنا
کیا کام - ھمنا خدا کوں ایک جانتا ھور اس کا محبت ھے
فرض، خدا کے کاماں سوں ھمدا کیا غرض - اس کا کام وہ جانے

کچھ ناداسا دو ھر گر خدا ھے کرُ دا کیے اس کی عبادت چھوڑے
اس کی یاد میں مارھتے خدا ھے کردو بولیا جاتاہے کہ کچھ بی دس
اتاھے، دو انسان اس سوں حمو لاتا ھے اس پر دو دل کرتا ھے
اسے پیدا دا ھے کہ سچے بوجھ ھے مدا کام نعمہ سوجھ ھے دارا
باریکے وضا سوں دسدا ھے دارا دارے کے وضا سوں دستاھے بارے
کوں تارے کی وضا سوں دیکھلگے دو کدوں دسدکا دارے
کوں بارے کی وضع سوں دیکھیاگے تو کدوں دسدگا اس کا ور سب
میں پیر نور ھے ولے اس کے دیکھنے میں قصور ھے- اگر اس کا
قصور جاوے کا دو سب جاگا اس کا جاوہ دیتا ھے نور دس
اوے گا- اگر اسمان اگر زمین اگر اب ا تش خاک بادا ھے دو
اپستے اپے پیدا نہیں ھوے اس کوں کوئی پیدا کرنہارا ھے اگر
دو عالم اپستے اپیچ پیدا ھوا ھے تو دوچہ خدا ھے اس بوند کوں
سمجھنا سو عارف خدا ھے اپس کوں دیکھنا اس کوں دیکھنا
کتے ھیں اگر اس کوں دیکھے دو ہی خدا کوں دیکھنا مشکل
ھے خدا کی معرفت حاصل ھونی ھے اما خدا کیسے حاصل ھے
خدا کچھ ایسا نہیں ھے کہ جیوں دیکھنا کتے ھیں نیوں دیکھیا
جاے بات گفتار کی کوئی فرصت پاے منصور جو اس بات
ییں ا ا، محبت کے زور سوں خدا کہوایا نہیں تو بندہ کہیں
خدا کہواتا ھے، بلدے ہی خدا کہوایا جاتا ھے محبت کے عالم
میں کوئی کہے کہ میلچ خدا ھوں، خدا درست اوکاں محبت
کے عالم میں خدا کہواتو کہیا جاے قادریت کے عالم میں کسیچہ
قدرت نہیں جو خدا کہواے خدا سو خدا ھے، محبت کا عالم
کتے سو خدا ھے جسے اپس کوں صاحب عرفاں کر جانے یہاں

اِک کدھر تی آئینگے - بعضے کتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ آخرت
کوں ایک معنی سوں اپنا دیدار دیکھلائینگا مسلماناں کا دل
اس وقت روشن ہووے گا' مسلماناں کے دل کا سک جائیگا -
بعضے کتے ہیں کہ خدا کوں دیکھیا جائے' جو کوئی خدا کوں
ڈھونڈے سوں خدا کوں پائے' ہموں نے نیں دیکھے خدوں کوں
دیکھنے کا قدرت نیں اوو سک لیائے - بعضے کتے ہیں کہ خدا
کوں اس نظر سوں دیکھیا نا جاسی' نظر سوں خدا کوں دیکھینگے تو
خدا نظر میں نا آسی - سمج کے انکھیاں سوں دیکھے تو دیکھیا جاتا
ہے' نظر سوں کوئی کیوں ، دیکھے کا کیا خدا ظاہر صورت
پکڑ کر آتا ہے - بعضیاں کو اس جا کا یو سوال ہے' اگر خدا
کوں جہت نیں ' خدا کوں مکان نیں خدا کوں کچھ صورت کا
نشاں نیں ' خدا کوں دیکھنا محال ہے - بعضے کتے ہیں خدا
سمجا جائے تو بس' خدا کوں دیکھنے کا کسے کس - یو دل
کے دیچھ میں رہے ہوس' خدا تحقیق ہے اتنا جانیا تو بہوت
سرس - بعضے کتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ کوں قیامت میں دیکھینگے'
ولے حیران ہوئیں گے کہہ نا سکیں گے' کہ یو وہچ ہے یوچ ہے'
یا ایساچ ہے ' یوں کہے تو اس کے دسنے وضا سوں یاں بی
دستا ہے ' ولے بولنے میں نیں آتا کیا بولوں تماشاچ ہے -
خدا کی عجب ہے شوکت ہور سان ' بچارا انسان یاں بی حیران
واں بی حیران - استیچ جو مرداں ہیں نازک دام کے ' عاشق
ہوئے اس کے دام کے - اس کے دام پر جیو دئے ہیں ' اپنا کام
کئے ہیں - ایک کچھیک ہے جو دستا ہے نیں دستاتیوں ' یو
عقل تے نیلا رہے آدمی سمجھتا کیوں - اگر یہیچ وجہ مطلق

(ن) کیوں کر

کہواتے عقل ہے سو خدا کوں پاے - عقل اچھے تو تمیز کرے
برا اور بھلا جانے عقل اچھے تو اسکوں ہور دسرے کوں
پچھانے - عقل تے میر، عقل تے میر- عقل تے بادشاہ عقل تے
وزیر عقل تے دنیا عقل تے دولت عقل سی چلتی سلطانان
کی سلطنت، عقل سی رہیا ہے سو عالم کمزنا جس میں بہوت
عقل وو بہوت بڑا عقل سوں چلتی خدا کی خدائی جتنی
عقل اتنی بڑائی عقل نہ ہوتی تو کچھ نہ ہوتا کچھ رچھ
نہ ہوتا - بیت

عقل کے نور تے سب جگ نے نور پایا ہے
جنے جو علم سکیا سو عقل تے آیا ہے

عقل ہنر دل کوں اور فہم، عقل کوں خدا کہنا ہی کچھ
دور نہیں ذات ذات تی صفات ہے دات تے جو کچھ نکلیا
سو ہی ذات ہے جوں افتاب ہور اس کا نور اگر افتابیچہ
نا اچھے تو نور کیوں ہوے مشہور اگر آفتابیچہ میانے تے
جاوے، نور افتاب میں تے نکلیاتہا سو ہی آفتابیچہ میں سماوے
سور کوں نور کتے ہیں، نور ہے سو سور کتے ہیں نور تے
آفتاب ہے نیں تو افتاب کو افتاب کوں کتا اثر تے سراب
ہے نیں تو شراب کوں شراب کوں کتا باس تی پھول نے
شرف پایا باس سی پھول پھول کہوانا جوت تی جوھر نے پانا
مول معنے تی میٹھا لگتا بول جوں خدا کے رسول امین نے
محبوب رب العالمین نے صاحب آسمان زمین نے فرمائے کہ
تفکروا فی صفات الله، ولا تفکروا فی ذات الله یعنے ذات کوں
صفات میں ڈھونڈ نلگے تو پا ئینگے، صفات کوں چھوڑ دئے تو ذات

چھوڑیا ، دیو ادھ ہوا اپنا سر اپے پھوڑیا - عقل میں جو کاکلوت ملتی، تو جرمت میں نقصان ہوتا، مدعا دور پڑتا دستی - اگر منگتا ہے جو دل کوں تارا رکھے مدعا پاوے تو بھلا ہے جو عقل میں کاکلوت کوں نا ملاوے سکت ہے تو عقل میں ہمت کوں کر شریک ، یو پند ہے اگر تجہ میں کچھ سمج ہے تو سیک - جکرتی یو چلت چلتا ہے ، وو کامل ہوتا ہے روشن طبیعت زندہ دل ہوتا ہے - عقل میں کاکلوت جوں ریشم میں سوت ، جوں دودھ میں چہاج جوں پچ میں کانچ - جوں شیرے میں میرا ، جوں اجلے ریرے میں کالا ریرا - جنے دل کوں جلایا ، اُنے کچھ پایا - جنے قدم اگے دھریا ، اُنے کچھ کریا - مردی و نا مردی یک قدم ہے مرد کوں یہاں نری فکر نا مرد کوں کیا غم ہے - انجانتا بچارا بھلا ، جانتے پر پڑے بلا - کاکلوت تی جو دل مرے گا تو پچھیں بچارا کیا کام کرے گا دل اس کا جیتا ہے جس میں عشق ہور ہمت ہے ، جیونا بی اسیچ کا ہے اس پر رحمت ہے - جیوں حافظ بولیا ہے، دل کے گھر کے دوارے کھو لیا ہے - بیت :

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

خاص اچھو یا عام، آخر عقل کے حکم سوں لگیا ہے کام - اس کے حکم باج کوئی کسی کام میں جاوے ، اپنا کیا اپے پاوے - بیت :

عقل ہے باز ولے باز یے بلند پرواز
شکار گاہ ہے اس کا حقیقت ہور مجاز

عقل نور ہے، عقل کی دوڑ بہوت دور ہے - عقل ہے تو آدمی

کے هیں الله نورالسموات والارض ـ یعنے خدا اسمان اور زمین کا نور هے اس کا نور هر سے میں بهر نور هے ـ نور هوئیں نور سوں ملانا جاے ظلمات نور سوں کدوں ملائے نا ے ظلمات کوں نور سوں کوی کیونکر ملاے، اینا هے جو کچھ عقل احے تو چلے دکیا وو دور ے دکھلاے کام بہوت خاص کیاهوں، چلتی عبارت راس کیا هوں توقعت کی بشارت جسے عبارت کتے ـ و تو عبارت ساتی بهر کی عبارت کچھ سدا رهلهاری دس، وو ے وفا کچھ اس میں وفاد ری نیں دنیا کو دسی کی، کوئی نیں کس کا اخر رهیگا سو بوجھ قدر جانتا اس کا مال دمیں سب خرچا جاوے گا اخر بوجھ کام اوے گا ، اخر علم بوجھ اچاوے گا تمام او جو هے کام بوجھ هے تو خدا کی عنایت یاں کیا شکایت خدا بہوت برا ے بہانت —

آغاز داستان زبان هندوستان

نقل ایک شهر تها اس شہر کا ناؤں سیستان اس سیستان کے بادشاہ کی ناؤں عقل دین و دنیا کا تمام کام اس تے چلتا اس کے حکم باج ذرا کیں نیں هلتا اس کے فرمانے پر جلو چلے هر دوجہاں میں هوے بهلے دنیا میں خوب کہواے، چار اوکان میں عزت پاے، جاں رهے کهڑے وهاں قبول پڑے نه الفت دیکھے نه زلزلا اپے بهلے تو عالم بهلا کسی کوں برا بولنا تو وسواس هے ، بهلائی برائی سب اپنے پلیں هے آپ چل نیں جانتے دسریاں پر برا مانتے ـ اول اپنی خبر میں اپے رهنا، تجے دسریاں کوں برا کہنا ـ جنے اپس کوں پچھانتا ، انے سب جانتا ـ جدهر تعلنا هے ، ادهر عقل کے اجالے منہ چلنا هے ـ ادمی نے عقل

کیاں نیں وو حیوان بے درد نامرد، مرد میں درد۔ سخت
بے کثر، وو آدمی نیں پتھر عاشق معشوق سوں دل ندا چھٹا
ہے، عاشق بہوت درد مند اچھتا ہے۔ بے درد درد منداں کوں
کیا جانتے، بودداں مستمنداں کو کیا جانتے، معشوقاں کے
نازاں کیا سمجتے عاشقاں کے چھنداں کو کیا جانتے۔ اتنا عجب
اتنا حسد، جنو حق تے گذرے ادو میں کیا اچھے گا دھ — ادو
کوں حق کیوں ہووا مدد۔ سوں پو مقصد دل میں نت جادہ،
خدا تو سمجتا ہے یو مانا، آدمی کے حضور چھپانا خدا کے
حضور کیوں چھپانا۔ بعضے عجب لوکاں ہیں اودھرم، ادو کوں
خدا کی دی نیں شرم۔ مسلماناں میں آتے جاتے، مسلمان کہواتے۔
اگر یو ہے مسلمانی، تو کافراں کی کیا ہے نشانی۔ اِتنا نوی
بات پاڑیا، گاڑیا سو کنج کاڑیا، کچھ نیں تیا سو لیا یا، بات
دکھلایا۔ ہمیں تو بہوت سند سوں بات سنوارے، اتاں چل
لیو بات چالنہارے۔ جس کا دل صاف اچھے گا، جس میں کچھ
انصاف اچھے گا، مصحف کی سوں وو ہمنا بہوت مانے گا، خوب
ہمنا پچھانیگا۔ جس کا دل روشن ہے وو نور کا گلشن ہے۔
جکوئی نور ہوا، وو خدا کے حضور ہوا۔ ہر کچھ اجالے میں
نظر پڑتا، اندھارے میں کارنہارا اڑتا، تر پھوڑتا بر بڑتا، اجالے
کے رہنہاریاں سوں لڑتا جیگڑتا۔ اندھارے کوں اجالا کر
سمجتا، لال کوں کالا کر سمجتا۔ یو برا اجالا اس کا منہ
کالا۔ جس کے دل کوں صفا ہے اسے بہوت نفا ہے۔ دل کی
صفائی کن نے پائی، جسے خدا دیا اسے آئی — دل کی صفائی نہ
کچھ خیال ہے، عیب [illegible]

بات سن عجب کچھ توتا ہے جلے سنیا آئے گھایل ہوتا ہے
غرض اتاں رہیا دنگ کر کتا اسی کون کرتا منا کتا جسے کئی کار
کرتے ھمں گئی اس باغ میں نی لنگے پھول جن جن جس کے
دماغ یں پھول کی باس جاویگی' تازی ارواح تن میں آونگی
حکوئی آچانا بلیاہ اول آخر وھی استاد یو عجب نظم ہور نثر
ہے جانو بہشت میں کا قصر ہے۔ سطر سطر تو برستا ہے نور
ہر یک بول ہے تک حور۔ اسے تو کر جلے حظ پایا جانو بہشت
میں ایا یہاں خدا ہی بولنہاراج ہے حکوئی بات ھماری چلتا
وو ھماراج ہے ہرچلد فہمداری ہے' چلیا تو کیا ہوا بات ھماری
ہے اگر لکنہ کسی تے کچھ جالیا ہم ظاہر ہم باطن اسے تو ن
سانیا تو وو مسلماں ہیں' اسے ایماں ہیں ایسے سے ڈرنا'
بہوت بہوت پرہیز کرنا یو ہی ایک چوری ہے' یو ہی ایک
حرام خوری ہے نمک تو حرام' اس کا کیا لدھنگا قام جسے
انصاف کی نس سکتے اسے دل کا دلیچ سمن الیچی لت جلے
انصاف چھپایا' آئے دل کو یہ دل کیا کام گنوایا حاجت لس
حکوئی کرے زبان' اس کوں اپے کیا نقصان اگر تو ہے فہمدار'
اپلی ریغ لکو سار یو بات دل میں رکھ مرداں کی یاد کار
جلے ریغ کوں جلایا آئے خدا کوں پانا کممع کچھ خدا ہے
ریغ میں خدا ہے ریغ کے گھٹ' لکو تی گھٹ گھٹ اگر کچھ
ہیں دو تک پکار تو ہی آئے اساس تو ہی ہور چپ لکو اچہ کچھ
تو ہی کر دل میں احالا پڑے گا موں پر نور جڑے گا یو بات
اعجاز ہے اس بات میں خدا کا راز ہے۔ یو بات غیب کی اواز
ہے۔ سانتا جانتا پہچانتا۔ انسان نعلے گیان' جس میں کچھ

خدا کے فرماں کوں نیں بچارے جاہل تھے تو لکڑیاں سوں ادو
کوں مارے - جو قوم کافر ہے جہاں ہے ' مسلماناں کوں جوں
ادو کا حلال ہے' ملا روم جو خدا کے عشق سوں متے ہیں جاہلوں
کوں متے ہیں جاہلاں کوں ادو بی یوں کتے ہیں - بیچ جہال
ادو جہلم سمجھ بوجھ داناں دیکھو او عارفاں دی بات کا
معنا ابھرتا ہے کہ عرض بہوت نادر نادر باتاں بولیا ہوں'
دریا ہوکر موتیاں رولیا ہوں موتیاں کی مو جاں کا میں
دریا ہوں ' تمام موتیاں سوں بھریا ہوں اس دریا میں
غوطہ کہ دیں گے تو جانا جانا کے غواصاں موتیاں پائیں گے - یو
کتاب عجائب ایک سمدر ہے ' اگر سورج سکتا و کر چندر ہے -
فرد ہوکر دودو جاں تی آزاد ہوکر ' دانش کے تیسے سوں
پہاڑاں الٹایا ' تو یو سیدریں پایا - تو یو دوی بات پیدا ہوی
تو اس بات آیا - داناں اپنی باتاں میں یو دی ایک بات کر
جانے' ولے یو بات کیوں کاڑے کس وضع سوں نکلے معنی
میں سمجھے سنقب نیں پچھانے ' ادو کوں نیں کتے زباں آور '
یو بولتے جناور - عقل میں سرد عصہ میں تیتے ' انو کوں عربی
میں حیواں ناطق کتے ناداں کا وجود عدم ہے' ہیچ میں شمار '
، داناں کوں سمجھے کی ہے تیار - دانا موم دل ہے دانش کے
آگ پر گلے گا ' ہمارا ہے' ہمارا حکم اس پر چلے گا - دانا ہمنا
رکھنا کر جانے گا ' ہادی ہے کر پہچانے گا - یو بات نہ تیں سو
نکلی اتاں ' تو بی یکا یک چلیے کس کا مجال - ڈھونڈتے ڈھونڈتے
دل کے تلویاں میں چھلے آتا ہے تو یو بات پایا ہے ' میں تو یو
بی کیا کچھ دیکھوا داں کا کھول ہے یو بی کیا کچھ کہاتا ہے - ہماری

و اذا خاطبہم الجاھلون قالوا سلاماً ۔ یعنی اگر کوڑاں کا دو
قام ہے دو کوڑاں کو ہمارا سلام ہے انو پر خدا کی نعں رحمت
انوں پر خدا کی لعنت خدا اس بات کا مانا کورایا ہے
خدا دو بات بولتا ہے دائم انو کی ہارے باری' خدا انوتے
گدھیں لیں راضی جاھلاں جہالت پر جایے جیتا سوجا ہے
بی حق پر لیں اتے کافر تاریک دل' توبہ استغفراللہ بہوت
مشکل اور گوالیار کے فہم انو بی نوں کہے ہیں اعوذباللہ
من الشیطان الرجیم کہ کوڑ بعشت کوڑ سوں مشت بات نوں
بی اس کہ جانے کا کر انجا لیے کا بھائی فارسی میں نو بولنے
ہس کہ کوڑ پر بردا ستے ہیں فراموشی جواب ابلہاں خاموشی
کوڑ کی ذات لہنا فہم بڑی بات' نہ اپس کوں جانے' نہ دسرے
کو پہچانے دو کوڑماہی خدا کے رانے دو جہنمی ' کم قاسی
کی انوکوں کیا کمی جاں فہم کی بات اے' وہاں کوڑ کی
چباوں نہ بڑیا جاے جراغ میں جر جر رنگ میں کر کر'
کافراں کوڑ ہے دو معبد تے معترا دنکھے ہی ایمان نعں لیاے
لا علام نہ سمع آے انو کے دلاں انوکاں انکھاں انو کے
کاناں قدرت سوں بالد کر غفلت کی دں کر یہ' جو مصحف میں
خداتعالیٰ ہے کہ ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ
جنوں کوں خدا بات دیولایا تھا جنوں کے دل میں خدا کا کچھ
محبت ایا تھا جنوں کے دل میں دانش نے کیا تھا کہو انو
دیکھتیچ کہے کہ تمیں حق کے برحق پیغمبر بات کے سچتیچ
مسلماں ہوے صاحب ایماں ہوے تابع قراں ہوے جاہل
کسے بہانا ہے جاہل پر قتل واجب انا ہے جاہل ہے تو

منگتا ہے تو یو کتاب دیکھے۔ اگر دڑا ہو کر عالم کوں سمجھاے
منگتا ہے تو یو کتاب دیکھے۔ کہ سدھیں مرشد ہیں مسلماناں
میں پیر و مرشد ہوے تا ' ہندواں میں حکم سد ہوے تا۔
ہم ہندو تجہ تی بات پا تجے مانینگے' ہم مسلماں تجے دڑا ہے
کر جانینگے۔ ایک کلمے کا فرق ہے' باقی خدا کی وحدانیت میں
ہندو ہور مسلماں غرق ہے۔ اگر خدا کوں سمجے ہور اُسے ایماں
ہووے عجیب کیا جو ہندو بھی مسلماں ہووے۔ اس بات کی
جو کچھ بات ہے سو سمجانے ہارے کے ہات ہے۔ اگر سمجانہارا
واصل اور کامل ہے وو ہندوبی اگر داناہے تو اُسے بی یے جیوتی
دل ہے۔ خدا حق ہے اور حق سب تہار ہے۔ آدمی کے جنس کوں حق
پر آتے کیا بار ہے۔ جیتے چوساراں' جیتے جھداراں جیتے گُن کاراں
ہوے سو آج لگن کوئی اس جہاں میں' ہندوستاں میں ہندی
زباں سوں اس لطافت اس چھنداں سوں نظم ہور نثر ملا کر
گُلا کر یوں نہیں بولیا۔ اس بات کوں اس قبات کوں یوں کوئی
آب حیات میں نیں گھولیا' یوں غیب کا علم نیں کھولیا۔
حضر کے مقام کو اپڑنا تو اس بات میں پڑنا۔ میں تو یو
بات نیں کیا ہوں عیسیٰ ہوکر باتکوں جیو دیا ہوں۔ دانش کے
باغ میں آیا' بہار ہو کر پھولاں کہلایا' اگر کوئی کوڑ ہور
جہالت سوں' بد اصالت سوں' رزالت سوں' بات کرے باسمج
یو مایا۔ تو خدا بی اس جاگا حضرت عیسے کوں کہیا ہے کہ
کوڑاں ہیں مجہول' نامعقول' مردود ناقبول سو یا رسول۔
اول کے پیغمبراں کوں بی یے آیۃ اتری تھی اس وصول۔ کہ

مصداح کیا موروث کیا مرد حس سی کچھ عشق کا دردہ ، اس
کتاب کوں سیلیے بر تی ہلا سی لا اس کتاب بعدر کوئی اتنا
وقت پیلا سی لا جو کوئی بڑھے گا' جلس جلس کا اثر چڑھے گا
جو کوئی اس کتاب کا سوجیگا مانا کیا حاجت ہے اسے کیف کھانا
یو کتاب عاشقاں کا جیو صاحب معشوقاں کا دار مصادب، دو رنگ
رنگ کے پھول سرنگ مقبول ، سب کسے بہاتے دو پھول دایم
تازے ، ہر گز نیں کملاتے اسے خوش باس کے پھولاں اچھوں کسی
باغ میں نیں کھلے ایسے پھولاں اچھوں کسے نیں ملے شگفتے
دل میں بھورے اساس کہاں ہے وہ پھول جس پھول منے ایسی
باس جو کوئی دو کلام سنے گا نڑے گا ہور فاتحہ نا نڑے گا،
دو و و ایسے ہور خام ہے اس کی دانش پر اس بات کا لذت حرام
ہے کیا واسطہ کہ دو بات نیں دو تمام وحی ہے الہام ہے -
جسے خدا کی محبت سوں غرض ہے اس در فاتحہ ہمارا فرض
ہے اگر سہات ہے دو اُدھر کی سعادتی کا، و گر حدث ہے دو
ادھر کے سلامتی کا اگر کسی منے سخن سلاسی ہور اسرار
دانی ہے، دو یو کتاب کلم العرش بحر المعانی ہے جیتا کوئی
طبیعت کے کواڑ کھولے گا ، اس کتاب منے دیں سو بات کیا
بولے گا جو کچھ اسماں ہور زمیں منے ہے سو اس کتاب میں ہے ،
جو کچھ دنیا ہور دین میں ہے سو اس کتاب منے ہے ہر گز کوئی
فصیح اس فصاحت سوں بات نیں کیا ، اس دھات بات کوں
سلاست نیں دیا ہر یک بسر کا کام نیں ہر یک بے خبر کا
کام نیں اس کتاب کوں دو سمجھیگا جو کوئی صاحب راز ہے
یو کتاب تمام اعجاز ہے - اگر دین ہور دنیا کا امید پائے

پھڑے تک تلملاے، تک چڑ پھڑے، تک مستی چھڑے، تک تڑپھڑے هورسمجھے که ان عاشق کامل نے کیا بولیا هے، کس کس جاگا پر کیسے کیسے دمدداں کھولیا هے۔ هم گلاب مدں آدلوں گھولیا هے، هم مادک موتی رولیا هے، داد دیوے، امداد دیوے، مراد دیوے۔ کسے کچھ سنپڑے، کسے کچھ فیض اپڑے۔ فرد

وهی هے صافی که جس صافی تی صفا کوئی پائے
وهی هے کام که جس کام تی دعا کوئی پائے

اپتا دو دو دھرتے هدں، اوکاں ناع جو کرتے هیں، سو اسیچ خاطر کرتے هیں که کوئی خوب چتر ہوگے هوس دا یک عاشق پیو کے اس باغ میں آوے، محظوظ هوے آرام پاوے۔ باغ کے صاحب کوں دعا کرے، پھولاں سوں گود بھرے۔ رنگ میں نہاوے آس، اسی تی کچھ لگے باس۔ اُسے فیض اپڑے همنا کوں ثواب، خدا خوش رسول خوش عالم خوش اس باب۔ فرد :

جنے جو دل کوں لیا هات کچھ کسی کوں دیا
هزار کعبے بندھا یا هزار حج وی کیا

در زینت سخن و در نام کتاب گوید	یو قدرت الله هے، یو اسرارالله هے، دو هاتف الله هے، لا اله الا الله، یو عجب کتاب هے سبحان الله۔ اس کتاب کا ناؤں

سب رس، سب کو پڑھنے آوے هوس۔ دول دول کوں چڑھے اس یادگار هو اچھیگا دنیا میں کئی لاکھ برس۔ دھو تمیچ نذید عاشقاں کے گلے کا تعویذ، یو کتاب سب کتاباں کا سرتاج، سب باتاں کا راج، هر بات مدں سو سو معراج، اس کا سواد سمجے نا کوئی عاشق باج، اس کتاب کی لذت پاے عالم سب

کے صاحب داراندر' فریدوں فر' اقلیم بہاں مسیحادم مردم صولت'
زہرا مشرب' خورشید علم صبام کے وقت بیٹھے سخت یکایک
غیب تی کچھ رمز پاکر' دل میں اپنے کچھ لیا کر' وحی
نادر سی کوں دربا دل گوہر سخن کوں حضور بلاے' بان
دئے بہوت مان دئے ہور فرمائے کہ انسان کے وہ دیکھ میں
کچھ عشق کا بیان کرنا اپنا ناوں عیاں کرنا کچھ نشاں دھرنا
وحی بھوگلی کی ہور یا تسلیم' کر کر سر پر ہات دھرنا
بہوت بڑا کام اندیشا بہوت بڑی فکر کرنا بلند ہمتی کے
بادل ہی دانش کے میدان میں گفتاراں برسایا' قدرت کے
اسراراں برسایا ۔ پادشاہ کے فرمائے پر چپاتیا نوی تقطیع
بیٹیا کہ اگلے کے ان ہارے دہیں میں کچھ نہے کر سمجھی
بارے ہمارے کی کوں دنگی سو ہملا دنگی گلگا دنگی سو
ہملا دنگی ہملا تے بہی اگلے تھے سو الو کا کچھ ہی بہتر
کریں' ریاضت ہماری مسقت ہماری حمز کریں عاشق کوں
عاشق جانتا عاشق کوں عاشق پہچانتا بیت

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز

سورک اسودے دیوانے ہیں جلے سو جلے کی بات کیا جانے ؟
جیوں تیوں اس دنیا میں کچھ یادگار اچھے تو خوب ہے
بوجھار ہے اس جہاں کوں کچھ بار اچھے تو خوب ہے اس دنیا
میں رہیگی سو بات ہے باقی دو دس کا سو راب ہے
جلے کچھ سوجیا عاقبت لگن' آپے اپنی جاگا رکھنا اپنا کی
اس تے نس رہا گیا کچھ کہا گیا کہ ساید کدھیں کوئی عاشق ۔

---

* (ب) اندیشا

؛ون ڈھنڈے کا تک میانے آتا، کسے کچ سنپڑتا کوئی کچھ
پاتا۔ حضرت کہیں خدا شاہد، انا و علی من نور واحد۔
نی سوں تی، جدو سور جیر، دم سوں دم، نبوت محمد پر
ولایت علی پر ختم۔ ابابکر عمر ہور عثمان، جنوں کی نیکی
جانتا سب جہاں، حضرت کے یاراں ہمیں، سرر گوراں ہیں۔
ایکس تی ایک سب بولے، جیوں خدا رسول فرمایا تیا ییوں چلے۔
لاے دیر کئے خلاف دیں کئے تی در چلن ہارے، ایسیچ اچھتے
ہیں خدا کے پیارے۔ایسیچ اچھتے ہیں حضرت کے یار، جدو سوں حضرت
کرتے تھے بچار۔ آخر بعد از حضرت کے بیتے حضرت کی تہار۔

بیت

ہر ایک حال خدا کوں یقیں سوں جپنا
ولایت ہور نبوت یو قرب ہے اپنا

ولایت کی جانا پر نبوت کے جا صدر ایکس تی یک دوب ایکس
تی ایک خوب تر۔ خدا بہوت بڑا، سب تیار حاضر سب تیار کھڑا۔ سب
میں اپنا نور بھریا کسے کچھ کسے کچھ کسے سب کچھ کریا۔

سبب تالیف کتاب و مدح بادشاہ

سلطان عبداللہ، ظل اللہ، عالم پناہ، صاحب سپاہ حقیقت آگاہ، دشمن پرور، ذوی سکندر، عاشق صاحب نظر، دل کے
خطرے تی باخبر۔ صورت میں یوسف تی اگلے، آدم بیہوش
ہوے بتیر بگلے۔ حکمت میں افلاطوں شاگرد، سخاوت میں
حاتم کا کھولے درد، شجاعت میں رستم گرد، عالی ہمت
عاری مرد۔ سہسدر ہور ہمت کے صاحب، بیم دھرم اور ست

در نعت محمد مصطفیٰ و چہار یار
و منقبت علی مرتضیٰ

*ابابکر صدیق صادق ہیں خاص — کئے نثار جیاں کوں خدمت میں راس
عمر جب نبی کے امت میں ہوئے — پھوٹی عرب تے جو یو سر لوے
جمع کر جو عثمان قرآن کوں — فرم کا دیے روز ایمان کوں
تو لیا کفر علی ہت لیے ذوالفقار — خدا بعد محمد بھی چارو ہیں یار

عشق خدا کوں بھیدتا تو اپنا حسب کر محمد کوں پیدا کیا عشق خدا کوں بھیدتا تو اس کی خاطر آسمان زمیں ہویدا کیا اگر محمد نا ہوتا تو آسمان زمیں ناہوتا اگر محمد ناہوتا تو ماہ و پروین نا ہوتا اگر محمد نا ہوتا در کلیا ہور دین نا ہوتا صاحب طٰہٰ و یٰسیں، صاحب الا رحمۃ العالمین جس کے نوریں عالم نے پایا روشنی لولاک کہا خلعت الافلاک کا دھنی۔ اول خدا ہے نبی دوجا سوجا ہے ولی تو تین نانوں نہیں و ن کے دل کوں تجلی محمد کوں جس رات ہوئی معراج وہاں دوسرا نہ تھا کوئی علی باج گیاں دھماں کے کم ... محمد نے اپایا، دو ... پایا تھا سو محمد لے پایا جو کچھ محمد نے پایا سو یو علی کوں سمجھایا، یو سمجھ علی کے تقسیم آیا، علی خدا کوں بھایا رسول کوں بھایا محمد نبی علی ولی، نبوت خدا کی پیشوائی، ولایت محبوبی ہور استغنا اہے نبوت کارسازی ولایت بے نیازی ولایت ہار گلے یار کا، نبوت دھندا گھر دار ولایت اگر نبوت اہے، نبوت آئے تو کیا ولایت جاسی

* یہ اشعار دوسرے نسخہ میں نہیں۔

اودھور یوں اپے ۔ اپے ترستے ' اپے تپتے اپے اپس کوں دیکھ
دکھلاوے' اپے اپستے اپسکوں چھپاوے ۔ اپس کیے اپیں کرے
فریاد اپے دیوے اپس داد دیں و دنیا دوں دیا عشق نے
آرایش پیدا کرنہارے نے یوں پیدا کیا پیدایش۔ فرد

سب میں وو ہے تو دل ہے سب کا شاد
سب میں وو ہے تو سب میں ہے یو سواد

عشق میں اپے ہے تو اس میں ہیں ایتے جالے' عشق میں اپے
ہے تو اس میں ہیں یو مستی یو حوسی یو اولا لے ۔ عشق میں
اپے ہے تو اسے سب ثمار گزر عشق میں اپے ہے تو اُسے سب جاکا
کی خبر۔ نے نہایت ریل چھیل ایک کیلاتا ایتے چھیل ناناں
بہوت ولے ثمار ایک کھیلاں بہوت ولے کھیلنہار ایک ۔ عشق
کی صورت کیسی ہے کر کیوں کہیا جاتا' معنی بیچوں بیچندوں
پر آتا عشق خدا کی ذات ہے چھپا رہتا ' جو کوئی یو بات
پایا وو آخر یوں سچ کہتا ۔ یہاں جسم کوں دیکھنا مشکل
ہے جاں کوں کیوں دیکھیا جاتا تجے کوں دیکھنے نہ پاوے
سلطاں کیوں دیکھیا جاتا۔ جسم ہور جاں ۲ ایک مانا ۔ ولے
اتنا ہے دو یو بات تکہ سمجے جانا ۔ عشق ہور خدا کچھ
جدا نہیں بات جدا پن بھید و ہیچ ۔ عشق ہوتا ہے جہاں
تہام' وہانچہ خدا ہے بلکہ وو چہ خدا ہے والسلام ۔ واصلاں
نے دولے ہیں واللہ ' اداتم العشق وہواللہ ۔ رباعی ۔

ہیتاہے نعا بلا رہتا ہے جس رے لگ	دو میں تے اپے جاں لنا دے تس رے لگ
کر پئوسوں مل پئو جلا ہوے مٹکتا ہے	تو یاد کر اس پیو کوں اپس سرے لگ

یکس سوں قول قرار سب ایس میں اپے دار دیار دل بھدر
وں پر لوگاں کا ڈر ایسے دیار کوں کوں سنبھال رکھتا ، دل
بہیتر کون کسے منا کر سکتا اپے دل میں ہر ایکس کوں ہے
پادشاہی ، وہاں دوسرے کی نہیں دو سکنی دورائی بہت
پاوے بقا جو عشق میں اپسے فنا کرے
دو تہار نیں ہے وو جو کسے کوئی ملاکرے
عشق ہم باطن ہم ظاہر عشق سب جاگا حاضر ناظر عشق
نڈر ، عشق پادشاہ عشق کوں کس کا ڈر عشق ہم مست
ہم ہوشیار ہم بے خبر ہم باخبر عشق سلطان بہتر اس کا
رسوائی ، عشق کا تخت استغنائی عشق کا حشم بے پروائی
عشق لا وبالی عشق سب ٹھار بھر یا ہے عشق کیں نیں خالی
عشق ہرگز کسے جدا نہ ہوے عشق دو کوں ملاکے ایک کرے
عشق سر مست لا اُبالی ہے عشق اب بھاوتا خیالی ہے
ایک عشق اس کے اینے رنگاں اینیاں صورتاں ایک اپے اپنیاں
اتنیاں مورتیاں۔ عشق دوکے ٹلاں میں ستیا فلیلا ، دونوکے ٹلاں
میں عشق کی بلا عشق ہے تو حسن دستا خوب ، عشق ہے تو نظر لیے
محبوب عشق ہے دوہر نک کام کا لگتا دھندا ، عشق ہے تو کوئی
صاحب ہوتا کوئی بندا۔ عشق کدھیں عاقل کدھیں دیوانہ ہوتا ،
کدھیں ہنستا کدھیں ہنس ہنس روتا ۔ فرد
عشق سانچی ہے عشق سری ہچ
کدھیں کچھ ہے کدھیں سو کچھ ناکچ
ایس سوں اپے لگا لیا ، کسے کیا کچھ کتے کیا کیا آپی
کیا اُسے کیا ملاپ ، جیسا پڑے ویسا سوسے باپ ادھر بھی لیے

کیا پیارا' ایکس کوں کدا پیاری دہ یو اسے دکھیا دہ وو اسے جانے'
ایکس کوں دیکھ ایک ہوتے دیوانے - دو دل ایک دل ہو تیں
ہوت تے ' سراں تے گررتے جیواں پر آتد تے سر جیا یوں
کچھ سر جہاز' کریم رحیم مہرواں کرتار - بیت

یو خاصیت ہے عشق کی یاں کوئی کیا کرے
بیگا نے کوں یو عشق کلا آسنا کرے

بہوت الطاف سوں پیدا کیا حسن عشق میں رکھیا اپنے
خاصے گن ڈھن ڈھن - ساں دو کہاں جاں دو پہچاں' ایکس کوں
دیکھ ایکس پر ایک حیراں' پریشاں' سر گرداں - دیکھے دہ
دکھلاے ' ایکس کوں ایک بھاتے - دل سو دل پراں سو پراں
جانو قدیم آسنا جادو قدیم جاں پہچان - ایکس کی خاطر ایک
تلملتے جیتے ایکس کی خاطر ایک ترستے رہتے - بیت

دوریا ہے عشق حسن پو لیوا کھینچ لاند کر
ایکس کے داں یکس کوں دیا ہات بادھ کر

سگے ماں باپ سوں ہوتے بیزار' حسن یار سوں جیو لگیا
اس یار سوں اختیار - ماں باپ ڈال ڈال جم کھوتے' تو سو
آخر کسی اور کے ہوتے - جیو لگیا ادھر' بچارے ماں باپ اتاں
کدھر - ماں باپ کوں سمجھے جیوں خیال ہور خواب ' بھائی
تو بچارا کس میں حساب - ادونے اپنا دعا کو سمجے ' ماں باپ
اپنی خاطر کو دعا کھیںچے - عشق نے کھیل یوں کھیلیا تھاریں تھار'
اس کھیل کو نا ڈک دا دیس دہ ھادک دہ پکار' ہر یکس کوں ہر

---

*(۱) دیسا

خدا ہے کوئی کیوں اسے کہے ہے کہ یوں ہے خدا ہے، حیوں کہیں گے بیوں ہے - کون سمجھ سکتا خدا کی گت ایک اپے لال صنعت - ہزار اور ایک اس کا ناؤں اس کی معرفت تھاروں تھاروں بیت

جہاں کچھ ہے وہاں سب اہے ظہور اس کا
ہر ایک سے ملے دیتا ہے جلوہ دور امر کا

خدا قادر خدا حاضر خدا ناظر خدا سکتا جسے جوں ملگتا اسے و وں رکھتا- سات زمیں سات اسمان میں اس کا کھیل جو کچھ وو کرے سو ہوے، اس کے حکم کوں کون سکے ٹھیل آپیں اپ جل جلال، تم سارلے یاں کسے نیں مجال بیت

اس تھار پر کسے ہے نظر جو نظر سٹے
گر جبرئیل ہوے تو داں بال و پر سٹے

عجب عجبہ اس کے کام، اس کے کام انسان کیا کرسکے فام-پیدا کیا زمیں پیدا کیا آسماں سب دانایاں سب دانشمنداں حیراں کیاواں کیا نیں سجدہ کیے اس تھار سبی-قادر قدرت کا خلقی خلی مستقلی - ہوتا سب خدا کا بھاتا ہو کلے میں ہوجاتا یاں چرا نہ چوں حیوں عربی میں کتا ہے کی فیکوں - شعر

خلقی جو نھرتی ٹھرتا ہور بھی دھرے سو ہوے
کسی کے کرنے نے کیا ہوے خدا کرے سو ہوے

عاشق کوں عشق معشوق کوں حسن دیا اُں دونو میں اپنا بھید پرگٹ کیا ایکس کوں کیا ترس ایکس کوں کیا ناری ایکس کوں

---

* (ن) جہالب جہالپ † (ن) پالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام مصحف کا معنی الحمدللہ میں ہے مستقیم، ہور تمام الحمدللہ کا معنی بسم اللہ میں ہے قدیم، ہور تمام بسم اللہ کا معنی بسم اللہ کے ایک نقطے میں رکھیا ہے کریم۔ سمجھ دیکھ خاطر لیا اتاں، حدیث بھی یوں آئی ہے کہ العلم نقطة و کثرھا جہال، یعنے علم یک نقطہ ہے جاہلاں اسے بڑھائے، جہالت کوں اس حد لگن لیائے۔ ہور فارسی کے دانشمنداں جنوں سمجھتے ہیں باتاں کے بنداں، انو کوں یوں بنایا ہے، ادوں میں بھی یوں آیا ہے کہ "اگر درخانہ کس است، یک حرف بس است" ہور گوالیر کے چاتراں گُن کے گُراں، ادوں بھی بات کوں کھولے ہیں، یوں بولے ہیں۔ فرد

پوتی تھی سو کھوتی بھئی پنڈت بھیا فکوے
ایکھی اچھر پیم کا پھیرے سو پنڈت ہوے

قدرت کا دھنی سہی، جو کرتا سو سب وہی۔ خدا بڑا خدا کی صفت کرے کوئی کتیک، وحدہ لاشریک۔ ماں نہ باپ، آپیں آپ۔ پروردگار، سنسار کا سرجنہار۔ جیتی جکوئی قدرت دھرتا ہے، سب اس کی اپنے پُرتے کرتا ہے۔ وو بے حد اس کی صفت کوں کاں ہے حد، احد صمد لم یلد ولم یولد۔ بیت

کسے ہے حد جو خدا کی صفت کی حد پاوے
ہر ایک بال کوں گر سو ہزار جیب آوے

جس کی ناؤں خدا ہے، وو سب سوں ملیا ہور سب سوں

"۱ وصال العاشقین " نام رکھا دوسرے " معروس "
شاہ بیراللہ ہیں جو بیجاپور کے رہنے والے تھے ' انھوں نے
اپنی مثنوی سنہ ۱۰۸۶ ھ میں نظم کی اس کا نام
" گلشن جشن دل " ہے یہ دونوں وجہی کے خوشہ
چین معلوم ہوتے ہیں اگرچہ انھوں نے اس کا کہیں اشارہ
نہیں کیا ان دونوں کا ذکر میں الگ لکھ چکا ہوں[1]
(ملاحظہ ہو " اردو " جلد پنجم ص ۴۹۹ و صفحہ ۵۰۲)
مدت ہوئی مجھے اس کتاب کے دو نسخے دستیاب
ہوے تھے ایک حیدر آباد میں دوسرا بیجاپور میں ان
میں سے ایک تو بمقام دولت آباد سنہ ۱۱۱۷ ھ کا لکھا
ہوا ہے اور دوسرا سنہ ۱۱۷۷ ھ کا یہ دونوں نسخے
صاف لکھے ہوے ہیں اس کے بعد دو اور نسخے ملے جو
ایسے اچھے نہیں اور ایک ان میں سے ناقص ہے —
اول تو قلمی نسخوں کا پڑھنا جن کے رسم خط کی
وجہ سے طرح طرح کی غلط فہمی ہو جاتی ہے ' پھر ایسی پرانی
زبان کا پڑھنا اور سمجھنا جس کے اکثر محاورے اور الفاظ نہ
اب بولے جاتے ہیں اور نہ سمجھے جاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر
کاتبوں کی اصلاح یہ ایسی دقتیں ہیں کہ مقابلے '
تصحیح اور تحقیق میں بہت وقت صرف ہو جاتا ہے
اور یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے چھپنے میں اتنی
دیر ہوگئی —

عبدالحق

کوئٹہ (بلوچستان) ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۲ ع

کو طھا ، معاملہ کو مامله، معنے کو مانا ، چنانچہ طھا (طمع) کا قافیہ جھا اور مانا (معنی) کا کھانا لکھا ھے - ایک حگه پیاس اور میراب کا قافیه دادھا ھے - اور ایسا دکنی میں اکثر ھوتا ھے - ان کے ھاں قافیه کی بنیاد صوت پر ھے —

۱۵ - اردو کے جس لفظ میں دو تالیں یا ایک ت اور ت ھوتی ھے پہلی تال دال بولی جاتی ھے - جیسے تھونتا ، کو دھونتا ، تانت کو دانت کہیں گے ؛ یه تلفظ اب بھی یوں ھیں کیا جاتا ھے - اسی طرح دو '' ڑ '' یا دو '' ت '' ایک لفظ میں قریب قریب ھوتی ھیں تو وھاں بھی پہلی ڑے رے اور ٹے تے ھو جاتی ھے - جیسے تتیا ، —

۱۶ - اردو میں اکثر الفاظ کا تکرار ھوتا ھے اور یه تکرار خاص معنی پیدا کرتا ھے جیسے گھر گھر ، در در وغیرہ - قدیم دکنی اردو میں ان دو کے درمیان '' ے '' کا اضافہ کرتے تھے - جیسے گھرے گھر ، درے در ، تھارے تھار ، رگے رگ وغیرہ - کبھی ے کی جگه '' ین '' استعمال کرتے ھیں جیسے گھریں گھر —

میں اس ضمن میں یه لکھنا بھول گیا که دکن کے دو اور شاعروں نے بھی اس قصے کو اپنی زبان میں لکھا ھے اور دونوں منظوم ھیں - ایک تو '' فوقی '' ھیں جن کا نام شاہ حسین اور لقب '' بحرالعرفان '' ھے - انھوں نے حسن و دل کو سنه ۱۱۰۹ ھ میں نظم کیا اور

دیکھیں کے تو خدا نظر میں لا آسی" —

۹ - "کر" کا استعمال یہ مدر اس کے ہاں ابھی پایا جاتا ہے جیسے ' دانا ھمنا رھنما کر جانے گا" —

۱۰ - ضمائر میں بھی کسی قدر تغیر پایا جاتا ہے بو' وو (یہ اور وہ کی جگہ) انو (انھوں نے) انو کوں (ان کو) انو کا (اُن کا) ھمنا (ھم کو) حلوں (جنھوں نے)' حلوں کو (جن کو) حلوں کا (جن کا) یو (یہ)-

۱۱ - الفاظ کے آخر میں "ح تاکید کے لئے اکثر لگا دی جاتی ہے جس کے معنی عموماً 'ھی' کے ھوتے ھیں جیسے خدا ملا کیا سو برے لعلانچ خاطر بولنج (بولچھ) یارکوں یار کتیے" —

۱۲ - مانگنا بمعنی چاھنا یہ استعمال اکثر انگریزوں کی زبان سے سنا گیا ہے اور یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ انھیں کا ایجاد ہے' لیکن قدیم دکنی اردو میں یہ لفظ انھی معنوں میں استعمال ھوتا ہے انگریز نے بھی اول اول مدراس سے سیکھا جیسے ' اگر ملکتا ہے دل میں محنت بھرے شراب پی اگر کچھ اونچا چڑنے ملکتا ہے تو شراب پی" —

۱۳ - الفاظ کی تذکیر و تانیث کا بھی کچھ زیادہ خیال نہیں مثلاً شراب' خبر' صورت' دنیا کو مذکر لکھا ہے —

۱۴ - اکثر عربی الفاظ کے املا کو سادہ کردیا ہے یعنی جس طرح بولتے ھیں ویسے ھی لکھ دیے ھیں جیسے نفع کو نفا ' وضع کو وضا یا وزا' واقعہ کو واقا' ملع کو ملا' طمع

مونث فعل ہوتا ہے - جیسے اس عورت نے کہی' لڑکی نے پانی پی —

۳ - "نے" کا استعمال بہت بے قاعدہ ہے - اس حرف کے استعمال کے قواعد حال میں منضبط ہوے ہیں - میر و سودا کے زمانے میں بھی یہی بے قاعدگی پائی جاتی ہے —

۴ - فاعل اگر مونث جمع ہے تو فعل بھی جمع ہوگا - جیسے " اصل عورتاں اپنے مرد بغیر دوسرے کوں اپنا حسن دیکھلانا گناہ کر جانتیاں ہیں' اپنے مرد کو ہر دو جہاں میں اپنا دین و ایمان کر پہچانتیاں ہیں" - پرانی اردو میں بھی یہی استعمال تھا —

۵ - مونث کی صورت میں حرف اضافت کی بھی جمع آتی ہے - جیسے " دل کے فائدے کیاں بہت باتاں ہیں" —

۶ - اسی طرح ایسی' جیسی' جتنی کی جمع' ایسیاں' جیسیاں' جتنیاں آتی ہے —

۷ - ایسے مصادر کی ماضی مطلق جن میں علامت مصدر سے قبل ا یا و نہیں ہوتا اس طرح بنتی ہے کہ امر کے آگے ا بڑھادیتے ہیں - جیسے دیکھنا سے دیکھا - لیکن دکنی میں بجاے ا کے یا لگاتے ہیں - جیسے دیکھیا' مایا' پھریا وغیرہ —

۸ - "سی" مستقبل کے لئے استعمال ہوتا ہے - یہ علامت ہندوستان کی کئی زبانوں میں خفیف تغیر کے ساتھ استعمال ہوتی ہے اور پنجابی میں تو اس کا بالکل اسی طرح استعمال ہے جس طرح قدیم دکنی میں - جیسے " نظر سوں جدا کوں

بھی نہیں سمجھتے' اس لئے کتاب کے اخر میں ایک
فرھنگ لگائی گئی ہے کتاب کے مطالعہ سے یہ بھی
معلوم ھوگا کہ عربی فارسی الفاظ کے ساتھ ھلدی الفاظ بھی
کس کثرت سے استعمال کئے گئے ھیں ایک کام کی بات یہ
بھی معلوم ھوتی ہے کہ بعض محاورات اس وقت بھی پہیلے
اسی طرح استعمال ھوتے تھے جیسے اب کل مثلاً شان نہ گھانی
چیز کرنا خالہ کا گھر کہاں گلتا تیلی کہاں راجہ بھوج
گھر کے بھیدی نے لنکا جاے (گھر کا بھیدی لنکا ڈھاے) ہ
عرم حضوری دیکھا دیکھی چاگیں سائیں کھیلنا وغیرہ —
اس سے الفاظ و محاورات کی تاریخ میں بہت مدد ملتی ہے —
الفاظ و محاورات کے علاوہ اس کتاب سے قدیم دکنی یا اردو
کی صرف و نحو اور بعض الفاظ کے تغیر و تبدل کا پتا بھی
لگتا ہے اوراس کی صحیح کیفیت نثر ھی کی کتاب سے
معلوم ھوسکتی ہے مثال کے طور پر چلد باتیں لکھی
جاتی ھیں —

۱ — مذکر مونث دونوں کی جمع 'ان' سے آتی ہے جیسے
ھاتاں' جھاڑاں' کتاباں وغیرہ بھائی کی جمع بھائیاں
غمزہ کی جمع غمزیاں وغیرہ —

۲ — ایسے افعال متعدی جن کی ماضی مطلق' ماضی قریب'
ماضی بعید' ماضی احتمالی کے ساتھ 'نے' آتا ہے تو فعل ھر
حالت میں مذکر ھی استعمال ھوتا ہے' خواہ فاعل مونث ھی کیوں
نہ ھو لیکن دکنی میں مذکر کے لئے مذکر اور مونث کے لئے

محقق کے لئے بہت سا سامان موجود ہے ـــ

اس طول بیانی میں جو اکثر پرانے زندہ دل لوگوں اور قصہ گوؤں اور قصہ نویسوں کی عادت تھی ایک اور فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اس میں بعض اوقات ضمنی طور پر زمانے کی معاشرت کے متعلق بہت سی کام کی باتیں نکل آتی ہیں۔ اسی کتاب میں جہاں مصنف عقل' دل یا عشق اور حسن کے معاملات ان کے دربار اور تفکرات کا ذکر کرتا ہے تو ایشیائی حکومت کا ڈھنگ' اس کی حکمت عملی' اس زمانے کی تہذیب و تمدن' اخلاق و معاشرت' اطوار و آداب کا منظر نظر آ جاتا ہے۔ وجہی عبداللہ قطب شاہ کا درباری شاعر تھا اور دربار سرکار کے حالات سے خوب واقف تھا' اس واقفیت سے اس نے اپنی کتاب میں خوب کام لیا ہے مثلاً شہزادہ دل کی خاطر اس نے شراب کی جواز کی تاویل میں جو نیم رندانہ نیم صوفیانہ تقریر کی ہے اس سے صاف درباری مصاحبت کا رنگ جھلکتا ہے۔ اسی طرح جب وہ دشمن سے چوکسی' دوسروں سے راز داری' جاسوسی کا بیان کرتا ہے تو گویا اپنے زمانے کے واقعات اور خیالات کا چربہ اتارتا ہے ـــ

" سب رس " کی زبان تین سو برس پہلے کی ہے اور وہ بھی دکن کی۔ بہت سے لفظ اور محاورات ایسے ہیں جو اب بالکل متروک ہیں اور خود اہل دکن

کا ذکر آیا تو شراب کی تعریف اور بادشاہوں
کے لئے مکر و ریا کے مقابلے میں اس کے جواز پر بحث شروع
کردی ہے عشق کے مقام پر عشق پر گفتگو چھیڑ دی
ہے کہیں حیا کی مدح اور سوال کرنے کی مذمت میں
کسی جگہ آب حیات کی خاصیت اور تعریف میں' کہیں
طمع کی برائی میں' کسی مقام پر ہمت کی تعریف
میں کسی جگہ عشق' عاشق اور معشوق پر طویل بحثیں
شروع کردی ہیں اسی طرح مصیبت فقر اور صبر'
خواب' لڑائی بہادری سفیروں اور مصاحبوں کے انتخاب
عورت کی محبت سوکن کے جلاپے عشق کی قسموں اور
بادشاہت کے فرائض وغیرہ پر اپنے خیالات بے تکلف لکھتا
چلا گیا ہے اگر ان تمام غیر متعلق مباحث کو نکال
لیا جائے تو مضامین وجہی کی ایک اچھی خاصی دوسری
کتاب تیار ہوسکتی ہے - لیکن کہیں اس قسم کی
بے اعتدالی نہیں کرتا اس نے قصے کے تناسب کو بڑی
خوبی سے قائم رکھا ہے میرا قیاس ہے کہ سب رس اس
زمانے میں بہت مقبول ہوی اور اس کی قبولیت کی
ایک وجہ یہی پند و موعظت تھی جو عام لوگوں کو
بہت پسند آئی اور چونکہ عبارت اس کی مقفی اور سلیس
تھی اس لئے عام و خاص سب اسے شوق سے پڑھتے ہوں گے اس
وقت لوگوں کو یہ طول بیانی اس وجہ سے پسند تھی اور
اب ہمیں یوں پسند ہے کہ اس میں قدیم زبان کے

اسی طرح جب اہل دکن کی مثل یا قول کی طرف اشارہ
کرنا ہوتا ہے تو لکھتا ہے " جوں دکھن میں چلیا ہے "
(صفحہ ۱۳۶) یعنے جیسا کہ دکن میں مشہور ہے ۔ یا مثلا
ہے دکن میں " (صفحہ ۱۵۶) یا دکنی دہرا (صفحہ ۲۲۶)
اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مصنف شمالی ہند اور
دکن کی زبان میں فرق کرتا ہے - یہی کتابیں ہیں
جو زبان کے محقق اور مورخ کے لئے دلیل راہ کا
کام دیتی ہیں —

اس کے بیان میں ایک نقص ضرور ہے کہ مُلا صاحب
نے جگہ جگہ پند و موعظت کا دفتر کھول دیا ہے اور
کہیں کہیں تصوف کے اسرار جو اب معمولی باتیں ہوگئی
ہیں بیان کرنے شروع کر دئے ہیں - یہ بھی نہیں
کہ دس پانچ سطریں لکھ دیں بلکہ صفحے کے صفحے
رنگ دئے ہیں - باتیں معقول ہیں ' صاف ستھری ہیں '
نصیحتیں کام کی ہیں ' بیان اچھا ہے لیکن قصے میں
جب وعظ شروع کر دیا جائے تو قصے کا لطف کم ہو جاتا
ہے اور پڑھنے والے کو الجھن ہوتی ہے - مثلاً قصے کی
پہلی ہی سطر یہ ہے کہ " ایک شہر تھا اس شہر کا
ناؤں سیستان ' اس سیستان کے بادشاہ کا ناؤں عقل " - بس
عقل کا نام آنا تھا کہ غضب ہوگیا ' کئی صفحے رنگ ڈالے
ہیں ' عقل کے کارنامے اس کے فیوض و برکات اور نہ
معلوم کیا کیا بیان کر ڈالا ہے - شہزادہ دل کی شراب نوشی

یہ ضرور ہے کہ اس کی زبان قدیم ہے اور پرانے الفاظ
اور محاورات آج کل سمجھ میں نہیں آتے ، لیکن اس
میں نہ مصنف کا قصور ہے اور نہ اس سے کتاب کی خوبی
پر کوئی حرف آ سکتا ہے اس نے اپنے زمانے کی نہایت
با محاورہ اور فصیح زبان لکھی ہے چنانچہ وہ خود
بھی کہتا ہے اور اس سے ہمیں کامل اتفاق ہے —

آج لگن کوئی اس جہان میں ہندوستان میں ہندی
زبان سوں اس لطافت اس چھنداں سوں نظم ہور نثر ملا
کر گلا کر نہیں بولیا —

دیکھئے کہ وہ اپنی زبان کو دکنی نہیں ہندی کہتا
ہے قصے کے شروع میں بھی وہ " آغاز داستان زبان
ہندوستان لکھتا ہے جگہ جگہ نہایت بے تکلفی سے
ہندی دکھنی ، فارسی عربی ، مرھٹی ضرب الامثال
دوھرے ، اور اقوال ، اشعار ، آیت ، حدیث روانی میں لکھتا چلا
جاتا ہے اگر چہ وجہی گولکنڈہ کا ہے اور گولکنڈہ اور حیدرآباد
تلنگانے میں ہیں ، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ وہ مرھٹی
مثل تو ایک جگہ لکھتا ہے اور ایک آدھ گجراتی لفظ
اور شعر بھی استعمال کرتا ہے مگر کہیں تلنگی مثل یا
فقرہ یا لفظ (سوائے دِرا یا دِراکی کے جس کے متعلق ابھی
مجھے شبہ ہے) اس کتاب میں نہیں آتا اہل ہند سے
مراد مصنف کی ہمیشہ شمالی ہند والے ہیں مثلاً ایک
جگہ لکھتا ہے بقول اہل ہند پیاسا کیا منگتا پانی "

والے اُسے استاد سمجھیں گے - یہ تو وہی مثل ہوئی کہ
دیگراں نصیحت خود را فضیحت —
باوجود اس کے ہم وجہی کو استاد مانتے ہیں اور جو
کام اس نے کیا ہے اس کا احسان نہ ماننا حقیقت میں
نا انصافی ہے - اُس زمانے میں اردو نثر کا نام نہ تھا
اور نہ نثر لکھنا کوئی کمال کی بات سمجھی جاتی تھی -
ایک دو رسالے جو اس کے قبل کے پائے جاتے ہیں سو
وہ اس قابل نہیں کہ محفل ادب میں جگہ پائیں -
" سب رس " اردو نثر کی پہلی کتاب ہے جو ادبی
اعتبار سے بہت بڑا درجہ رکھتی ہے اور اس کی فضیلت
اور تقدم کو ماننا پڑتا ہے - نثر میں قافیہ کا التزام
بذات خود ایک ایسی چیز ہے کہ تکلف اور آورد سے
بچنا محال ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ اس پابندی کی
وجہ سے بعض بعض مُقامات پر عبارت محض تک بندی
ہو کے رہ گئی ہے اور ادائے مطلب میں بھونڈا پن معلوم
ہوتا ہے اور جو کوئی بھی اس قسم کی پابندی اپنے
اوپر عائد کرے گا وہ اس سے نہیں بچ سکتا - لیکن
اس سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو اس میں بے حد
فصاحت روانی اور سلاست پائی جاتی ہے - حال کے زمانے
میں جو اسی ڈھنگ پر بعض کتابیں لکھی گئی ہیں مثلاً
فسانہ عجائب وغیرہ اُن سے یہ کسی طرح کم نہیں بلکہ
میری رائے میں بیان کی سادگی میں اُن سے بڑھ کر ہے -

" حکوئی بات ہماری چلیا وو ہماراح ہے ہر چلد فہمداری ہے ' چلیا تو کیا ہوا بات ہماری ہے اگر نکتہ کسی نے کچھہ حالیا ہم ظاہر ہم باطن اسے نیں مانیا ' تو وو مسلمان نیں ' اُسے ایمان نیں ایسے سے ترنا بہوت بہوت پرہیز کرنا یو بی ایک چوری ہے یو ہی ایک حرام خوری ہے نمک بر حرام ' اس کا کیا اچھے کا نام جسے انصاف کی نس سکتے ' اُسے دل کا دلیچ میں اندرے لئے جلے انصاف چھپایا ' اُنے دل کو بے دل کیا کام گلوانا —

اس نے میں وہ بہت دور تک کہتا چلا گیا ہے اور اس کا کہنا بالکل درست ہے جو کوئی کسی خیال کسی اسلوب یا کسی بات کا موجد ہے اس کا احسان ماننا ضرور ہے اور جس سے کوئی نکتہ حاصل کیا جائے اس کا اعتراف کرنا لازم ہے لیکن وجہی کے منہ سے یہ بات کچھہ اچھی نہیں معلوم ہوتی اس نے سارا قصہ شروع سے آخر تک فتاحی سے لیا اور کہیں اس کا اقرار نہیں کیا اور یہی نہیں بلکہ تحریر کا اسلوب بھی اُسی سے اُڑایا ہے یہ مانا کہ وہ فارسی میں ہے اور یہ دکنی میں ایسی حالت میں وہ اخلاقی فرض اور انصاف جس کی تلقین وجہی نے اس طمطراق سے کی ہے کہاں باقی رہا وہ کس منہ سے یہ توقع کر سکتا ہے کہ آیندہ اس رستے پر چلنے والے اُسے موجد مانیں گے اس کی تقلید کرنے

" غوص دهوت فادر داناں دوالیا هوں، دریا هوکر موتیاں
رولیا هوں، موتیاں کے موداں کا میں دریا هوں، تمام
موتیاں سوں دهریا هوں ... ... یو کتاب
عجائب مدد ر هے اگو سورج منگتا و گر چندر هے - فرهاد
هوکر دونوں جهاں تے آزاد هوکر، دانش کے تیشے سوں
پهاڑاں انٹایا تو یه سیڑیں پایا، تو نوی بات پیدا
هوی تو اس بات آیا" -
دادانا ں ایتی داتاں میں یو دی ایک دات کرجانے، ولے
یو دات کیوں کاڑی، کس وضع سوں نکلی معنف
نیں سمجیے مشقت نیں پہچانے، انو کوں نیں کتے
زبان آور، یو دواقمے حداور .. .. دادا هنا رهدها
کرے گا هادی هے کر پہچانے گا - یه بات نه تهی سو
نکلی اتاں، تو بهی یکایک چلنی محال" -
آگے چل کر لکهتا هے که . - " یه بات نیں یو تمام وحی هے
الهام هے" - ...... اس کے دعد اور ایک جگه لکهتا هے -
" جکوئی اچایا بنیاد، اول آخر وهی اُستاد" .
غرض اس دعوے کو وہ دار دار طرح طرح سے جتاتا هے -
اگر اس کا مطلب یه هے که قصه کا یه نیا ڈهنگ اس کا نکالا
هوا هے تو یه صریح غلط هے لیکن اگر اس سے یه مراد هے که
تحریر کا یه اسلوب اردو زبان میں اس کا ایجاد هے تو
بے شک صحیح هے - لیکن اس سے زیادہ پر لطف بات یه هے
که وہ دار دار یه بهی کہتا هے جو اسے موجد اور رهنما اور
استاد نہیں مانتا وہ جاهل، کمینه اور چور هے - مثلاً لکهتا هے که

و اصل سے واقف نہیں اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اس کے ہاں رشتہ کیسے ہوسکتا ہے اس کے جواب میں ہمت کہتا ہے کہ تاریخ میں ایسا آیا ہے کہ پہلے جس نے اس عالم کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک فتح کیا وہ ایک بہت بڑا بادشاہ تھا جس کا نام فرد تھا اور دنیا میں اس کے عدل و انصاف کی بڑی شہرت تھی ایک کو تو اس نے مشرق کی حکومت دی اور دوسرے کو مغرب کی اور خود دنیا چھوڑ کر کوہ قاف کے غاروں میں چلا گیا ان دو کی نسل چلی اور ایک مدت کے بعد اس کی نسل سے دو اور شہزادے ہوئے اور ان میں سے ایک کی نسل عقل اور دوسرے کی نسل عشق بادشاہ یہ سن کر عشق بادشاہ اچھل پڑا اور کہنے لگا او ہو ہم اور وہ ہم جد ہیں' کیا اچھا ہو کہ اب ہم پھر مل جائیں پھر کیا تھا عقل اور دل قید سے رہا ہوئے عرب و احترام سے لائے گئے اور اپنی اپنی مراد کو پہنچے ــ

بعض بہت خفیف سے اختلاف اور بھی ہیں لیکن وہ قابل ذکر نہیں ایکن جن چند اختلافات کا ذکر کیا گیا ہے اس سے فتاحی کی ذہانت اور طباعی کا اندازہ ہوتا ہے وجہی کو اگر یہ اصل کتاب مل جاتی تو یقین ہے کہ وہ ضرور ان تمام امور کو اسی نہج سے بیان کرتا ــ

ایک بات البتہ بڑے مزے اور حیرت کی یہ ہے کہ وجہی نے کتاب کی ابتدا میں بڑے شد و مد سے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ قصہ اسی کا ایجاد کیا ہوا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے ــ

اُسے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت دیتا ہے - یہاں وہ دربار کی شان و شوکت بیان کرتا ہے - عشق نے ایک ہی نظر میں پہچان لیا کہ آدمی قابل اور معزز ہے اُسے بیٹھنے کا حکم دیتا ہے اور سفر کی کیفیت پوچھتا اور مزاج پرسی کرتا ہے - (وجہی کی طرح نہیں کہ دربار میں پہنچا تو بیت بادشاہ نے ہمت کو گلے لگا لیا) اس کے بعد ایک قصر بلند میں ٹھیرانے کا حکم دیا - اور مہر کو مہمانداری کے لئے مقرر کیا - کچھ دنوں کے بعد بادشاہ اسے بزم خاص میں بلاتا ہے - ہمت خلوت میں پہنچنے کے بعد عشق کی مدح و ثنا کرتا ہے اور اس کی بزرگی و فضیلت اور اس کے سطوت و شان کا بیان کرتا ہے اور آخر میں دبی زبان سے یہ کہتا ہے کہ خلف باغ خلافت کا نخل ہے اور وہ نہیں ہے اگرچہ بادشاہ کے گنجینہ میں ایک ایسا گوہر ہے (یعنی بیٹی) جو سزاوار تاج ہے تاہم اس کے لئے بر کی ضرورت ہے اور یہ پیوند اس کی شان کے شایاں ہونا چاہئے - کیونکہ میوہ اصل میں ہزار شیریں ہو پیوند سے وہ شیریں تر ہوجاتا ہے - یہ بات اس نے بادشاہ کے دل کی کہی اور اس حسن و خوبی سے کہی کہ وہ فوراً اس کی طرف متوجہ ہوگیا اور پوچھنے لگا کہ تم بہت تجربہ کار اور جہاں دیدہ ہو، تم ہی بتاؤ کہ ایسا بر کہاں مل سکتا ہے - اب اسے دل اور عقل کا واقعہ بیان کرنے کا موقع مل گیا - غرض سوال و جواب کے بعد عشق یہ کہتا ہے کہ ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ عقل بادشاہ ہے اور اس کا ملک آباد اور لشکر توانا ہے لیکن میں اس کے نسب

ہوئی شہزہ نلموس کی حصت میں پہنچکر معارت و حقائق کی ایسی پر اثر باتیں کرتا ہے کہ نلموس کا دل دنیا کے مال و دولت سے اُچاٹ ہو جاتا ہے اور وہ تاج و تخت چھوڑ کر قلندر بن جاتا ہے اس سے ایک اور ثبوت اس بات کا ملتا ہے کہ وجہی نے دستور عشاق نہیں دیکھی تھی اس کی نظر سے صرت نثر کا خلاصہ گزرا تھا —

ایک دوسرا اختلاف وہاں پایا جاتا ہے جب ہمت عقل کی خیر خواہی اور دلسوزی سے دیار عشق کو جاتا ہے اور بادشاہ عشق سے ملتا ہے وجہی نے اس ملاقات کا جو ذکر کیا ہے اس میں نہ کوئی بات خلاف قیاس ہے اور نہ بے موقع حسب معمول ملاقات ہوتی ہے تو موقع پاکر ہمت عقل اور دل کا ذکر چھیڑتا ہے اور اس ڈھنگ سے عشق کو سمجھاتا ہے کہ وہ راضی ہو جاتا ہے اور بس لیکن یہ نہیں بتایا ہے کہ وہ کیا کہتا ہے اور وہ کیا جواب دیتا ہے اور آخر کن باتوں سے اُسے رام کرتا ہے کیونکہ جو شخص اتنی اہم سفارت پر جا رہا ہے اس سے ضرور د توقع ہوتی ہے کہ وہ ایسے نازک موقع پر اپنی لسانی اور حکمت عملی کے جوہر دکھائے کا فتاحی زیادہ موقع شناس اور آداب داں ہے وہ اس سارے واقعہ کو بڑی خوبی سے بیان کرتا ہے کہ جب وہ عشق کے شہر میں پہنچتا ہے اور عشق کو اطلاع ہوتی ہے تو

کہیں قصہ کی واردات میں اختلاف کیا ہے وہیں اس سے غلطی ہوئی ہے بعض خاص اختلافات کا تو میں اوپر ذکر کر چکا ہوں ، لیکن دو ایک اور اختلاف بھی ہیں جو قابل ذکر ہیں - ایک تو قصے کی پہلی سطر اور پہلے جملے میں ہے - وجہی قصہ یوں شروع کرتا ہے " ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سیستاں " - دستور عشاق میں سیستان کی جگہ یونان ہے ظاہر ہے کہ عقل کی مملکت کے لئے یونان سے زیادہ اور کون سا ملک ہوسکتا ہے —

نظر جب حسن کی بارگاہ میں پہنچتا ہے تو فتاحی نے اس موقع پر ان دونوں کا بہت ہی دلچسپ اور پرلطف مکالمہ لکھا ہے - حسن نظر کی اہلیت اور لیاقت دیکھنے کے لئے مختلف قسم کے سوال کرتی ہے ، اور نظر اُسے جواب دیتا ہے - سوال و جواب دونوں برجستہ اور مختصر ہیں اور بڑے اچھے انداز میں بیان کئے ہیں - سب رس میں یہ پر لطف چیز نہیں ہے —

نظر اور غمزہ جب توبہ کو شکست دے کر سہر عافیت میں قلندروں کا بھیس بدل کر ناموس کے ہاں پہنچے ہیں تو وجہی لکھتا ہے کہ " ناموس بادشاہ انوکوں دیکھتیچ مال ملک سب چھوڑ یا ، کچھ نہ لوڑیا ، قلندر ہوا ، سمندر ہوا ، فقیر ہوا ، بے تدبیر ہوا " - یہ بات بالکل خلاف قیاس ہے کہ دو قلندروں کو دیکھتے ہی ناموس بادشاہ فوراً قلندر ہو جائے - فتاحی سے ایسی چوک نہیں

خوبی سے بیان کیا ہے یہ دو مثنوی کی ظاہری خوبیاں ہیں لیکن وہ باطنی خوبیوں سے بھی مالا مال ہے اس نے عقل و عشق اور حسن کے اعوان و انصار ' اُن کے شہروں کے نام ' ان کے سر لشکر اور مصاحبوں وغیرہ کے نام مصور کرنے میں بڑی ذہانت سے کام لیا ہے مثلاً عقل کا بیٹا دل عشق کی بیٹی حسن ' عقل کا شہر بدن ' اور عشق کا حسن کا شہر دیدار عقل کا سپہ سالار صبر اور عشق کا مہر عقل کا وزیر وہم دل کے ساتھی نظر ' ناموس توبہ وغیرہ حسن کے ساتھی ناز ' غمزہ ' عشوہ ' زلف ' خیال وغیرہ اس طرح قصر وصال اور قلعہ ہجراں وغیرہ یہ سب نام بڑی مناسبت کے ساتھ مصور کئے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جیسا موقع اور محل ہے اُسی کی مناسبت سے ساری گفتگو اور تمام مصلحتیں عمل میں آئی ہیں اور اس معاملے میں وہ بہت کم غلطی کرتا ہے فتاحی شاعر ہی نہیں حکیم بھی ہے جہاں جہاں اس نے موقع سے بعض حکیمانہ باتیں لکھی ہیں وہ بڑی خوبی سے ادا کی ہیں اور وجہی کی طرح بے جا طوالت نہیں دی ہے تعجب ہے کہ اگرچہ اس مثنوی کی تقلید ترکی اور ہندوستان و دکن میں کی گئی لیکن یہ مشہور نہ ہونے پائی حالانکہ یہ اپنے لطف بیان اور خوبی مضمون کے لحاظ سے بڑے پایہ کی مثنوی ہے —

وجہی نے اگرچہ پورا قصہ فتاحی سے لیا ہے لیکن جہاں

چاھتا ھے جہاں نہ تن بدن کی خبر ھے نہ ھوش و حواس کی، جہاں نہ اپنے کی فکر ھے نہ پرائے کی - انسان اس دو راھے میں آکر حیران و ششدر رہ جاتا ھے اور ایک عجیب کشمکش میں پڑ جاتا ھے - بعض اوقات اس کے ھاتھہ پانوں پھول جاتے ھیں اور اس کی کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیا کرے - ان دونوں کی ضد میں یہ بے چارہ مفت میں پس جاتا ھے - جب توفیق یاوری کرتی ھے تو ایسے نازک وقت پر ھمت سامنے آتی ھے اور التوائے جنگ کا ڈول ڈال کر لڑاکوؤں کو سمجھانا بجھانا شروع کرتی ھے - عشق پر معمولی پند و نصایح کا اثر کیا ھوسکتا ھے اس لئے وہ اسے اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے ایسا لبھاتی ھے کہ وہ صلح پر راضی ھوجاتا ھے - اس صلح میں راہ مستقیم ھے - اسی رستے کے چلنے والوں میں کبھی کبھی انسان کامل نظر آجاتے ھیں —

فتاحی نے اس رزمیہ مثنوی کو بڑی خوبی سے لکھا ھے - زبان شستہ - بیان بہت پاک صاف، خیالات اعلیٰ، اشعار میں چستی اور روانی پائی جاتی ھے - اگرچہ وہ صنایع بدایع کا دلدادہ ھے جیسا کہ اس کی دوسری تصانیف سے معلوم ھوتا ھے لیکن اس مثنوی میں وہ کہیں اعتدال سے باھر قدم نہیں رکھتا، سوائے ان دو رقعوں کے جو حسن نے دل اور دل نے حسن کو لکھے ھیں ان میں البتہ اس نے پوری کسر نکال لی ھے اور سارے صنایع بدایع ختم کردیے ھیں - رزم کے علاوہ جہاں کہیں بزم کا موقع آیا ھے تو اسے بھی ویسی ھی

جو اپنے وقت کا افلاطون و لقمان ہے، روشن ضمیر، صاحب تدبر ہے جو کوئی صاحب نظر ہوگا اسے یہ سخن بہانے کا اور قدر کرے گا — ۱

یہ ہے سارے قصے کا لب لباب عقل و عشق کی لڑائی ایک عجیب داستان ہے یہ مہا بھارت اور جرمن جنگ سے بھی کہیں زیادہ ہولناک ہے یہ ایک عالمگیر جنگ ہے جو ہر ان ہر ساعت اور ہر مقام پر برپا ہے اور ابتدائے آفرینش سے اب تک قایم ہے اور رہتی دنیا تک قایم رہے گی انسان نہ صرف عقل ہی عقل ہے اور نہ جذبات ہی جذبات اگر وہ محض عقل ہی ہوتا تو ایک اچھی خاصی مشین ہوتا اور اگر صرف جذبات ہی جذبات ہوتا تو بلا سبب معلوں ہو جاتا کاش وہ کچھ ہوتا ایک ہوتا لیکن مشکل یہ آ پڑی ہے کہ اس میں دونوں قتلے موجود ہیں عقل اسے ایک طرف کھینچتی ہے اور عشق دوسری طرف اور دونوں کے رستے ایک دوسرے سے مخالف اور متضاد ہیں عقل اسے بے راہ روی سے ٹوکتی اور اعتدال کے حدود میں رکھنا چاہتی ہے، عشق جو ہر حد سے آزاد ہے اور جس کے ہاں اعتدال ایک بے معنی لفظ ہے اسے اس تنگنائے سے نکال کر محبت و جلوں کی وسیع اقلیم میں لے جانا چاہتا ہے عقل اسے دنیا داری سکھاتی اور دنیا میں سلیقے اور ہوشمندی سے رہنا بتاتی ہے، عشق دنیا اور دنیا داری کو ٹھکراتا ہے اور اسے ایک ایسے عالم میں پہنچاتا

چاهتا هے جہاں نہ تن بدن کی خبر هے نہ هوش و حواس کی، جہاں نہ اپنے کی فکر هے نہ پرائے کی - انسان اس دو راهے میں آکر حیران و ششدر رہ جاتا هے اور ایک عجیب کشمکش میں پڑ جاتا هے - بعض اوقات اس کے هاتھہ پانوں پھول جاتے هیں اور اس کی کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا کہ کیا کرے - ان دونوں کی ضد میں یہ بے چارہ مفت میں پس جاتا هے - جب توفیق یاوری کرتی هے تو ایسے نازک وقت پر همت سامنے آتی هے اور التوائے جنگ کا ڈول ڈال کر لڑاکوؤں کو سمجھانا بجھانا شروع کرتی هے - عشق پر معمولی پند و نصایح کا اثر کیا هوسکتا هے اس لئے وہ اسے اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے ایسا لبھاتی هے کہ وہ صلح پر راضی هوجاتا هے - اس صلح میں راہ مستقیم هے - اسی رستے کے چلنے والوں میں کبھی کبھی انسان کامل نظر آجاتے هیں —

فتاحی نے اس رزمیہ مثنوی کو بڑی خوبی سے لکھا هے - زبان شستہ - بیان بہت پاک صاف، خیالات اعلیٰ، اشعار میں چستی اور روانی پائی جاتی هے - اگرچہ وہ صنایع بدایع کا دلدادہ هے جیسا کہ اس کی دوسری تصانیف سے معلوم هوتا هے لیکن اس مثنوی میں وہ کہیں اعتدال سے باهر قدم نہیں رکھتا، سوائے ان دو رقعوں کے جو حسن نے دل اور دل نے حسن کو لکھے هیں ان میں البتہ اس نے پوری کسر نکال لی هے اور سارے صنایع بدایع ختم کردیے هیں - رزم کے علاوہ جہاں کہیں بزم کا موقع آیا هے تو اسے بھی ویسی هی

جو اپنے وقت کا افلاطون و لقمان ہے، روشن ضمیر صاحب تدبیر ہے جو کوئی صاحب نظر ہوگا اسے یہ سخن بھائے گا اور قدر کرے گا — ۱

یہ ہے سارے قصے کا لب لباب عقل و عشق کی لڑائی ایک عجیب داستان ہے یہ مہا بھارت اور جرمن جنگ سے بھی کہیں زیادہ ہولناک ہے یہ ایک عالمگیر جنگ ہے جو ہر آن ہر ساعت اور ہر مقام پر برپا ہے اور ابتدائے آفرینش سے اب تک قایم ہے اور رہتی دنیا تک قائم رہے گی انسان نہ صرف عقل ہی عقل ہے اور نہ جذبات ہی جذبات اگر وہ محض عقل ہی ہوتا تو ایک اچھی خاصی مشین ہوتا اور اگر صرف جذبات ہی جذبات ہوتا تو بلا شبہ مجنوں ہو جاتا کاش وہ کچھہ ہوتا ایک ہوتا لیکن مشکل یہ آ پڑی ہے کہ اس میں دونوں فتلے موجود ہیں عقل اسے ایک طرف کھینچتی ہے اور عشق دوسری طرف اور دونوں کے رستے ایک دوسرے سے مخالف اور متضاد ہیں عقل اسے بے راہ روی سے روکتی اور اعتدال کے حدود میں رکھنا چاہتی ہے، عشق جو ہر حد سے آزاد ہے اور جس کے ہاں اعتدال ایک بے معنی لفظ ہے اسے اس تنگنائے سے نکال کر محبت و جنون کی وسیع اقلیم میں لے جانا چاہتا ہے عقل اسے دنیا داری سکھاتی اور دنیا میں سلیقے اور ہوشمندی سے رہنا بتاتی ہے، عشق دنیا اور دنیا داری کو ٹھکراتا ہے اور اسے ایک ایسے عالم میں بہلانا

نکال کر رقیب کے پاؤں میں ڈال اور غیر کو جو اس کی بیٹی ہے ایسی جگہ قید کر کہ وہاں سے نکل نہ سکے۔ ہمت سلام کرکے روانہ ہوا اور دل کو ہجراں کے کوٹ سے لڑ جھگڑ کر باہر لایا اس کی بیڑیاں رقیب کے پاؤں میں ڈالیں اور غیر کو بھی ایک مکان میں بند کردیا۔ اگرچہ اس پر اس کا دل دکھا لیکن حکم کی تعمیل واجب تھی۔ غیر نے جیسا کیا تھا ویسا پایا۔ اس کے بعد ہمت دل کو عشق کے پاس لایا اور عشق کو دل سے ملایا۔ سب ایک دوسرے کے گلے ملے۔ آخر عقل اور عشق نے باہم مشورہ کرکے یہ ٹھیرایا کہ حسن کا عشق سے عقد کردیا جائے۔ القصہ بڑی دھوم دھام سے شادی ہوئی اور دونوں کی مراد بر آئی۔ گھر گھر عیش و عشرت کا سماں تھا اور خوشی کے شادیانے بج رہے تھے—

ایک روز دل اور ہمت اور نظر تینوں شراب پئے رخسار کے گلزار میں پہنچے۔ وہاں آب حیات کا چشمہ دہن دیکھا۔ وہاں ایک پیر سبز پوش یعنی خضر آئے۔ ہمت نے دل سے کہا کہ اس پیر روشن ضمیر کی قدمبوسی کر اور اس بزرگ کی دعا لے۔ دل دوڑ کر قدمبوس ہوا، ادب سے نزدیک بیٹھا۔ خضر نے آنکھوں آنکھوں کے اشاروں میں سب راز کھول دیا اور دل خضر کے فیض سے اپنے دل کی مراد کو پہنچا۔ حسن اور دل رہے سہے، پھولے پھلے، بال بچوں والے ہوے۔ ان کا سب سے بڑا فرزند یہ کتاب ہے

و حرمت کے ساتھ یہاں لائے * مہر حسن قدر جلد ہوسکا شہر بدن پہنچا اور عقل سے ملاقات کی عشق نے جو کہا تھا حرف بحرف بیان کیا اور سب اونچ نیچ سمجھائی اور کہا کہ کسی طرح کی فکر نہ کر میرے اقبال نے زور کیا ہے وہاں جانے کے بعد سب خرخشے دور ہو جائیں گے اور تو امن و آسایش اور بلند اقبالی کے ساتھ رہے گا عقل نے یہ سمجھ کر کہ اب حکومت و دولت جا چکی ہے ' یار دوست سفر اور مصاحب سب نے منہ موڑ لیا ہے مصلحت یہی ہے کہ عشق کی بات مان لی جائے غرض اس نے عشق کا فرمانا قبول کیا اور مہر کے ساتھ عشق کے حضور پہنچا عشق بھی اس سے بڑے احترام اور عزت کے ساتھ پیش آیا گلے سے لگایا اور ہر طرح خاطر جمع کی اور کہا کہ میں بادشاہ تو وزیر ' ملک اور حکومت تیرے سپرد ہے مجھے ملک داری سے کیا واسطہ ' جو تو مناسب سمجھے کر —

غرض جب عقل عشق بادشاہ کا وزیر ہوگیا تو عشق نے ہمت سے کہا کہ دل کو ہجراں کے کوٹ سے چھڑا کر میرے سامنے حاضر کر اور اس کے پاؤں کی بیڑیاں

---

* دستور عشاق کی روایت سے عقل لڑائی میں گرفتار کرلیا گیا تھا اور قید میں تھا اس لئے اس میں مہر کو حکم دیا گیا کہ اُسے قید سے نکال کر شہر بدن میں لے جائے اور پھر ہمارے پاس لائے —

قامت کے بوستاں میں آیا - قامت نے کہا اے ہمت تو
نے خوب کیا ' تجھ پر ہزار رحمت - سچے اور وفادار
آدمی ایسے ہی ہوتے ہیں - اب اس نے بیان کیا کہ
دل ایک سال ہوتا ہے ہمراں کے کوٹ میں بند ہے -
عقل سہر بدن میں پڑا ہے - عسق سے جیتنا مشکل ہے
اس سے مل کے رہنے ہی میں مصلحت ہے اب صرف
ایک تدبیر ہے کہ عشق کو سمجھا بجھا کر کسی طرح
منایا جائے - عشق بہت بڑا بادشاہ ہے اگر اس سے التجا کی
گئی تو ضرور مان جائے گا - اس سے صلح کئے بغیر
گزیر نہیں - ہمت کو یہ مشورہ بہت پسند آیا * اور
اُسی وقت اپنا لاؤ لشکر چھوڑ عشق کی خدمت میں
پہنچا - اس کی بہت مدح و ستایش کی - عشق نے
بھی اس کا احترام کیا اور شفقت سے اپنے پاس بٹھایا -
ہمت نے پھر موقع دیکھ کر عقل اور دل کا ذکر چھیڑا
اور اُن کی طرف سے ایسی وکالت کی کہ عشق راضی ہوگیا
اور یہ قرار پایا کہ دل عشق بادشاہ کی وزارت قبول
کرے ' عشق کے بعد سب سے بڑا رتبہ اُسی کا ہوگا -
عشق بادشاہ اور دل وزیر ہوا تو کام خاطر خواہ چلے گا -
اس کے بعد عشق نے اپنے سر لشکر مہر کو حکم دیا
کہ شہر بدن جاکر عقل کو تسلی اور دلا سا دے اور عزت

* دستور عشاق میں یہ قامت کا مشورہ نہیں بلکہ ہمت کی
اپنی رائے ہے —

نوچنے لگی سینہ کوٹنے لگی اور اپنے کئے پر بہت نادم ہوئی اسی وقت دل کو اشتیاق بھرا خط لکھا جس میں اپنے فراق اور غیر کی شکایت لکھی اور ہزاروں قسمیں دیکر اپنی بے گناہی کا ثبوت دلایا خیال کے ہاتھہ یہ رقعہ دل کو بھیجا جب یہ نامۂ شوق دل کو پہنچا تو وہ بھی بے تاب ہوگیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اس کے جواب میں لکھا کہ میرا بس میں کوئی قصور نہیں یہ سارا فساد غیر کا ہے میرا دل تجھہ سے صاف ہے ' وہی محبت رہی چاہ ہے تو اگر مجھے داروئے بیہوشی نہ پلایا کرتی تو یہ دن دیکھنا کیوں نصیب ہوتا خیر جو ہوا سو ہوا —

اب دوسری طرف کا حال سنئیے عقل بادشاہ شکست کھاکر شہر بدن میں آیا اور مارے شرم کے کہیں چھپ رہا اور صبر جو عقل کا سر لشکر تھا وہ بھاگ کر شہر ہدایت میں آیا اور ہمت کو اپنی بدبختی اور مصیبت کی ساری داستان سنائی ہمت نے بہت رنج و افسوس کیا اور کہا کہ عقل کا مجھہ پر بہت حق ہے ' شرط دوستداری نہ ہے کہ اب عقل اور دل کی خبرلوں نہ معلوم ان بدنصیبوں پر کیا گزر رہی ہوگی یہ کہہ کر تلوار ہاتھہ میں لی اور اپنا لشکر ساتھہ لے کر شہر دیدار کی طرف روانہ ہوا رستے میں جہاں جہاں پہنچتا عقل اور دل کا حال پوچھتا جاتا چلتے چلتے

رہ گئی اور چھپ کر دوسرے رستے سے نکل بھاگی - حسن دل پر بھی سخت بر افروختہ ہوئی اور اس کی بے وفائی اور بے مہری سے اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور طیش میں آکر خیال ' نظر اور تبسم کو حکم دیا کہ اس نالایق بے وفا مورکھہ کو باغ سے باھر نکال دو ––

غیر نے اِدھر تو حسن اور دل سے یہ فریب کیا ' اُدھر اپنے باپ رقیب سے جا لگائی اور حسن اور دل کے کرتوتوں کی ساری کیفیت سنائی - وہ سنکر بہت بر افروختہ ہوا ' شہر دیدار میں آیا اور دل کو بندی خانے سے نکال شہر سنگسار میں لے گیا - وہاں ھجر نام کا ایک کوٹ تھا ' اسی میں قید کر دیا - دل بیچارہ سخت پریشاں اور جینے سے بیزار تھا - تمام حالات سے بے خبر جی ھی جی میں یہ کہتا تھا کہ مجھسے ایسی کون سی خطا ہوئی کہ حسن نے یہ ستم مجھہ پر ڈھایا ھے ––

نہ معلوم غیر کے دل میں کیا آئی شاید دل کے حال پر ترس آیا کہ اس نے حسن کو ایک خط لکھا اور اصل واقعہ کہہ سنایا کہ دل غریب بے گناہ ھے اصل قصور میرا ھے ' میں تیری صورت بناکر اس سے ملی ' اُسے کیا خبر تھی کہ یہ دغا بازی ھے - بے خبر مست پر پاداش لازم نہیں ' وہ عاشق صادق ھے اسپر غصہ درست نہیں - اس رقعہ کا مضمون پڑہ کر حسن کے ھاتھوں کے طوطے اُڑ گئے ' ہوش و حواس جاتے رھے ' بال

اس کا حلا پا تھا کہ حسن اکیلے اکیلے کہیں جاتی ہے
اور معھسے چھپاتی ہے اس کی ٹوہ میں رہنے لگی
ایک روز چپکے سے حسن کے پیچھے ہو لی اور بالا خانے
پر ایک کونے میں چھپ کے بیٹھہ رہی اور سارے راز
سے واقف ہوگئی —
ایک شب ایسا ہوا کہ حسن شہر کئی تو کسی وجہ
سے اس کا انا نہ ہوا غیر موقع پاکر وصال کے بالا خانے
پر چڑہ گئی جادو ٹونے میں کمال رکھتی تھی '
حسن کا بھیس بدل کر بیٹھہ گئی جس طرح حسن
حکم دیتی تھی اسی طرح اس نے بھی حکم دیا داروے
بیہوشی پلا زلف آے جوں توں بالا خانے پر لائی ادھے
میں خیال جو سو رہا تھا جاگا ' دل کو دیکھا تو
کہیں نہ پایا بہت پریشاں ہوا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے
وصال کے بالا خانے پر پہنچا تو دیکھا کہ غیر دل کی
گود میں مست پڑی ہے اور دل بے خبری کے عالم میں
ہے فوراً شہر دیدار کو دوڑا گیا اور جو کچھہ دیکھا
تھا حسن سے من و عن بیان کیا یہ سن کر حسن کے ہوش
جاتے رہے تن بدن میں آگ لگ گئی جیسے بیٹھی تھی
اٹھہ کھڑی ہوگی اور حسد کی آگ میں جلتی بلتی
وصال کے بالا خانے پر آئی غیر اور دل کو ایک جگہ
دیکھہ کر آپے سے باہر ہوگئی کوسنے اور گالیوں کا
جہاز باندہ دیا اور ایک قیامت برپا کر دی غیر ہکا بکا

دیکھا تو دوسرا ہی عالم نظر آیا - دل سے آہ نکلی ' بیقرار ہو گیا اور محبت کے جوش میں دوڑ کر قدموں پر گر پڑا - اب گلے شکوے اور راز کی باتیں ہونے لگیں - اس کے بعد حسن نے کہا کہ تیرے عشق نے بیتاب کردیا اور یہاں کھینچ لایا اب اجازت دے جاتی ہوں اور وصال کی تدبیر کرتی ہوں برا نہ مان اور میری مصلحت کو پہچان - *

سر شام وفا اور نازنے چھجے پر مجلس عشق آراستہ کی ' نظر اور خیال اور تبسم چشمے پر صحبت رکھتے تھے - حسن نے وفا کو بلا کر کہا کہ خیال ' نظر اور تبسم سے کہو کہ دل کو داروے بیہوشی پلائیں اور زلف سے کہو کہ دل کو اس چھجے پر اس طرح لیکر آئے کہ کسی اور کو تو کیا اُسے بھی خبر نہ ہو - خیال ' نظر اور تبسم نے حکم کی تعمیل کی اور زلف اُسے چھجے پر اس طرح اٹھا لائی کہ دل کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوئی - غرض اس طرح روز حسن دل کو بلا جائے پرلاتی' مزے اڑاتی اور دل کے ارمان نکالتی —

آخر یہ چوری کب تک چھپتی - رقیب کی ایک بیٹی تھی جس کا نام غیر تھا - حسن کے پاس رہتی تھی - ظاہر میں دوست پر دل میں کھوٹ تھا - اُسے

---

* اس بیان میں اور بعد کے بعض حالات میں دستور عشاق سے خفیف سا اختلاف ہے —

زلف ناز و ادا سے اکڑی لچکتی گئی اور دل کو چاہ
ذقن سے باہر نکال لائی اتنے میں وفا بھی آ پہنچی
دل سے گھل مل کے باتیں کرنے لگی بہت کچھ دلاسا
دیا اور کہا حسن نے جو تجھے بند کر رکھا تھا اس
میں مجبوری تھی، باپ کا ڈر اور لحاظ تھا اگر
ایسا نہ کرتی تو تیری جان کے لالے پڑ جاتے۔
حسن نے تیرے ساتھ بڑی مروت اور عنایت کی ہے
تجھے اس کی قدر کرنی چاہئے غرض اس طرح کی
میٹھی میٹھی باتوں سے اس کے دل کو لبھایا اور محبت
کی گرمائی سے گرمایا کنوئیں سے نکل کر باغ میں جو
آیا تو بہت خوش ہوا بہت دنوں کا تھکا ماندہ تھا
وہیں پھولوں کی کیاری پر پڑکے سو رہا حسن کو جب
یہ خبر پہنچی تو مارے خوشی کے پھولی نہ سمائی،
ہوا کی طرح اڑ کے آئی دیکھا کہ دل کا قرار جی کا
آرام دل پڑا سو رہا ہے اور سارا باغ اس کے حسن کی
جوت سے جگمگ کر رہا ہے دل کی صورت دیکھ
حسن کا دل ہاتھ سے جاتا رہا اس کے پانو پر آنکھیں
ملیں، بلائیں لینے لگی اور اس کا سر گود میں لے کر
بیٹھ گئی مگر آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے
چند قطرے دل کے رخسار پر جو گرے تو اس کی آنکھ
کھل گئی حیران تھا کہ باغ میں دفعتاً یہ نئی بہار
کہاں سے آگئی کہ سارا چمن نور کا عالم ہے آنکھ اٹھا کر

دیکھا تو دوسرا ہی عالم نظر آیا - دل سے آہ نکلی ' بیقرار ہو گیا اور محبت کے جوش میں دوڑ کر قدموں پر گر پڑا اب گلے شکوے اور راز کی باتیں ہونے لگیں - اس کے بعد حسن نے کہا کہ تیرے عشق نے بیتاب کردیا اور یہاں کھینچ لایا اب اجازت دے جاتی ہوں اور وصال کی تدبیر کرتی ہوں ذرا دم مان 'ور میری مصلحت کو پہچان - *

سر شام وفا اور نازنے چھجے پر مجلس عشق آراستہ کی ' نظر اور خیال اور تبسم چھجے پر صحبت رکھتے تھے - حسن نے وفا کو بلا کر کہا کہ خیال ' نظر اور تبسم سے کہو کہ دل کو داروے بیہوشی پلائیں اور زلف سے کہو کہ دل کو اس چھجے پر اس طرح لیکر آئے کہ کسی اور کو تو کیا اسے بھی خبر نہ ہو - خیال ' نظر اور تبسم نے حکم کی تعمیل کی اور زلف اُسے چھجے پر اس طرح اٹھالائی کہ دل کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوئی - غرض اس طرح روز حسن دل کو بالا خانے پرلاتی' مزے اڑاتی اور دل کے ارمان نکالتی —

آخر یہ چوری کب تک چھپتی - رقیب کی ایک بیٹی تھی جس کا نام غیر تھا - حسن کے پاس رہتی تھی - ظاہر میں دوست پر دل میں کھوٹ تھا - اُسے

* اس بیان میں اور بعد کے بعض حالات میں دستور عشاق سے خفیف سا اختلاف ہے —

زلف ناز و ادا سے اکڑی لٹکتی گئی اور دل کو چار
ڈاتی سے باہر نکال لائی اتنے میں وفا بھی آ پہنچی
دل سے کھل مل کے باتیں کرنے لگی بہت کچھ دلاسا
دیا اور کہا حسن نے جو تجھے بند کر رکھا تھا اس
میں مجبوری تھی، باپ کا ڈر اور لحاظ تھا اگر
ایسا نہ کرتی تو تیری جان کے لالے پڑ جاتے۔
حسن نے تیرے ساتھ بڑی مروت اور عنایت کی ہے
تجھے اس کی قدر کرنی چاہئے غرض اس طرح کی
میٹھی میٹھی باتوں سے اس کے دل کو لبھایا اور محبت
کی گرمائی سے گرمایا کلوتیں سے نکل کر باغ میں جو
آیا تو بہت خوش ہوا بہت دنوں کا تھکا ماندہ تھا
وہیں پھولوں کی کیاری پر پڑکے سو رہا حسن کو جب
یہ خبر پہنچی تو مارے خوشی کے پھولی نہ سمائی،
ہوا کی طرح اُڑ کے آئی دیکھا کہ دل کا قرار جی کا
آرام دل پڑا سو رہا ہے اور سارا باغ اس کے حسن کی
جوت سے جگمگ کر رہا ہے دل کی صورت دیکھ
حسن کا دل ہاتھ سے جاتا رہا اس کے تالو پر آنکھیں
ملیں، بلائیں لینے لگی اور اس کا سر گود میں لے کر
بیٹھ گئی مگر آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے
چند قطرے دل کے رخسار پر جو گرے تو اس کی آنکھ
کھل گئی حیران تھا کہ باغ میں دفعتاً یہ نئی بہار
کہاں سے آگئی کہ سارا چمن نور کا عالم ہے آنکھ اٹھا کر

دیکھا تو دوسرا ہی عالم نظر آیا - دل سے آہ نکلی، بیقرار ہو گیا اور سجدے کے جوش میں دوڑ کر قدموں پر گر پڑا اب گلے شکوے اور راز کی باتیں ہونے لگیں - اس کے بعد حسن نے کہا کہ تیرے عشق نے بیتاب کردیا اور یہاں کھینچ لایا اب اجازت دے جاتی ہوں اور وصال کی تدبیر کرتی ہوں ذرا دم مار اور میری مصلحت کو پہچان - *

سر شام وفا اور ناز نے چھجے پر مجلس عشق آراستہ کی، نظر اور خیال اور تبسم چھجے پر صحبت رکھتے تھے - حسن نے وفا کو بلا کر کہا کہ خیال، نظر اور تبسم سے کہو کہ دل کو داروے بیہوشی پلائیں اور زلف سے کہو کہ دل کو اس چھجے پر اس طرح اینکر آئے کہ کسی اور کو تو کیا اُسے بھی خبر نہ ہو - خیال، نظر اور تبسم نے حکم کی تعمیل کی اور زلف اُسے چھجے پر اس طرح اٹھالائی کہ دل کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوئی - غرض اس طرح روز حسن دل کو بلا جاتی پرلاتی، مزے اڑاتی اور دل کے ارمان نکالتی —

آخر یہ چوری کب تک چھپتی - رقیب کی ایک بیٹی تھی جس کا نام غیر تھا - حسن کے پاس رہتی تھی - ظاہر میں دوست پر دل میں کھوٹ تھا - اُسے

---

* اس بیان میں اور بعد کے بعض حالات میں دستور عشاق سے خفیف سا اختلاف ہے —

زلف ناز و ادا سے اکڑی لچکتی کٹی اور دل کو چار
دتی سے باہر نکال لائی اپنے میں وفا بھی آ پہنچی
دل سے گھل مل کے باتیں کرنے لگی بہت کچھ دلاسا
دیا اور کہا حسن نے جو تجھے بند کر رکھا تھا اس
میں مجبوری تھی' باپ کا ڈر اور لحاظ تھا اگر
ایسا نہ کرتی تو تیری جان کے لالے پڑ جاتے۔
حسن نے تیرے ساتھ بڑی مروت اور عنایت کی ہے
تجھے اس کی قدر کرنی چاہئے غرض اس طرح کی
میٹھی میٹھی باتوں سے اس کے دل کو لبھایا اور محبت
کی گرمائی سے گرمایا کلوٹیں سے نکل کر باغ میں جو
آیا تو بہت خوش ہوا بہت دنوں کا تھکا ماندہ تھا
وہیں پھولوں کی کیاری پر پڑکے سو رہا حسن کو جب
یہ خبر پہنچی تو مارے خوشی کے پھولی نہ سمائی'
ہوا کی طرح اڑ کے آئی دیکھا کہ دل کا قرار جی کا
آرام دل پڑا سو رہا ہے اور سارا باغ اس کے حسن کی
جوت سے جگمگ کر رہا ہے دل کی صورت دیکھ
حسن کا دل ہاتھ سے جاتا رہا اس کے تلوے پر آنکھیں
ملیں' بلائیں لینے لگی اور اس کا سر گود میں لے کر
بیٹھ گئی مگر آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے
چند قطرے دل کے رخسار پر جو گرے تو اس کی آنکھ
کھل گئی حیران تھا کہ باغ میں دفعتاً یہ نئی بہار
کہاں سے آگئی کہ سارا چمن نور کا عالم ہے آنکھ اٹھا کر

اپنی دائی ناز کو بلایا اپنی بے قراری اور بے تابی کا
حال سنایا۔ دائی نے کہا جلدی اچھی نہیں مصلحت سے
کام لینا چاہئیے ورنہ اس میں بڑی بدنامی ہوگی۔
مناسب یہ ہے کہ رخسار کے گلزار میں ایک کنواں ہے
جسے چاہ ذقن کہتے ہیں' کچے سونے کا بنا ہوا ہے اور
اس کا سواد بھی اچھا ہے فی الحال دل کو وہاں بند
رکھا جاے۔ دل بیچارہ یہاں گرفتار' اُدھر حسن بے قرار۔
آخر حسن سے نہ رہا گیا اس نے اپنی سہیلی وفا
کو جو سپہ سالار مہر کی بیٹی تھی' بلا کر اپنے درد
دکھ کی داستاں بیاں کی اور کہا کہ دل سے ملنے کی
کوئی تدبیر کرو۔ وفا نے کہا مرے خیال میں ایک بات
آتی ہے کہ سہر میں ایک باغ ہے (جس کا نام باغ
آشنائی ہے*) اس میں ایک چشمہ ہے جیسا چشمۂ آب
حیات۔ باغ کے بیچوں بیچ ایک چھجا ہے جس پر غمزے
کے بادل چھاے رہتے ہیں اور ناز کے موتی برستے ہیں۔
اس چھجے میں دو کالی کالی کھڑکیاں ہیں جو ان
کھڑکیوں کو کھول کے داخل ہو تو وصال کی لذت پاے۔
حسن نے منت سے کہا کہ اگر تو یہ کرسکتی ہے تو للہ
جلدی کر اور ساتھ ہی زلف کو حکم دیا کہ دل کے
پیچ سب کھول دے اور چاہ ذقن سے باہر نکال لا۔

* یہ نام دستور عشاق میں ہے سب رس میں اس کا
کوئی نام نہیں دیا —

عقل کیا چیز ہے ' وہ ہمارے حملے کی کیا
تاب لا سکتا ہے حسن کی ہمزاد نے اپنا ناز ' غمزہ '
شیوہ ' نظرہ سپہ سالار مہر کی مدد کو بھیجا حسن
کے پاس ایک با کمال تیر انداز بھی تھا ' جس کا نشانہ
کبھی خطا نہ ہوتا تھا ' اس کا نام ہلال تھا اسے
بھی حسن نے سپہ سالار کی کمک پر بھیجا جب یہ
پہنچے تو سپہ سالار کا پلہ بہت بھاری ہوگیا ہلال
عقل کے لشکر پر جا پڑا صفوں کو درہم برہم کرتا
ہوا اندر گھستا ہوا چلا گیا اور یک بارگی دل کے
پاس جا پہنچا اور اتنا پاس سے ایسا تیر جوڑ کر مارا
کہ دل گھوڑے پر سے زمین پر آگرا مارنا کسے چاہتا
تھا اور لگ گیا کسے ' قضا پر کسی کا بس نہیں چلتا
عقل نے جو یہ دیکھا تو حواس جاتے رہے سارا لشکر تو
کہیں ' میں کہیں ' فرار ہوگیا عقل بیچارہ مارا مارا
پھرا کہیں ٹھکانا نہ ملا —

ادھر فتح کے شادیانے بجنے لگے حسن ہزار ہزار شکر
بجا لائی عقل کو پاس نہ دیکھ کر حسن کے خدمت
گاروں نے دل کو گرفتار کرلیا اور حسن کے پاس لے آئے
حسن کی نظر جو اس پر پڑی تو آنکھوں میں آنسو
بھر آئے ' اور دل بھر آیا نکلی ' بے تاب ہو گئی مارنے والے کو
کو سنے دینے لگی اور خدمت گاروں پر آفت برپا کردی اب
کیا ہوسکتا تھا ' خاموش ہو رہی مگر دل کو لگی ہوئی تھی '

غرض عشق نے اپنے بہادر سپہ سالار مہر کو مقابلے کے لئے بھیجا - عقل یہ فوج دیکھ کر بہت ست پٹایا - فرزند کی نالایقی اور اپنے فعل پر بہت پچھتایا - اب لڑائی شروع ہوگئی - غمزہ نے عقل پر حملہ کیا ' خوب دو دو ہاتھ ہوے ' عقل کو سنبھالنا مشکل ہوگیا - دوسرے روز قامت نے عقل کے لشکر پر قیامت برپا کردی - تیسرے دن رات کو زلف نے شبخون مارا ' سوتے ہوؤں کو پچھاڑا - اتنے میں باس (نسیم) پہنچی ' اس نے دل کو بہت کچھ ڈھارس دی اور پے در پے حملوں سے غنیم کے لشکر میں کھلبلی مچادی ' زلف کو بھگا دیا اور عشق کا لشکر تتر بتر ہوگیا —

حسن کو جب یہ خبر پہنچی تو بہت گھبرائی ' اپنے خال سے مشورہ کیا - اس نے کہا کوہ قاف میں تیری ایک ہمزاد ہے بڑی چتر اور دلیر ہے حسن و جمال میں بھی لا جواب ہے وہ آگئی تو بیڑا پار ہے - حسن نے کہا وہ کوہ قاف میں ' میں یہاں ' اس کے آئے تو کام تمام ہو جائے گا - خال نے کہا یہ کوئی مشکل نہیں ' میرے پاس عنبر کا دانہ ہے ' ابھی آگ پر رکھتا ہوں ' چٹکی بجاتے میں تیرے پاس آ جائے گی - خال نے ایسا ہی کیا اور حسن کی ہمزاد فوراً آپہنچی - حسن اُسے دیکھ کر بہت حیران ہوئی ' گلے ملی اور اپنی ساری بپتا کہہ سنائی - ہمزاد نے کچھ سوچ بچار کے بعد کہا تدرو ست '

کرتے ہیں دل نہ سنبھلنے کے باعث بے تاب ہوگیا ، شکار کا شوق
سر پر سوار ہوا ، تیر کمان لے ہرنوں پر گھوڑا ڈالا
وہ اصل میں ہرن نہ تھے وہی عمرے کا لشکر تھا
انھیں کون پکڑ سکتا تھا دور نکل جائے تو تیر جائے
اور جو دل قریب آنا قلانچیں بھر کے آگے نکل جاتے
عقل کو خبر ہوئی تو محبت نے جوش مارا اور وہ
بھی اسی طرف راہی ہوا دونوں ہرنوں کے پیچھے
سر گرداں چلے اور نظر اور غمزہ الغمس جل دیکر شہر
دیدار کے پاس لے آئے حسن کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور اپنی کار گزاری سنائی وہ سنکر باغ باغ ہوگئی —
اب سوچ یہ ہوئی ، کہ عقل بادشاہ جو لشکر لئے
چلا آرہا ہے اس کی کیا تدبیر کی جائے اور اس آفت
کو کیونکر ٹالا جائے رائے یہ قرار پائی کہ حسن اپنے
باپ کو اطلاع دے کہ وہ کسی حیلے سے اس بلا کو ٹالے
چنانچہ اس نے اپنے باپ کو اس مضمون کا خط لکھا کہ
میرا ایک وفادار غلام خیال نامی مدت سے غائب تھا
اب معلوم ہوا عقل بادشاہ نے گرفتار کر لیا ہے ہم نے
طلب کیا تو بہت برہم ہوا اور اب لشکر لئے چڑھا
آرہا ہے عشق نے جب یہ مکتوب پڑھا تو مارے طیش
کے چہرہ لال ہوگیا اور کہنے لگا کہ عقل کی یہ مجال
کہ وہ اس سر زمین پر قدم رکھے عقل دیوانہ ہے
کہ جو عشق سے بھڑنا چاہتا ہے —

چلے اور وہاں کے بادشاہ ناموس سے ملے - اس پر کچھ
ایسا جادو چلے کہ تخت و تاج چھوڑ کر وہ بھی
فقیر ہوگیا —

ادھر توبہ شکست کھاکر با حال خستہ و تباہ بادشاہ
عقل کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ اس پر
گزری تھی کہہ سنائی - بادشاہ نے غمزہ کی یہ سفا کی
دیکھی تو دل کو طلب کیا ' قید سے رہا کیا اور
غمزہ کی بیدادی کا قصہ سنایا اور نہایت دلسوزی سے
موقع کی اونچ نیچ کو سمجھایا اور کہا کہ حسن کا
لشکر بہت سفاک ہے اس میں وفا نہیں - تم اگر ان
دغا بازوں کی باتوں پر جاؤگے تو اپنا ملک کھو بیٹھوگے
ہماری بات سنو ' ہمارا جرار لشکر حاضر ہے اسے لیکر
شہر دیدار کے اُدھر چلے جاؤ ' اکیلے جانا خطرے سے
خالی نہیں ' عورت کی ذات بہت مکار ہوتی ہے نہ
معلوم اس عشق کے پردے میں کیا گل کھلائے - دل کو
بھی یہ بات پسند آئی اور سمجھا کہ اگر غالب آیا تو
حسن اپنی ہے اور جو مغلوب ہوا تو معذوری ہے -
عقل کی باتوں سے عشق کا ولولہ دھیما پڑگیا —

غرض شاہ عقل کے سپہ سالار صبر کو ساتھ لیا اور
لاؤ لشکر لے کر شہر دیدار کا رخ کیا - تھوڑی دور چلے
تھے کہ ساتھ والے خبر لائے کہ اس جنگل میں جگہ جگہ
ہرن چوکڑیاں بھرتے نظر آتے ہیں گویا ہوا سے باتیں

اور سہر دیدار اور رخسار کے گلزار کے رستے ار ڈال
دیا نظر وہاں پہنچ کر حسن سے ملا وہ فراق کی
ماری تو انتظار ہی میں بیٹھی تھی جب نظر کی
زبانی سب حال معلوم ہوا تو بہت مایوس ہوئی اور
غمزہ کو بلاکر کہا کہ تم اور نظر دونوں جاؤ اور جس
طرح بن پڑے تدبیر سے حکمت سے ' جادو سے ٹونے
سے دل کو یہاں لیکر آؤ —

اب نظر اور غمزہ چیدہ اور تجربہ کار آدمیوں کو
ساتھہ لیکر شہر بدن کی طرف سدھارے کہتے ہیں
کہ نظر جس وقت عقل کے ہاتھ سے نکل بھاگا تو عقل
کو اُسی وقت کھٹکا ہوا تھا کہ یہ جا کر کچھہ نہ کچھہ
فساد برپا کرے گا اس لئے اس نے پہلے ہی سے سرحد
کے سرداروں کے نام احکام جاری کر دئے تھے کہ نظر قید
سے بھاگ گیا ہے اُسے ملک سے باہر نہ جانے دیں اور
جہاں ملے قید کر لیں زرق کا بیٹا توبہ جو اپنے
کوہستان زہد میں رہتا تھا اُسے بھی عقل نے تاکیدی
احکام بھیجے تھے جب نظر اور غمزہ چلتے چلتے وہاں
پہنچے تو قلعہ کے دیدبان نے اطلاع دی کہ نظر لشکر
لئے پہاڑی کے نیچے پڑا ہے تو بہ غصہ میں بھرا ہوا
فوراً لشکر لے کر چڑھ آیا یہ دونوں بڑی دلیری اور
بے جگری سے لڑے اور توبہ کو مار بھگایا یہاں سے
چل کر وہ قلندروں کے بھیس میں شہر ہالیب کی طرف

تو بہت برا ہوتا - عشق بہت دوی ہے اس سے عہدہ
برآ ہونا آساں نہیں - عقل اس خبر کے سننے سے سخت
پریشاں ہوا اور وہم کے مشورے کے موافق دل اور نظر
کو قید کر دیا اور پہرے بٹھا دئیے —

یاقوت کی وہ انگوٹھی جو حسن نے دل کو اپنے عشق
کی اسانی دیتھي تھی کسی مصاحب سے دل نے نظر کو
دیدی تھی اس کی ایک خاصیت یہ تھی جو کوئی اُسے
منہ میں رکھہ لے تو سب کی نظروں سے اوجھل ہو جائے '
وہ سب کو دیکھے اُسے کوئی نہ دیکھہ سکے - اس انگوٹھی
کو منہ میں رکھہ عقل بادشاہ کے دام سے باہر نکل آیا
اور شہر دیدار کی طرف روانہ ہوا اور جلد جا پہنچا -
سیر کرتے کرتے رخسار کے گلزار میں گزر ہوا ' وہاں
ایک چشمہ جسے آب حیات کہتے ہیں پایا ' لالچ میں
آکر چاہتا تھا کہ ایک گھونٹ پانی پی لے کہ انگوٹھی
منہ میں سے نکل چشمے میں جا پڑی اور آب حیات کا
چشمہ نظر سے غائب ہوگیا - اتنے میں رقیب کی نظر
اس پر پڑی وہ تاک میں تھا ہی فوراً جکڑ کر باندھ
لیا اور گھر لیجا کر قید کر لیا - یہ ان کے کرتوت
کا نتیجہ تھا - سخت پریشاں حال اور بے قرار تھا کہ
ایک دن لت کے بالوں کا خیال آیا ' ایک دو بال لیکر
آگ پر رکھے ' بالوں کا آگ پر رکھنا تھا کہ فوراً لت
آپہنچی - حال پوچھا اور کسی حکمت سے قید سے چھڑایا

بلی ہوئی تھی اس نے پرکھنے کے لئے نظر کو دکھایا
وہ دیکھ کر حیران ہوگیا اور کہا کہ یہ صورت تو دل
کی ہے یہ سامنے ہی حسن دل پر عاشق ہو جاتی
ہے نظر نے کہا کہ دل کو آب حیات کی بڑی جستجو
ہے اور اس کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہے یہ تمہارے
ہاتھ میں ہے یہ مل جائے تو میں دل کو تیرے پاس
لے آتا ہوں حسن نے اپنے غلام خیال کو نظر کے ساتھ
کیا اور ایک یاقوت کی انگوٹھی ان کو دی حسن سے
آب حیات کے چشمے پر مہر کی جاتی تھی خیال اور نظر
شہر بدن میں پہنچ کر دل سے ملتے ہیں دل کو جب
یہ حال معلوم ہوتا ہے اور خیال حسن کی تصویر کھینچ
کر دل کو دکھاتا ہے تو دل ہزار جان سے حسن پر
عاشق ہو جاتا ہے ، کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے آخر نظر
کے مشورے سے شہر دیدار کے سفر کا قصد کرتا ہے
دل کے باپ بادشاہ عقل کا وزیر وہم تھا جو اپنے آقا کا
بڑا خیر خواہ تھا اسے جب یہ خبر ہوئی تو اس نے فوراً
بادشاہ سے ساری باتیں جا لگائیں اور کہا کہ نظر جو
شہر سے غائب تھا ایک خانہ خراب خیال کو ساتھ لایا
ہے اور دونوں شہزادہ دل کو شہر دیدار کی طرف لئے
جا رہے ہیں یہ ضرور کوئی فتنہ پیدا کریں گے اور
ملک میں خلل ڈالیں گے ابھی بادشاہ عشق سے صلح
ہوئی ہے باہم قول و قرار ہوئے ہیں اگر لڑائی ہوئی

ہوگیا - قضا کار حسن کی ایک سہیلی ات (زلف)
وہاں سیر کرنے آئی تھی اس کی آنکھ جو نظر پر پڑی
تو برہم ہوکر بولی کہ تو کون ہے اور یہاں کیسے آیا
ہے - ؟ یہ بہت گھبرایا اور بہت منت و عاجزی کی
اور کہا میں مصیبت زدہ ہوں ' یہاں تک آگیا ہوں '
خدا کے لئے مجھہ پر رحم کرو - اُسے ترس آیا اور اپنے
ساتھہ لے گئی - رخصت کرتے وقت اپنے کچھہ بال دئیے
اور کہا جب تجھہ پر کوئی مصیبت آئے تو یہ بال آگ
پر رکھہ دینا میں فوراً تیری مدد کو آجاؤں گی - زلف
سے وداع ہوکر پھر شہر دیدار کی طرف چلا اور تھوڑی
دیر میں رخسار کے گلزار میں پہنچ گیا - وہاں کا
نگہباں غمزہ تھا ' غمزہ نظر کا بھائی تھا لیکن بچپن
میں جدا ہوگئے تھے ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے -
غمزے نے جو غیر شخص کو گلزار میں دیکھا تو فوراً
جھپٹ کر اُسے گرفتار کرلیا اور قتل ہی کرنا چاہتا تھا
کہ اس کی نظر بازو بند پر پڑی - ان کی ماں نے
بچپنے میں نشانی کے لئے دونوں کے بازوں پر ایک
ایک لعل باندھ دیا تھا ' دیکھتے ہی وہ نظر سے لپٹ
لپٹ کر رونے لگا - دونوں بھائی ملے نظر نے اپنا سب
احوال سنایا - غمزہ حسن کا مصاحب تھا وہ اسے حسن
کے پاس لے گیا - حسن کے پاس ایک نہایت خوش رنگ
بیش بہا لعل تھا جس پر ایک خوبصورت موہنی مورت

مایوس ہوکر آگے چلا تو ہدایت نام ایک سر بخاک کرت دیکھا جس کا بادشاہ ہمت تھا اس نے البتہ کچھہ ہمت بندھائی اور اب حساب کا نقہ بتایا اور کہا کہ کوہ قاف کے اُس طرف ایک شہر ہے جس کا نام دیدار ہے اُس میں ایک باغ ہے جس کا نام رخسار ہے اور اس باغ میں ایک چشمہ دہن ہے اور اسی چشمے میں آب حیات ہے جس کی تجھے تلاش ہے اور ایک سفارشی خط اپنے بھائی ماسب کے نام دیا اور یہ بھی کہا وہاں پہنچنا بہت دسوار ہے شہر دیدار کا نگہبان ایک دیو رقیب نامی ہے وہ کسی غیر آدمی کو وہاں گھسنے نہیں دیتا غرض بہرار دقت جب کہ وہ رقیب کے شہر سگسار میں پہنچا تو نگہبانوں نے اُسے قید کرلیا اور رقیب کے پاس لے گئے رقیب بہت بگڑا اور کہا تو یہاں کیسے آیا نظر نے جب دیکھا کہ جان کا خطرہ ہے تو کہا میں بڑا حکیم اور کیمیا گر ہوں رقیب کو لالچ نے گھیرا اور سونے کی طمع میں اُسے بڑی خاطر سے اپنے پاس رکھا جب سونا بنانے کی فرمائش کی تو نظر نے کہا بعض دوائیں صرف شہر دیدار میں ملتی ہیں وہاں لے چلو تو سونا بناؤں گا وہاں گیا تو قامت سے ملاقات ہوئی ہمت کا خط دیا اور اس کی مدد سے چھپ کر رقیب کے پنجے سے رہائی پائی اور شہر دیدار کا قصد کیا رخسار کے گلزار میں پہنچا تو دل باغ باغ

وجہی - سیستاں) تھا - حسن عشق کی بیٹی ہے اور
دل عقل کا فرزند ہے - بیٹا جب سیانا ہوا تو باپ
(عقل) اُسے شہر تن (بدن) کا والی بنا دیتا ہے -
ایک روز کا ذکر ہے کہ دل کا ایک مصاحب آب حیات
کا قصہ پڑھ کر سناتا ہے —

دل کو آب حیات کا ذکر سنکر اس کے حاصل کرنے
کی دھن لگتی ہے اور اس کے پیچھے ایسا دیوانہ ہوتا
ہے کہ کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے - آخر اس کا جاسوس
نظر اس کی تلاش میں نکلتا ہے اور رستے میں اُسے
ایک خوش منظر اور خوش حال شہر ملتا ہے جس کا
نام عافیت اور اس کے بادشاہ کا نام ناموس ہے - وہ
ناموس سے ملاقات کرتا ہے اور اپنے سفر کا مقصد بیان کر کے
رہنمائی کا طالب ہوتا ہے - ناموس کہتا ہے کہ آب حیات
کی کوئی حقیقت نہیں یہ فسانہ ہے اصل آب حیات
انسان کی آبرو ہے - نظر مایوس ہوکر آگے بڑھتا ہے -
چلتے چلتے ایک عظیم الشان پہاڑ کے قریب پہنچتا ہے -
دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نام زہد ہے
اور ایک بڈھے زرق نامی کا آسیانہ ہے - اس کی خدمت
میں حاضر ہوا آب حیات کا نشان پوچھا - اس نے کہا
کہ آب حیات دنیا میں کہاں وہ تو بہشت میں ہے -
ہاں اگر اس کی تلاش ہے تو عاشقوں کے آنسوؤں میں
ڈھونڈھو - یہ بات اُس کے دل کو نہ لگی اور وہاں سے

اُسے خضر سے تعبیر کیا ہے اور لم لعلے ملہ ہی وہ جگہ ہے جہاں سخن پایا جاتا ہے اور نہ سخن آب حیات ہے وجہی نے بھی ملہ ہی کو آب حیات کا چشمہ بتایا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے ' تھا سا دکھیے دیکھتے رخسار کے گلزار میں آگے دہن آب حیات کا چشمہ نائے ' ہمت نے بھی یہی پند دیا تھا مگر فتاحی نے اسے زیادہ صاف کر دیا ہے وہ دہن کو چشمہ اور سخن کو آب حیات بتاتا ہے ' اور پھر اس کی تعریف میں یوں نغمہ زن ہوتا ہے —

سخن روح اللہ پاکست در اسم
زحق القائے او با مریم جسم
سخن دریست از دریائے اعظم
سخن نوریست در مشکاۃ ادم
سخن علم لدنی را نشانی ست
کہ از تعلیم علمہ البیان ست
سخن آب حیات ست از کرامت
کہ زو زندہ ست تا روز قیامت

اب اس کتاب (سب رس) کو حسن و دل کا فرزند ہونا سزاوار ہے جس پر قصے کا خاتمہ ہے —

قصے کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک طرف عقل اور عشق کا معرکہ ہے اور دوسری طرف دل اور حسن کا ۔ عقل مغرب کا بادشاہ اور عشق مشرق کا ۔ عقل کا ملک یونان (بقول

مبہم ہو کے رہ جاتا ہے ' دستور عشاق میں فتاحی خضر
کی زبان سے تمام اسرار کی حقیقت کھولتا ہے اور بتاتا
ہے کہ "تو" کیا ہے - زرن ' توبہ اور زہد کون ہیں -
نظر ' ہمت ' رقیب ' قامت ' زلف ' وفا اور غیر سے
کیا مطلب ہے - گلشن رخسار اور شہر دیدار کیا ہیں
اور عقل اور عشق کی کیا حقیقت ہے - غرض تمام تمثیل
پڑھتے جو ہم پڑھتے آئے ہیں آخر میں مجاز کا پردہ
اُٹھا دیتا ہے اور حقیقت کا جلوہ دکھا دیتا ہے اور جن
چیزوں کو ہم قصہ سمجھتے تھے وہ معارف کے رنگ میں
نظر آنے لگتی ہیں اور اس ترکیب سے داستان کے تمام اسرار
حل ہو جاتے ہیں - آب حیات جس پر قصے کی بنیاد
ہے اور جس کی آرزو میں تمام فتنے اور فساد برپا
ہوتے ہیں اور طرح طرح کی آفتیں نازل ہوتی ہیں
وہ سب رس میں آخر تک مبہم سا رہتا ہے اور تمثیل کسی
قدر ناقص اور تشنہ رہ جاتی ہے - دستور عشاق میں
خضر نے اس گتھی کو بھی سلجھایا ہے اور تمثیل کی
تکمیل کردی ہے - اگرچہ شروع میں ایک جگہ وہ
آب حیات کے متعلق یہ کہتا ہے —

بکف آے کن ار عین سریعت
کہ این است آب حیواں در حقیقت

لیکن فتاحی نے گلشن رخسار میں سر چشمہ فم کی
نشان دہی کی ہے اور اُس چشمے پر جو سبزہ اُگا ہوا ہے

تھاں نہیں —

میرا قیاس یہ ہے کہ وجہی کو فتاحی کی حسن و دل جو نثر میں ہے ھاتھہ لگ گئی تھی ، دستور عشاق اس کی نظر سے نہیں گزری تھی اس کے کئی وجوہ ہیں ایک تو یہ کہ وجہی نے اپنی نثر میں اُسی کا طرز اڑایا ہے اور مسجع اور مقفی عبارت لکھی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ جن امور کا ذکر دستور عشاق میں مفصل ہے اور نثر کے خلاصے میں سرسری یا برائے نام ہے ان کی تفصیل وجہی کے هاں بھی نہیں پائی جاتی مثلاً جب حسن و دل کی شادی ہوتی ہے تو وہاں فتاحی نے دف و گل چنگ و بنفشہ ، نرگس و کاسہ چینی کے بڑے پرلطف مناظرے لکھے ہیں نثر کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں سب رس میں بھی یہ نہیں پائے جاتے اور اس تقریب میں قامت اور زلف اور دیگر امرا کی طرف سے جو دعوتیں اور مہمانداریاں ہوئی ہیں اس کا بھی کوئی مذکور نہیں اور آخر میں جب گلشن رخسار میں خضر سے ملاقات ہوتی ہے تو وجہی نے صرف چند ہی سطروں میں یہ ملاقات ختم کردی ہے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ساری باتیں ہو جاتی ہیں اور زبان سے کسی کلمے کے ادا کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن بخلاف اس کے دستور عشاق میں خضر دل کو ایک در معنی اور پر معارف تلقین کرتا ہے سب رس میں قصے کا خاتمہ مبہم بلکہ

مبہم ہو کے رہ جاتا ہے ' دستور عشاق میں فتاحی خضر
کی زباں سے تمام اسرار کی حقیقت کھولتا ہے اور بتاتا
ہے کہ "تو" کیا ہے - زرق ' توبہ اور زہد کون ہیں۔
نظر ' ہمت ' رقیب ' قامت ' زلف ' وفا اور غیر سے
کیا مطلب ہے - گلشن رخسار اور شہر دیدار کیا ہیں
اور عقل اور عشق کی کیا حقیقت ہے - غرض تمام تمثیل
پڑھتے جو ہم پڑھتے آئے ہیں آخر میں مجاز کا پردہ
اُٹھا دیتا ہے اور حقیقت کا جلوہ دکھا دیتا ہے اور جن
چیزوں کو ہم قصہ سمجھتے تھے وہ معارف کے رنگ میں
نظر آنے لگتی ہیں اور اس ترکیب سے داستان کے تمام اسرار
حل ہو جاتے ہیں - آب حیات جس پر قصے کی بنیاد
ہے اور جس کی آرزو میں تمام فتنے اور فساد برپا
ہوتے ہیں اور طرح طرح کی آفتیں نازل ہوتی ہیں
وہ سب رس میں آخر تک مبہم سا رہتا ہے اور تمثیل کسی
قدر ناقص اور تشنہ رہ جاتی ہے - دستور عشاق میں
خضر نے اس گتھی کو بھی سلجھایا ہے اور تمثیل کی
تکمیل کردی ہے - اگرچہ شروع میں ایک جگہ وہ
آب حیات کے متعلق یہ کہتا ہے —

بکف آئے کن از عین شریعت
کہ این است آب حیواں در حقیقت

لیکن فتاحی نے گلشن رخسار میں سر چشمہ فم کی
نشان دہی کی ہے اور اس چشمے پر جو سبزہ اُگا ہوا ہے

نعاں نہیں —

میرا قیاس یہ ہے کہ وجہی کو فتاحی کی حسن و دل جو نثر میں ہے ہاتھ لگ گئی تھی ' دستور عشاق اس کی نظر سے نہیں گزری تھی اس کے کئی وجوہ ہیں ایک تو یہ کہ وجہی نے اپنی نثر میں اُسی کا طرز اَدایا ہے اور مسجع اور مقفیٰ عبارت لکھی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ جن امور کا ذکر دستور عشاق میں مفصل ہے اور نثر کے خلاصے میں سر سری یا برائے نام ہے ان کی تفصیل وجہی کے ہاں بھی نہیں پائی جاتی مثلاً جب حسن و دل کی شادی ہوتی ہے تو وہاں فتاحی نے دف و گل چنگ و بنفشہ ' نرگس و کاسہ چینی کے بڑے پرلطف مناظرے لکھے ہیں نثر کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں سب رس میں بھی یہ نہیں پائے جاتے اور اس تقریب میں قامت اور زلف اور دیگر امرا کی طرف سے جو دعوتیں اور مہمانداریاں ہوئی ہیں اس کا بھی کوئی مذکور نہیں اور آخر میں جب گلشن رخسار میں خضر سے ملاقات ہوتی ہے تو وجہی نے صرف چند ہی سطروں میں یہ ملاقات ختم کردی ہے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ساری باتیں ہو جاتی ہیں اور زبان سے کسی کلمے کے ادا کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن بخلاف اس کے دستور عشاق میں خضر دل کو ایک پر معنی اور پر معارف

ان تمام مصنفوں نے اس قصے کے بیان کرنے میں ،
خواہ نثر میں ہو یا نظم میں ، مولانا فتاحی سے خوشہ
چینی کی ہے ۔ گو ملا وجہی نے قصے کی اصل کی طرف
کہیں اشارہ نہیں کیا مگر دونوں کتابوں کے پڑھنے سے
صاف معلوم ہوتا ہے کہ وجہی نے قصے کی واردات حرف
بحرف فتاحی سے لی ہے اپنی طرف سے کوئی اضافہ کیا
ہے تو یہ کہ جا بجا موقع بے موقع پند و موعظت کا
دفتر کھول دیا ہے حس کا اصل کتاب میں نام و

باقی حاشیہ بر صفحہ گزشتہ —

نتائج از ایشاں بسے حاصل ست
شناسد کسے کو محقق و اصل ست
یکے زاں نتایج بود ایں کتاب
کہ حسن و دلش نام شد از صواب
زہجرت نبی زکی در شمار
گزشتہ ہزار ست پنجاہ و چار
کہ ترتیب ایں نظم ترتیب دید
نکو داستانے بآخر رسید

آخری دو شعر یہ ہیں —

قلم رمہ رفتہ بایں جا رسید
ز سرگشتگیہائے خود آرمید
درود نبی گشت آخر کلام
علیہ الصلوۃ علیہ السلام

لیکن ہندوستان میں حسن و دل کے نام سے اسی قصے کو ایک شاعر نے بھی نظم کیا ہے جس کا ذکر یورپین مترجموں نے نہیں کیا اس کے مصنف داؤد ایلچی ہیں جنہوں نے اپنی مثنوی حسن و دل سنہ ۱۰۵۳ ھ میں نظم کی * یہ کتاب بمبئی یونیورسٹی کے کتب خانے میں ہے —

* کتاب کی وجہ تالیف یہ بیان کی ہے —

بسے ہمت منظوم انسا نہا
بلطف عبارت چو در دانہا
زہر نکتہ سلجھی در اطوار عشق
بطرزے کہ بنماید آثار عشق
ولے ایلچی با پریشان دلی
سرے پر ز سودائے بے حاصلی
بری از تکلف بطرز غریب
انشا می کند قصۂ بس عجیب

کتاب کے آخر میں یہ اشعار ہیں اور پانچویں شعر میں سنہ تالیف مذکور ہے —

بگو حمد للہ کہ این گفت گو
بسر حد انجام آورد رو
دل و حسن گشتند از عشق شاد
گرفتند از و هم کمال مراد

باقی حاشیہ بر صفحہ آئندہ —

میں لکھا ھے اس قصے کا مقابلہ کیا ھے - تین اور ترکی
ساعروں نے بھی اس پر طبع آزمائی کی ھے - ایک تو
آھی (سنہ وفات ۱۵۱۷ ع) اور دوسرا " والی " ھے جو
سولھویں صدی عیسوی کے آخر میں ھوا ھے اور تیسرا
" صدقی " - لامعی اور آھی کی کتابیں نثر میں ھیں اور
والی اور صدقي کی نظم میں - آھی کی کتاب نا تمام
ھے اور اس کی نثر نہایت درجہ مسجع و مقفیٰ اور دقیق
ھے - سوائے صدقی کے باقی سب نے قصے میں اپنی طرف
سے بہت کچھہ تصرف کیا ھے - * ھندوستان بھی اس سے
خالی نہیں - عہد عالمگیر میں سنہ ۱۰۹۵ ھ میں خواجہ
محمد دیدل نے اس قصے کو پرتکلف نثر میں لکھا ھے
اس میں انھوں نے یہ جدت کی ھے کہ قصے کے اشخاص
کو خطابات بھی عطا فرمائے ھیں جس سے تمثیل کا لطف
جاتا رھا ھے —

مذکورہ بالا حالات میں نے مسٹر آر - ایس - گرین
شیلڈس (آی - سی - ایس) کی کتاب دستور عشاق کے
مختصر دیباچے سے اخذ کئے ھیں جو انھوں نے جرمن
ڈاکٹر کے مقدمے سے (جس کا ذکر اوپر ھو چکا ھے)
نقل کئے ھیں - مسٹر گرین شیلڈس نے اصل فارسی نسخہ
سنہ ۱۹۲۶ ع میں شایع کیا —

---

* ملاحظہ ھو ھسٹری آف اوٹو من پوئٹری مصنفۂ گب
جلد دوم صفحہ ۲۹۲ تا ۲۹۶

چونکہ طبیعت میں قناعت تھی اور دربار کے گون کے نہ تھے اس لئے ان کا کلام زیادہ مشہور نہ ہوا علاوہ دیوان کے ان کی کئی تصنیفات ہیں ان میں سے ایک 'دستور عشاق' یعنی حسن و دل کا قصہ ہے —

دستور عشاق مثنوی ہے جس میں پانچ ہزار شعر ہیں اس قصے کو مصنف نے ' شبستان خیال ' اور " حسن و دل " کے نام سے الگ الگ بھی لکھا ہے لیکن یہ دونوں دستور عشاق کے بعد لکھی گئی ہیں —

حسن ودل جو بہت مشہور ہوئی نثر میں دستور عشاق کا خلاصہ ہے اس کی نثر مسجع اور مقفیٰ ہے اور صنایع اور بدایع کی اس میں خوب داد دی ہے یہ کتاب یورپ میں دس بار چھپی اور ترجمہ ہوئی سب سے پہلے آرتھر بروین (ڈبلن) نے سنہ ۱۸۰۱ م میں ترجمہ کیا دوسرا ترجمہ ولیم پرائس نے سنہ ۱۸۲۸ ع میں شایع کیا اور سب سے آخر میں جرمن ڈاکٹر رو ڈالف دوراک نے وی اینا (Vienna) اکاڈمی کی روئداد (سنہ ۱۸۸۹ ع ' جلد ۱۱۸) میں مع ترجمہ کے شایع کیا ؛ انگریزی کے دو ترجمے تو نرلغو ہیں لیکن اس جرمن ڈاکٹر نے مختلف نسخوں کا مقابلہ کرکے کتاب پر عالمانہ اور تنقیدی مقالہ لکھا ہے اور قصے کا خلاصہ بھی لکھ دیا ہے اور ترکی شاعر لامعی (سنہ وفات ۹۳۸ ھ تا ۱۵۳۱ ع) کی داستان سے بھی جس نے اسے اپنی زبان

ممتاز حیثیت رکھتی ہے ۔ قصہ بھی عجیب ہے اور طرز بیان بھی عجیب ۔ مصنف نے ایک عام اور عالم گیر حقیقت کو مجاز کے پیرائے میں بیان کیا ہے اور حسن و عشق کی کش مکش اور عشق و دل کے معرکے کو قصے کی صورت میں پیش کیا ہے ۔ یہ بڑے مزے کا قصہ ہے اور کون ہے جو اس کوچے سے نا آشنا ہو اور حسن نے اس معرکہ میں چوٹ نہ کھائی ہو —

" وجہی " نے کہیں اس کا ذکر نہیں کیا کہ یہ قصہ اسے کہاں سے ملا ' دیباچہ پڑھنے سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ اُسی کی ایجاد ہے اور اُسی کے دماغ کی اپج ہے ۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے ۔ یہ پر لطف داستان سب سے پہلے محمد یحییٰ ابن سیبک فتاحی نیشاپوری نے لکھی ۔ یہ نیشاپور علاقہ خراسان کے مشاہیر میں سے اور شاہرخ مرزا کے عہد میں تھے ۔ انتقال کی تاریخ سنہ ۸۵۲ ھ ہے ۔ تخلص فتاحی ہے ۔ اس تخلص کے رکھنے میں بھی انھوں نے خاص جدت اور تکلف سے کام لیا ہے ۔ یہ سیبک سے تراشا گیا ہے جو ان کے نام کا جز ہے ۔ سیب کو عربی میں " تفاح " کہتے ہیں اور تفاح کو تقلیب کیا تو " فتاح " بنا اور اس سے " فتاحی " اپنا تخلص قرار دیا ۔ اس کے علاوہ وہ اسراری اور خماری بھی تخلص کرتے ہیں ۔ تذکروں میں لکھا ہے کہ یہ بہت فاضل اور قادر الکلام شاعر تھے لیکن

" وجہی " لکھا ہوا ہے ٭ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے " وجہی " اور " وجہی " دونوں طرح اپنا نام لکھا ہے اس مثنوی میں ابراھیم قطب شاہ کی مدح اور سلطان قلی قطب شاہ کی ولادت کا ذکر پایا جاتا ہے گویا اس نے قطب شاہیہ خاندان کے چار بادشاہوں کو دیکھا تھا اور یہ کتاب اس نے عبداللہ قطب شاہ کے دادا محمد قلی قطب شاہ کے آخر زمانے میں لکھی " سب رس " کا سنہ تصنیف سنہ ۱۰۴۵ ھ ہے چنانچہ خاتمۂ کتاب میں لکھتا ہے " بارے جس وقت تھا ایک ہزار چہل و پنج ، اس وقت ظہور پکڑیا یہ گنج " یعنے اس نے " سب رس " مذکورہ مثنوی سے ۲۷ برس بعد لکھی ، اُس وقت اس کی عمر اچھی بڑی ہوگی تعجب یہ ہے کہ اس نے اس کتاب میں کہیں اس مثنوی کا ذکر نہیں کیا اس کے شاعر ہونے میں شبہ نہیں سب سے بڑی شہادت تو یہ مثنوی ہے دوسری شہادت " حدیقۂ قطب " سے ملتی ہے اس کے علاوہ وہ " سب رس " میں بھی اپنے اشعار اور غزلیں جا بجا نقل کرتا ہے اب میں کتاب کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں —

یہ کتاب ادبی نظر سے قدیم اردو میں خاص اور

٭ وجہی نے سلطان عبداللہ قطب شاہ کے فرزند کے تولد ہونے پر یہ تاریخ کہی " آفتاب از آفتاب آمد پدید " (سنہ ۱۰۲۱ ھ)

قدرت کے اسراراں برسایا بادشاہ کے فرمائے پر چیلتیا، نوی تقطیع بیتیا" —

سب رس کے علاوہ میرے پاس وجہی کی دو کتابیں اور بھی ہیں۔ ایک "تاج الحقایق" یہ بھی نثر میں ہے اور اس میں اخلاق و تصوف پر بعض مباحث ہیں اور "سب رس" کے بعض مقامات سے جہاں اس نے اسی قسم کی بحثیں چھیڑ دی ہیں، بہت ملتے جلتے ہیں۔ دوسری ایک مثنوی "قطب مشتری" ہے۔ اس میں بادشاہ وقت ابراہیم قطب شاہ کے بیٹے، سلطان قلی قطب کے عشق و محبت کا قصہ بیان کیا ہے۔ اس کا سنہ تصنیف جیسا کہ اس نے خود کتاب کے آخر میں بیان کیا ہے سنہ ۱۰۱۸ ھ ہے۔ ایک بات البتہ سمجھ میں نہیں آئی کہ اس مثنوی میں وہ ہر جگہ اپنا نام "وجیہی" لکھتا ہے البتہ اس مثنوی میں ایک عنوان کے یہ الفاظ ہیں "وجہی تعریف شعر خود گوید" ظاہر ہے کہ یہ الفاظ اس کے نہیں ہو سکتے، کسی دوسرے کے ہیں۔ لیکن "سب رس" میں جہاں کہیں اس کا نام آیا ہے وہاں "وجہی" لکھا ہے۔ کم سے کم اس کے پانچ نسخے میری نظر سے گزرے ہیں ان سب میں "وجہی" پایا گیا۔ حدیقہ قطب شاہی میں جہاں اس کا ذکر سلطان عبداللہ قطب شاہ کے فرزند کی تاریخ ولادت کے ضمن میں آیا ہے وہاں صاف طور پر

لغت کی مقبول اور مشہور کتاب برہان قاطع اسی کے
عہد میں لکھی گئی طب کی بعض کتابیں اسی زمانے
کی تالیف ہیں اور اسی بادشاہ کے نام سے منسوب ہیں
ملا نظام الدین احمد نے حدیقۃ السلاطین اس کے حالات میں
لکھی ہے اس کے علاوہ اس عہد کے بہت سے علما نے
اپنی کتابیں اسی بادشاہ کے نام سے معنون کی ہیں
جس سے اس کی علم پروری اور علمی ذوق کا پتا لگتا
ہے۔ملا غواصی مصنف سیف الملوک و بدیع الجمال اور ابن نشاطی
مصنف پھول بن اسی کے دربار کے شاعر ہیں یہ کتاب سب رس
بھی وجہی نے عبداللہ قطب شاہ ہی کی فرمایش سے لکھی
ہے چنانچہ وہ خود اس کتاب کے دیباچے میں لکھتا ہے —

سلطان عبداللہ ظل اللہ عالم پناہ ' صاحب سپاہ
حقیقت آگاہ ' دشمن پرور ' ثانی سکندر عاشق صاحب
نظر دل کے خطرے تے با خبر .. صبا کے
وقت بیٹھے تخت ' یکایک غیب تے رمز پاکر دل میں
اپنے کچھ لیا کر وجہی نا در من کوں ' دریا دل گوہر
سخن کوں حضور بلائے پان دئیے بہت مان دئیے ' ہور
فرمائے کہ انسان کے وجود بیچ میں کچھ عشق کا بیان
کرنا ' اپنا ناؤں عیاں کرنا ' کچھ نشان دھرنا ' وجہی
بھوگنی گن بھرنا ' تسلیم کر کر سر پر ہات دھریا '
بہوت بڑا کام اندیشیا ' بہت بڑی فکر کریا ' بلند ہمتی
کے بادل تے دانش کے میدان میں گفتار ہار برسایا '

جب کہ ملک اعلیٰ درجے کا متمدن تھا، لیکن یہ فارسی اور ہندی کی پروردہ تھی دونوں شاعری کی زبانیں ہیں یہ بھی اُسی رستے پر پڑلی ۔ اس کی ابتدا بھی نظم ہی سے ہوئی اور نثر بعد میں آئی، یہاں تک کہ بعض علمی کتابیں بھی نظم ہی میں لکھی گئیں، اور یہی تقریباً ہر زبان میں ہوا ہے —

سب رس کا مصنف "وجہی" ہے ۔ یہ عبداللہ قلی قطب شاہ کا درباری شاعر تھا ۔ قطب شاہی بادشاہوں کے عہد میں دکنی یعنی قدیم اردو کو بہت فروغ ہوا ۔ یہ علم و ہنر کے بڑے سرپرست تھے ۔ شعرا اور علما ان کے دربار کی رونق تھے ۔ خود ان میں سے بعض بڑے پایہ کے شاعر ہوے ہیں ۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ (سنہ ۹۸۸ ھ تا سنہ ۱۰۲۰ ھ) کا ضخیم کلیات اس کی قادر الکلامی اور وسیع النظری پر دلالت کرتا ہے ۔ اردو میں اس سے قبل کا ایسا پاکیزہ کلام دریافت نہیں ہوا ہے ۔ اس کا بھتیجا اور جانشیں محمد قطب شاہ (سنہ ۱۰۲۰ ھ تا سنہ ۱۰۳۵ ھ) بھی اردو کا بہت اچھا شاعر ہوا ہے اور اس کا دیوان موجود ہے ۔ اس کا جانشیں عبداللہ قطب شاہ (۱۰۳۵ ھ تا سنہ ۱۰۸۳ ھ) بھی اپنے باپ دادا کی طرح اردو کا شاعر تھا ۔ اس کے عہد میں علم کا بہت چرچا تھا اور بعض بڑے بڑے فاضل اور شاعر اُس کے دربار سے تعلق رکھتے تھے ۔ فارسی

جو پانچ هزار روپے یک مشت یا پانسو
روپے سالانہ عطا فرمائیں —
(ان کو تمام مطبوعات انجمن بلا قیمت اعلیٰ قسم کی جلد کے ساتھہ پیش کی جائیں گی)
(۲) معاون وہ هیں جو ایک هزار روپے یک مشت یا سالانہ سو روپے عطا فرمائیں (انجمن کی تمام مطبوعات ان کو بلا قیمت دی جائیں گی)
(۳) رکن مدامی وہ هیں جو ڈهائی سو روپے یک مشت عطا فرمائیں —
(ان کو تمام مطبوعات انجمن معلہ نصف قیمت پر دی جائیں گی)
(۴) رکن معمولی انجمن کے مطبوعات کے مستقل خریدار هیں جو اس بات کی اجازت دے دیں کہ انجمن کی مطبوعات طبع هوتے هی بغیر دریافت کئے بذریعہ قیمت طلب پارسل ان کی خدمت میں بهیج دی جائیں (ان صاحبوں کو تمام مطبوعات پچیس فی صدی قیمت کم کرکے دی جائیں گی)
مطبوعات میں انجمن کے رسالے بهی شامل هیں —
(۵) انجمن کی شاخیں وہ هیں جو انجمن کو یک مشت سواسو روپے یا بارہ روپے سالانہ دیں (انجمن ان کو اپنی مطبوعات

سلسلہ انجمن ترقی اردو نمبر (۵۷)

سب رس

(یعنی قصۂ حسن و دل)

تصنیف ملا وجہی

مرتبہ

مولوی عبدالحق صاحب بی اے ۔ آنریری سکرٹری
انجمن ترقی اردو

§ * §

سنہ ۱۹۳۲ ع

باہتمام محمد صدیق حسن منیجر انجمن ترقی اردو
کے مطبع واقع اردو باغ اورنگ آباد دکن میں چھپ
کر شائع ہوا

طبع اول ایک ہزار